نِکاح

کے بعد مزیدار زندگی کیسے گذاریں؟

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے تین مواعظ کا حسین انتخاب

مرتب: حضرت مولانا ایوب سورتی صاحب دامت برکاتہم (انگلینڈ)

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ: گلشن اقبال کراچی

شیخُ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ
حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت و ارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبّت ہے
بہ اُمّیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبّت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو مَیں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

کتاب کا نام : نکاح کے بعد مزے دار زندگی کیسے گزاریں؟
از افادات : عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مرتب : حضرت مولانا ایوب سورتی صاحب دامت برکاتہم
تاریخ اشاعت : ۲۴/ ذیقعدہ ۱۴۳۶ھ مطابق ۹/ ستمبر ۲۰۱۵ء، بروز بدھ
زیرِ اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی
پوسٹ بکس: 11182 رابطہ: +92.21.34972080، +92.316.7771051
ای میل: khanqah.ashrafia@gmail.com
ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک نمبر ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

نقشِ قدم نبی ﷺ کے ہیں جنّت کے راستے
اللہ جل جلالہ سے مِلاتے ہیں سُنّت کے راستے

عرضِ مرتب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى، أَمَّا بَعْدُ

نکاح ایک بڑی نعمت ہے جس کی وجہ سے دنیا میں رہتے ہوئے عجیب وغریب لطف وسکون، راحت ومسرت اور فرحت وبرکت حاصل ہو کر دنیا جنت کا نمونہ اور زندگی رشکِ صد افلاک بن جاتی ہے۔ اسلام نے زوجین کو ایک دوسرے کا رفیقِ حیات بنا کر اور وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ[1] دونوں میں مساویانہ حقوق دلا کر ایک بہترین معاشرہ قائم کیا ہے اور اسی معاشرہ اسلامیہ کی روشنی میں کروڑوں، بلکہ اربوں کھربوں انسانوں نے پاکیزہ اور بالطف زندگی گزار کر سفر آخرت اختیار کیا ہے۔ اب بھی یہ شمع نور باقی ہے اور دنیاوی زندگی کا سفر طے کرنے والوں کے لیے لائحہ عمل اور مینارۂ رشد وہدایت ہے مگر نئی روشنی، مادّی تہذیب وتمدن اور نئے چال چلن نے کچھ ایسے بال وپر نکالے ہیں کہ میاں بیوی کی زندگی تلخ سے تلخ اور جہنم کا نمونہ بنتی جارہی ہے، نکاح کیے ہوئے چند دن یا چند ماہ نہیں گزرتے کہ تو تو میں میں کی جنگ شروع ہو جاتی ہے اور بعض مرتبہ کئی برس، بلکہ کئی اولاد ہونے کے بعد بھی تفریق وطلاق کی وہ آگ سلگتی ہے کہ نتیجہ ساری زندگی تباہ وبرباد اور پورا گھرانہ ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے کا دشمن بن جاتا ہے۔ یہ واقعات روز مرّہ ظہور پذیر ہو رہے ہیں اور کتنے گھرانے اس مصرع کا مصداق بن گئے ؎

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

ان حالات میں ضرورت تھی کہ رشتۂ نکاح کو مضبوط بنانے اور دونوں میں اتحاد ومحبت کی فضا قائم رکھنے کے لیے کوئی مفید اور مؤثر رسالہ لکھا جائے، جس میں دردِ دل سے یہ بات کہی اور سمجھائی جائے کہ نکاح وہ رشتہ ہے جس میں دوام اور بقا ہے اور اللہ تعالیٰ کو یہ رشتۂ محبت بہت ہی پسند ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَمْ اَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ[2]

---

[1] البقرة:٢٢٨

[2] مصنف عبد الرزاق:٦/١٦٨، (١٠٣٧٧)، باب وجوب النكاح وفضله، المكتب الاسلامي، بيروت

دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی۔ اور ترغیب دی کہ:

تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ[۳]

یعنی خوب محبت کرنے والی اور بچہ دینے والی عورت سے نکاح کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً[۴]

اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہارے لیے تم ہی میں سے جوڑے بنائے اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھ دی ہے۔ اور نکاح کی ضد طلاق کو انتہائی مبغوض اور ناپسندیدہ قرار دیا ہے، اگرچہ ضرورتاً جائز ہے۔ فرمایا:

أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَی اللهِ تَعَالٰی الطَّلَاقُ[۵]

اور شیطان کی ہمیشہ سے یہ کوشش ہے کہ آپس میں تفریق وعداوت پیدا کردے، بالخصوص نکاح کا رشتہ اسے بالکل پسند نہیں ہے، وہ ہمیشہ اس چکر میں لگا رہتا ہے کہ کسی طرح لڑائی کرادے تاکہ پورا گھرانہ برباد ہوجائے اور اولاد صحیح تعلیم وتربیت سے محروم ہوجائے اور زنا وفواحشات کا سلسلہ بڑھ جائے۔

مرشدنا ومرشد العلماء والمشائخ عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب ادام اللہ فیوضہم وظلالہم ان مشائخِ اہلِ حق میں سے ہیں جن کے فُیوض وبرکات سے اس وقت پورا عالَم مستفیض ہورہا ہے، آپ سے تقریباً ہر ملک کے بڑے بڑے علماء بیعت ہیں، آپ کے مواعظِ حسنہ میں بڑا درد وسوز ہے اور ہر طبقے کے لیے مفید ہے، آپ کے مواعظ حکمت وموعظتِ حسنہ سے پُر ہوتے ہیں اور اصلاحِ معاشرہ، تزکیۂ نفوس وتحلیۂ اخلاقِ حسنہ اور انسدادِ فواحش ومنکرات پر مشتمل ہوتے ہیں۔

غرض ہر قسم کے بگڑے ہوئے معاشرے کی اصلاح میں آپ کے مواعظ اکسیر

---

[۳] سنن ابی داؤد: ۲۸۰/۱، باب فی تزویج الابکار، ایچ ایم سعید

[۴] الروم: ۲۱

[۵] سنن ابی داؤد: ۲۹۶/۱، باب فی کراھیۃ طلاق، ایچ ایم سعید

ہوتے ہیں، یہ کیسے ممکن تھا کہ میاں بیوی کے ازدواجی زندگی سے متعلق جو خرابیاں ہیں ان سے آپ کی نظر چوک جاتی۔ چناں چہ الحمدللہ! آپ کے سلسلہ وار مواعظِ حسنہ جو مواعظِ دردِ محبت کے نام سے طبع ہورہے ہیں ان میں وعظ نمبر ۷، ۸ اور ۶۳ ازدواجی معاشرے کی اصلاح اور بہترین اسلامی دینی مزے دار گھریلو ماحول بنانے کے لیے فرمائے گئے ہیں۔ احقر کے دل میں آیا کہ بجائے مستقل رسالہ لکھنے کے حضرتِ والا کے ان تینوں مواعظ کو ایک لڑی میں پرو دوں، تاکہ ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانے والا ایک ساتھ ان کا مطالعہ کرکے پورا فائدہ اٹھالے۔ حضرت نے جس درد و سوز سے یہ پیغام دیا اور عبرت آمیز قصص و واقعات سے اس کو مزین کیا اور پیار و محبت سے ایک دوسرے کے حقوق کو بیان کیا ہے، مجھے امید ہے کہ یہ ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑے گا اور آپس میں شیر و شکر بنادے گا۔ یہ رسالہ درحقیقت حضرتِ والا کے تین مواعظِ حسنہ کا مجموعہ ہے جس کے جمع و انتخاب کا کام اس حقیر نے کیا ہے اور اس موضوع سے متعلق تمام ضروری باتوں کو لے کر مرتب کیا ہے۔ اس کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

نام وعظ	مقام بیان	تاریخ
خوشگوار ازدواجی زندگی	خانقاہ گلشن اقبال کراچی	۱۷ اگست ۱۹۹۰ء
حقوق النساء	دارالعلوم آزادول، ساؤتھ افریقہ	۳۰ جنوری ۱۹۹۰ء
حقوق الرجال	لینشیا، ساؤتھ افریقہ	۲۶ فروری ۱۹۹۰ء

اللہ تعالیٰ اس رسالے کو اپنے کرم سے قبول فرمائے اور لوگوں کو خوب منتفع فرمائے اور حضرتِ والا کی عمر میں پوری صحت و توانائی کے ساتھ برکت عطا فرمائے۔

والسلام

یکے از خدام حضرتِ والا احقر محمد ایوب سورتی

۳؍ جمادی الاوّل ۱۴۲۹ھ جمعۃ المبارک

نزیل مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و کرماً

نکاح کے بعد مزے دار زندگی کیسے گزاریں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی، اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ[٦]

وقال تعالٰی: یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا[٧]

وقال تعالٰی: یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۙ یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا[٨]

وقال تعالٰی: وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ[٩]

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ

وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مَؤُنَۃً[١٠]

وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْمَرْاَۃُ کَالضِّلَعِ اِنْ اَقَمْتَھَا کَسَرْتَھَا وَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِھَا اسْتَمْتَعْتَ بِھَا وَفِیْھَا عِوَجٌ[١١]

---

٦ اٰل عمرٰن:۱۰۲

٧ النسآء:۱

٨ الاحزاب:۷۰-۷۱

٩ النسآء:۱۹

١٠ مشکوٰۃ المصابیح:۲/۲۶۸،کتاب النکاح، المکتبۃ القدیمیۃ/کنز العمال:۱۶/۲۹۹،باب فی آداب النکاح، مؤسسۃ الرسالۃ

١١ صحیح البخاری:۲/۷۷۹،باب المداراۃ مع النساء، المکتبۃ القدیمیۃ

وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْلِبْنَ كَرِيْمًا وَيَغْلِبُهُنَّ لَئِيْمٌ فَاُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ كَرِيْمًا مَغْلُوْبًا وَلَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ لَئِيْمًا غَالِبًا[١٢]

آپ حضرات کے سامنے آج میاں بیوی کے حقوق اور نکاح سے متعلق نکاح کے موقع پر جو خطبہ پڑھا جاتا ہے اس کی چار آیتیں تلاوت کی گئیں اور چار حدیثیں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنائی گئیں۔ اب ان کا ترجمہ اسی ترتیب سے کرتا ہوں جس ترتیب سے تلاوت کی گئی ہیں جس کو عربی میں لف نشر مرتّب کہتے ہیں۔

کامل تقویٰ کے معنیٰ

۱) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اتنا ڈرو کہ اللہ سے ڈرنے کا حق ادا کردو۔

معلوم ہوا کہ تھوڑا سا ڈرنا اللہ کو پسند نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کتنا ڈرنا پسند ہے؟ فرماتے ہیں: حَقَّ تُقٰتِهٖ ڈرنے کا حق ادا کردو یعنی کامل تقویٰ اختیار کرو۔ اب سوال یہ ہے کہ ڈرنے کا حق کیا ہے؟ کامل تقویٰ کس چیز کا نام ہے؟ قرآن پاک کا معاملہ ہے۔ یہاں جہالت کے تصورات کام نہیں دے سکتے، جب تک کہ مفسرین کی بڑی بڑی تفسیروں سے انسان رجوع نہ کرے۔ اس آیت کی تفسیر حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے "بیان القرآن" میں فرمائی ہے کہ ڈرنے کے حق سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے، یعنی:

كَمَا اَنْتُمْ تَرَكْتُمُ الْكُفْرَ وَالشِّرْكَ اُتْرُكُوا الْمَعَاصِيَ كُلَّهَا

اے ایمان والو! جس طرح تم نے کفر و شرک سے توبہ کرلی، تم کفر و شرک سے جس طرح بچتے ہو اسی طرح تمام گناہوں سے بھی بچو۔ جو شخص کفر سے بچتا ہے شرک سے بچتا ہے لیکن گناہ نہیں چھوڑتا اس نے اللہ سے ڈرنے کا حق ادا نہیں کیا، لہٰذا یہاں حق ادا کرنے کا مطلب یہ ہے

---

[١٢] روح المعانی: ۵/۱۴، دار احیاء التراث، بیروت

کہ ایمان لاکر جس طرح تم کفر اور شرک سے بچتے ہو ہماری نافرمانی سے بھی بچو، گناہوں سے بچو، سب گناہ چھوڑ دو۔

وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

ترجمہ: اور تمہیں موت نہ آئے مگر حالتِ اسلام میں۔

یہ پہلی آیت کا ترجمہ ہو گیا مع تفسیر کے۔

تخلیق انسانی کی تین شکلیں

۲) دوسری آیت میں اللہ سبحانہٗ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا

اے دنیا کے تمام انسانو! یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ساری دنیائے انسانیت مخاطب ہے کہ اے دنیا کے سارے انسانو! اتَّقُوْا رَبَّكُمُ اپنے رب سے ڈرو اَلَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ جس نے تم کو ایک جاندار سے پیدا کیا۔ اس آیت کی تفسیر میں حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو پیدا کرنے کی تین قسمیں اس آیت میں بیان کی ہیں: اَلَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ تم سب کو ایک جان سے یعنی بابا آدم علیہ السلام سے پیدا کیا ہے اور بابا آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا بغیر ماں باپ اور اسباب و وسائل کے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس پیدائش میں اپنی قدرت ظاہر کر دی کہ اللہ تعالیٰ اسباب و وسائل کے محتاج نہیں ہیں، وہ چاہیں تو بے جان مٹی سے جاندار کو پیدا کر دیں۔ پس اے دنیا کے انسانو! ایسی زبردست قدرت والے مالک سے ڈرو۔ تو یہ پیدائش کی پہلی قسم ہو گئی یعنی بے جان سے جاندار کا پیدا کرنا۔ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا اور اس جاندار سے اس کا جوڑا پیدا کیا یعنی بابا آدم علیہ السلام سے اللہ نے ان کی بی بی کو پیدا کر دیا۔ یہ دوسری قسم ہو گئی پیدائش کی کہ اللہ چاہے تو زندہ سے زندہ کو پیدا کر دے بغیر مرد اور عورت کے اختلاط و تعلق کے، کیوں کہ حضرت حوّا حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے

پیدا ہوئیں۔ اور فرماتے ہیں **وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا وَّنِسَآءً** اور ان دونوں سے یعنی بابا آدم اور مائی حوّا سے تم سب کو پیدا کیا اور پیدائش کی یہ تیسری شکل ہوگئی اور قیامت تک یہ سلسلہ پیدائش کا جاری رہے گا۔ ان دو سے چار ہوئے اور چار سے آٹھ، یہاں تک کہ آج ساری دنیا میں انسان ہی انسان نظر آتے ہیں اور اللہ سب کو رزق دے رہا ہے۔ فیملی پلاننگ اور منصوبہ بندی کی کوئی ضرورت نہیں۔ جو اللہ روح ڈال سکتا ہے وہ روٹی بھی دے سکتا ہے۔ روٹی سے زیادہ روح قیمتی ہے۔ لاکھوں روٹیاں موجود ہیں ڈاکٹر بھی موجود ہیں، مگر روح نکل جانے کے بعد کوئی روح نہیں دے سکتا اور روٹیوں کا انتظام ہو سکتا ہے، خواہ مخواہ یہ کافر حماقت سے روٹیوں کی فکر میں رہتے ہیں۔ مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عجیب بات لکھی ہے کہ دیکھو بکرا بکری اور بیل گائے کی ہر سال قربانی ہوتی ہے اور یہ جانور ہر سال مل جاتے ہیں، کوئی کمی نہیں ہوتی، اور کتے کتیا اور سور وغیرہ کی قربانی نہیں ہوتی اور ان کی پیدائش بھی خوب ہوتی ہے مگر نظر نہیں آتے برکت نہیں ہے۔ قربانی میں اللہ کے نام پر ذبح ہونے سے برکت ہوتی ہے۔ ایک ہندو نے کہا کہ مسلمان بہت سخت دل ہیں کہ جانور پر چھری پھیر دیتے ہیں۔ حکیم الامت نے اس کا جواب دیا کہ تم لوگ جو جھٹکا کرتے ہو یعنی بغیر اللہ کا نام لیے جانور کو کاٹتے ہو اس سے اس کو تکلیف ہوتی ہے، لیکن جب بسم اللہ پڑھ کر جانور کو ذبح کیا جاتا ہے تو اللہ کے نام سے وہ مست ہو جاتا ہے ”انڈر کلوروفارم“ ہو جاتا ہے، عشقِ الٰہی میں مست ہو کر جان دیتا ہے، ان کا نام ایسا پیارا نام ہے۔

اللہ اللہ کیسا پیارا نام ہے
عاشقوں کا مینا اور جام ہے

صحابہ کو عشقِ الٰہی میں جب تیر لگتا تھا تو کہتے تھے **فُزۡتُ وَرَبِّ الۡكَعۡبَةِ** رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ اللہ کے نام پر سب تکلیفیں آسان ہو جاتی ہیں، اسی لیے اللہ کی محبت سیکھنا فرض ہے۔ اگر اللہ پاک کی محبت انسان سیکھ لے تو دنیا ایسی مزے دار ہو جاتی ہے کہ میں کیا کہوں۔

رشتہ داروں کے حقوق ضایع کرنے سے ڈرو

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَ الۡاَرۡحَامَ** اور اے لوگو! تم اس اللہ سے ڈرو جس کے نام کے ذریعے تم ایک دوسرے سے مطالبہ کیا کرتے ہو یعنی

جس کے نام کے صدقے میں تم اپنا حق مانگتے ہو۔ کیا کہتے ہو جب کسٹومر (گاہک) بقایا نہیں دیتا اور بقایا نہ ملنے سے پریشانی کا ٹیومر نکل آتا ہے، تو کہتے ہو اللہ کے نام پر میرا بقایا دے دو، خدا سے ڈرو۔

تو اللہ پاک فرماتے ہیں کہ جس اللہ سے ڈرا کر تم اپنا حق مانگتے ہو اس اللہ ہی سے ڈر کر اپنے رشتہ داروں کا حق بھی ادا کرو، ان کے حقوق ضایع کرنے سے ڈرو، تمہارے ذمہ جن جن کا حق ہے وہ بھی ادا کرو، یعنی بیوی بچوں کا حق، خون کے رشتوں کا حق۔

اَرحام سے کیا مراد ہے؟

وَالْاَرْحَامَ سے کیا مراد ہے؟ اکثر لوگ ارحام یعنی خون کے رشتے خالی اپنے ماں باپ، بہن بھائی کے رشتے کو سمجھتے ہیں یعنی صرف اپنے ماں باپ، بہن بھائی، دادا دادی، نانا نانی وغیرہ کو خون کا رشتہ سمجھتے ہیں، لیکن بیوی کے رشتہ داروں کو خون کا رشتہ نہیں سمجھتے، اس لیے آج میں اس آیت کی تفسیر نقل کررہا ہوں جو علامہ آلوسی السید محمود بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح المعانی میں کی ہے اور میں عربی عبارت بھی نقل کررہا ہوں تاکہ اہل علم بھی مزہ پائیں۔ فرماتے ہیں:

اَلْمُرَادُ بِالْاَرْحَامِ اَلْاَقْرِبَاءُ مِنْ جِهَةِ النَّسَبِ وَمِنْ جِهَةِ النِّسَاءِ[۱۳]

یعنی خون کے رشتوں سے مراد وہ رشتے بھی ہیں جو ہمارے خاندانی بنتے ہیں اور وہ رشتے بھی ہیں جو بیوی کی طرف سے بنتے ہیں یعنی بیوی کی امّاں جس کا نام ساس اور بیوی کے ابّا جس کا نام خسر ہے۔ خسر کے معنیٰ ہیں بادشاہ، فارسی میں خسر اور اردو میں سسر کہتے ہیں اور بیوی کا بھائی جس کو انگریزی والے تو بے چارے برادر اِن لا کہتے ہیں، مگر اردو میں بعض لوگ اس کو سالا کہہ دیتے ہیں، لیکن ہمارے بزرگوں نے فرمایا کہ لفظ سالے سے احتیاط کرو۔ یہی کہہ دو کہ میری بیوی کے بھائی ہیں یا بچوں کے ماموں ہیں اور اگر اردو اچھی آتی ہے تو برادر نسبتی کہہ دیجیے۔ چلیے اگر آپ ’’انگلش مین‘‘ ہیں تو برادر اِن لا ہی کہہ دیجیے لیکن لفظ سالے سے احتیاط کیجیے، کیوں کہ یہ لفظ اب گالیوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۳؎ روح المعانی: ۱۸۵/۴، النسآء (۱)، دار احیاء التراث، بیروت

تو خون کے رشتوں سے مراد ماں باپ، بہن بھائی، دادا دادی، نانا نانی بھی اور نکاح ہونے کے بعد بیوی کے ماں باپ، دادا دادی اور بھائی وغیرہ بھی خون کے رشتوں میں داخل ہیں۔ اگر ان کو فاقہ ہو گیا اور اس نے اپنا پیٹ بھر لیا تو قیامت کے دن اس سے مواخذہ ہو گا۔ ان کی دیکھ بھال بھی رکھیے۔ اگر کسی کے ساس سسر یا برادر نسبتی غریب ہوں اور ان کو فاقہ ہو رہا ہو، تو اگر اللہ نے دیا ہے تو ان کی دیکھ بھال کرنا گویا کہ اپنے ماں باپ اور اپنے بھائی بہن کی دیکھ بھال کرنا ہے۔ اپنے ماں باپ کے حقوق اور عزت کو تو لوگ جانتے ہیں، لیکن بیوی کے ماں باپ کی عزت کرنا بھی اپنے ماں باپ کی طرح عزت میں داخل ہے۔

بندوں پر رحم کرنا سیکھیں

اور ذرا ذرا سی بات میں اپنی حکومت بھی نہ جتائیے، مثلاً ساس بیمار ہے اور داماد صاحب آ گئے۔ اس نے کہا کہ بیٹا آج کل مجھے دست لگ رہے ہیں، بیٹی مجھ کو کھچڑی پکا کر دے دیتی ہے، ایک ہی بیٹا ہے۔ آپ دو دن بعد لے جائیے۔ تو کہتے ہیں: نہیں نہیں، نکاح کے بعد اب تمہاری حکومت ختم اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ[۱۴] واہ رے مولانا! خوب آیت یاد کی ہوئی ہے، میری حکومت ہے، یہ حکومت ہے یا بے رحمی ہے؟ نالائقی ہے۔ اس شخص کے اخلاق بالکل گرے ہوئے ہیں۔ اگر اپنی ماں بیمار ہوتی تو کیا کرتے؟ جو وہاں کرتے وہی یہاں بھی کرو، رحم کرو، خود پکا لو یا ہوٹل میں کھالو۔ آپ کی بیوی دو ایک روز اور رہ جائے گی اپنی ماں کی خدمت کر لے گی، تو کون سا غضب ہو جائے گا؟ جس نے پالا ہے سولہ سال تک کیا نکاح کے بعد اس کا حق ختم ہو جاتا ہے؟ رحمت کی شان کے خلاف ہے، یہ بہت سخت دلی کی بات ہے۔ فوراً کہیے: بہت اچھا، دو دن نہیں آپ چار دن رکھیے۔ جب آپ کی طبیعت خوب ٹھیک ہو جائے گی تب آؤں گا، بلکہ آ کر خیریت بھی پوچھیے، خود بھی کھچڑی پکانے میں لگ جائیے۔ ساس کو امّاں کہیے کہ امّاں جی! لائیے میں بھی آپ کی کچھ خدمت کر دوں، بیٹی دی ہے، جگر کا ٹکڑا دیا ہے۔ مفت میں نہیں پایا ہے آپ نے۔ ماں باپ اپنے جگر کا ٹکڑا پیش کرتے ہیں، مگر اس جگر کے ٹکڑے پر جیسا رحم کرنا چاہیے ویسا نہیں کرتے۔ عجیب معاملہ ہے کہ اپنی بیٹی کو اگر داماد ذرا سا ستا دے، فوراً

[۱۴] النسآء: ۳۴

پیر صاحب کے یہاں حاضر کہ تعویذ چاہیے صاحب۔ ایسا تعویذ کہ داماد بالکل لٹّو ہو جائے اور بیوی جو کہے اس کی بات مانے، اس کی محبت میں اندھا ہو جائے، ایسا تعویذ کہ بھیڑ اور دنبہ بنادو، اشاروں پر ناچے، یہ کیا باتیں ہیں؟ ایسا تعویذ دینا تو جائز بھی نہیں ہے، جتنا شریعت میں حق ہو وہ ادا کرے، اسی لیے تعویذ میں برائے ادائیگی حقوق جائز لکھا جاتا ہے۔ جاہل پیروں کی بات میں نہیں کرتا۔ جو اللہ والے پیر ہیں، وہ تعویذ دیتے ہیں تو یہ جملہ لکھتے ہیں، ”برائے ادائیگی حقوق جائز“ لیکن اپنی بیٹی کے لیے تعویذ مانگنے والو! تمہاری بیویاں بھی کسی کی بیٹیاں ہیں۔ اگر آپ کے مزاج میں غصہ ہے تو خود اپنے لیے جاکر تعویذ لے آیئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سات مرتبہ پڑھ کر کھانے پر دم کیجیے۔ بچوں کے کھانے پر بھی دم کردیں تاکہ بچے بھی غصہ والے نہ ہوں، بلکہ اگر اس دم کیے ہوئے پانی سے آٹا گوندھا جائے کھانا پکایا جائے، تو ان شاء اللہ سارے گھر پر شانِ رحمت کی بہار رہے گی۔ بعض وقت میں بیوی کو سخت بات کہہ دیتا ہوں، بے چاری ساری رات روتی ہے، آپ مجھے کوئی ایسا تعویذ دے دیجیے کہ میرا غصہ کم ہو جائے، تب وہ انسان ہے اس کو احساس تو ہے۔

چھ مہینے پہلے جدہ سے ایک خط آیا تھا کہ میرے گھر میں بڑی لڑائی رہتی ہے۔ میاں بیوی میں، بچوں میں، ہر ایک میں غصہ ہے، سب افلاطون سے کم نہیں ہے۔ میں نے ان کو لکھ دیا کہ جب دستر خوان لگ جائے تو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سات مرتبہ پڑھ کر دم کرکے کھائیں اور چلتے پھرتے سب لوگ یَا اَللّٰہُ یَا رَحۡمٰنُ یَا رَحِیۡمُ پڑھا کریں بقدر تحمّل اور جن کے مزاج میں زیادہ غصہ ہو وہ ٹھنڈے پانی میں گلوکوز حل کرکے ایک لیموں نچوڑ کر تین چمچہ اسبغول کی بھوسی بھی ڈال دیں، تاکہ خون میں گرمی اور حدّت نہ رہے، اس کو روزانہ پئیں۔ ایک مہینے بعد خط آیا کہ سارے گھر میں سکون ہو گیا اور بڑی دعائیں لکھیں۔

غصہ کی مذمت

یہ غصہ بڑی خطرناک چیز ہے۔ اس بیماری سے کتنے لوگوں کے گھر اُجڑ گئے۔ ایک شخص نے بارہ بجے رات کو میرے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا، جب میں ناظم آباد میں رہتا تھا، مجھے بہت ناگوار ہوا کہ جس سے دنیا کا کوئی کام اٹکا ہو اس کے ساتھ یہ معاملہ نہیں کریں گے اور

مولوی کا دروازہ جب چاہو کھٹکھٹا دو۔ اس نے کہا کہ صاحب بہت مجبوری میں آیا ہوں۔ غصہ میں میں نے بیوی کو تین طلاق دے دی، اب میرا غصہ جب ٹھنڈا ہوا تو میری نیند حرام ہو گئی ہے۔ میرا تو ہارٹ فیل ہو رہا ہے، چھوٹے چھوٹے بچوں پر پیار آرہا ہے اور بیوی کی بھی یاد آرہی ہے، اب میں کیا کروں؟ میں نے کہا کہ تم نے تو تینوں تیر نکال دیے، دینا ہی تھا ظالم تو دو ہی طلاق دیتا، ایک تیر تو اپنے پاس رکھتا۔ کہنے لگا کہ صاحب غصہ میں میں پاگل ہو گیا تھا۔ غصہ میں پاگل ہو گئے تھے تو اب بھگتو۔ طلاق تو ایسی چیز ہے کہ ہنسی مذاق میں دے دو تب بھی ہو جاتی ہے اور غصہ میں پاگل ہو کر دو تب بھی ہو جاتی ہے۔

مگر غصہ کے پاگل پن پر ہمارے ایک دوست ڈاکٹر احسن صاحب ڈاکٹر عبد الحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادہ کی ایک بات یاد آگئی۔ مجھ سے ایک دن کہنے لگے کہ غصہ کبھی پاگل نہیں ہوتا، غصہ تو بڑا عقل مند اور ہوشیار ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ وہ کیسے؟ کہنے لگے کہ ایک شخص اگر سیر بھر ہے اور اس کو غصہ آرہا ہے کسی کمزور پر، کہہ رہا ہے کہ ہٹ جاؤ، میں اس وقت پاگل ہو رہا ہوں، لیکن اسی وقت اگر اس کا سوا سیر کوئی مقابلے میں آجائے تب وہ پھر ''سوری'' کہتا ہے، معاف کیجیے گا صاحب، اس وقت مجھ سے غلطی ہو گئی، آیندہ کبھی نہیں کروں گا۔ مثلاً محمد علی کلے کی بہن اس کو بیاہی ہے اور اس کا یہ بہنوئی پٹائی کر رہا تھا کہ اتنے میں وہ آگیا بین الاقوامی باکسنگ ماسٹر اور اس نے ایک مکّا دکھایا، تو یہ کانپنے لگے گا اور ہاتھ جوڑنے لگے گا۔ بتایئے! اس وقت غصہ کیوں پاگل نہیں ہوا؟ معلوم ہوا کہ غصہ پاگل ہوتا ہے اپنے سے کمزور پر، اپنے سے زیادہ طاقت ور پر نہیں ہوتا، غصہ سے زیادہ ہوشیار اور چالاک کوئی نہیں ہے۔

غصہ کا علاج اللہ کے غضب کو یاد کرنا ہے

جو شخص اللہ کے غضب کو اور اللہ کی طاقت کو یاد کرے گا، غصہ میں بے قابو نہیں ہو سکتا۔ ایک صحابی اپنے غلام کی پٹائی کر رہے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے سے فرمایا: اَللّٰہُ اَقْدَرُ عَلَیْكَ مِنْكَ عَلَیْهِ اے شخص! تجھ کو جتنی طاقت اس غلام پر ہے اس سے زیادہ طاقت خدا کو تجھ پر ہے۔ صحابی کہتے ہیں: میں نے مڑ کر دیکھا فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ

اس غلام کو میں آزاد کرتا ہوں اللہ کی رضا کی خاطر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو اس کو آزاد نہ کرتا لَلَفَحَتْكَ النَّارُ[۱۵] تو تجھ کو جہنم کی آگ لپیٹ لیتی۔ معلوم ہوا کہ جب غصہ آئے تو خدا کے غضب کو بھی یاد کیجیے۔

غضبِ الٰہی سے بچنے کا راستہ

حدیث پاک میں آتا ہے:

مَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ كَفَّ اللهُ عَنْهُ عَذَابَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[۱۶]

ترجمہ: جس نے اپنا غصہ روک لیا، اللہ قیامت کے دن اپنا عذاب اس سے روک لے گا۔

حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنے ایک رشتہ دار پر ان کی ایک غلطی کی وجہ سے سخت غصہ آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی آیت نازل کی:

اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللهُ لَكُمْ[۱۷]

کیا تم اے صدیق اکبر! اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم میرے اس بندے کو معاف کردو جو بدری صحابی ہے اور میں تم کو قیامت کے دن معاف کردوں۔ صدیقِ اکبر نے قسم اٹھائی: وَاللهِ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللهُ لِيْ[۱۸] خدا کی قسم! میں محبوب رکھتا ہوں کہ خدا مجھ کو معاف کردے اور میں اپنے رشتہ دار کی خطا کو معاف کرتا ہوں۔

بیوی کو معاف کرنے پر مغفرت ہوگئی

ایک شخص کو اپنی بیوی پر غصہ آیا تھا، سالن میں نمک تیز کردیا تھا، لیکن پھر اسے اللہ یاد آیا اور دل میں کہا کہ اسے کچھ نہیں کہوں گا۔ دل ہی دل میں اللہ سے سودا کرلیا کہ اے اللہ!

---

۱۵ الصحیح لمسلم: ۵۱/۲، باب صحبة المماليك، ایچ ایم سعید

۱۶ مشکوٰۃ المصابیح: ۴۳۴/۲، باب الغضب والكبر، المكتبة القديمية

۱۷ النور: ۲۲

۱۸ صحیح البخاری: ۷۰۰/۲ (۴۸۶۸) باب قوله: لولا اذ سمعتموه قلتم ما يكون لنا، ذكره بلفظ انا لنحب ان تغفرلنا، المكتبة المظهرية

یہ آپ کی بندی ہے۔ میری بیوی تو ہے لیکن آپ کی بندی بھی ہے۔ بس یہی چیز لوگ یاد نہیں رکھتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ صرف میری بیوی ہے، یہ یاد رکھا کیجیے کہ خدا تعالیٰ کی بندی ہے۔ اللہ آسمان سے دیکھ رہا ہے، ایسا نہ ہو کہ کوئی زیادتی ہو جائے۔ جنہوں نے اس کی پروا نہیں کی میں نے دیکھا ہے کہ ایسے ظالموں کا بہت بُرا حشر ہوا۔ اکثر کو دیکھا کہ فالج ہو گیا، پڑے پڑے ہگ رہے ہیں اور کسی مصیبت میں مبتلا ہو گئے۔ ظلم کی سزا بہت خطرناک ہوتی ہے۔

لہٰذا اس نے معاف کر دیا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ان کو خواب میں دیکھا۔ پوچھا کہ بھائی تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک دن تمہاری بیوی سے کھانے میں نمک تیز ہو گیا تھا، تم کو غصہ تو بہت آیا تھا، لیکن تم نے مجھ کو خوش کرنے کے لیے اسے معاف کر دیا تھا میری بندی سمجھ کر، اس کے بدلے میں آج میں تم کو معاف کرتا ہوں۔ آہ! اگر اس کو کوئی معمولی شخص بیان کرتا تو اتنا اثر نہ ہوگا۔ حکیم الامت مجدد الملت جیسے اللہ والے عالم نے اس قصے کو اپنے وعظ میں بیان فرمایا، لہٰذا اپنے بال بچوں، اپنی بیویوں، اپنے رشتہ داروں اور اپنے ماں باپ کے معاملے میں ہوشیار ہو جائیں، خصوصاً ماں باپ کے معاملے میں تو بہت ڈرتے رہیے، کبھی ان سے بڑبڑ مت کیجیے۔ ماں باپ کی بد دعا تو ایسی لگتی ہے کہ دنیا میں بغیر عذاب چکھے کوئی مر نہیں سکتا۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے کہ جس نے ماں باپ کو ستایا، اسے موت نہ آئے گی جب تک دنیا میں اس پر عذاب نازل نہ ہو جائے۔[۱۹]

ماں باپ کو ستانے کا عبرت انگیز واقعہ

بمبئی میں مجھے ایک صوفی صاحب ملے۔ اللہ والے شخص تھے لیکن غلطی ہو گئی، بیوی اور ماں میں لڑائی ہو رہی تھی، اس نے بیوی کا پارٹ لے کر ماں کو کچھ جھڑک دیا۔ ماں کے منہ سے بد دعا نکل گئی کہ خدا تجھ کو میرے جنازے کی شرکت سے محروم کر دے اور تجھ کو کوڑھی کر کے مارے۔ میں نے دیکھا کہ ان کی انگلیوں سے مواد گر رہا تھا، کوڑھی ہو گئے تھے۔ میں نے

---

[۱۹] مشکوٰۃ المصابیح ۲/۴۲۱، باب البر والصلۃ، المکتبۃ القدیمیۃ/ شعب الایمان بیہقی: ۱۰/۲۸۹ (۷۵۰۶)، فصل فی عقوق الوالدین، مکتبۃ الرشد

پوچھا: تو کہا کہ میری ماں کی دو بد دعائیں تھیں میں جنازے میں بھی شریک نہیں ہو سکا، ایسے حالات مجبوری کے پیش آگئے اور مجھے کوڑھ بھی ہو گیا۔ آنکھوں دیکھا حال بتا رہا ہوں۔ اس لیے ماں باپ کے معاملے میں بہت خیال رکھیے۔

دینی مربّی و معلّم کا حق

تیسرے یہ کہ جس سے کچھ دین سیکھا ہو اس کے حق کو زندگی بھر فراموش نہ کیجیے۔ بعضے دین سیکھنے کے بعد کچھ بے وفائی اور طوطا چشمی کرتے ہیں۔ ایک دو تین ہو گئے، چھ مہینے تک غائب۔ بعضے دو تین سال تک نہیں آئے۔ یاد رکھیے! جس سے دین کا ایک حرف بھی سیکھا ہے قیامت تک اس کا حق اپنے ذمہ رکھیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مَنْ عَلَّمَنِیْ حَرْفًا صَیَّرَنِیْ غُلَامًا جس نے مجھ کو ایک حرف دین سکھا دیا اس نے مجھے غلام بنالیا۔ جس سے علم دین سیکھا ہو، جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت سیکھی ہو اس دینی مربی کو کبھی فراموش نہ کیجیے۔ کبھی وہ ڈانٹ ڈپٹ بھی کر دے تو اس سے دل میں کینہ مت لائیے۔ کبھی سخت بات کہہ دے تو دل میں گرانی مت محسوس کیجیے۔ یہ سمجھ لیجیے کہ اس کی محبت کے یہ ناز اللہ تعالیٰ کی محبت میں شمار ہوں گے۔ اگر کوئی اللہ والا اصلاح کے لیے ڈانٹ ڈپٹ کر دے تو یہ ڈانٹ ڈپٹ برداشت کرنا اللہ تعالیٰ اپنی محبت کے کھاتے میں لکھیں گے۔ اللہ والوں سے جو محبت ہوتی ہے وہ بالحق ہوتی ہے۔

تقویٰ اور راست گوئی کی تلقین

اب تیسری آیت سنیے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا [۲۰]

میں وہ آیات پڑھ رہا ہوں جو نکاح کے خطبہ میں آپ سنتے ہیں۔ اللہ پاک فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو یعنی کسی معاملے میں تم سے ایسے کام نہ ہو جائیں جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں۔ ہر امر میں تقویٰ کے راستے کو اختیار کرو، اطاعت کے راستے کو اختیار کرو وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا اور جب بات کرنا ہو تو راست کی بات کہو، درستی کی بات کرو، ایسی گفتگو کرو جس سے میل محبت

---

[۲۰] الاحزاب:۷۰

قائم ہو، تعلقات خوشگوار رہیں، زبان سے وہ بات نکالو جس میں اعتدال سے تجاوز نہ ہو، لڑائی جھگڑے کی باتوں کے قریب بھی مت جاؤ۔ نکاح کے خطبہ میں اسی لیے یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہ ایسی توتو میں میں مت کرو کہ زبان سے طلاق طلاق نکل جائے۔ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ تمہارے اعمال کو اللہ تعالیٰ قبول فرمالیں گے۔ اس مقام پر تمام تفاسیر میں يُّصْلِحْ کا ترجمہ يَتَقَبَّلْ کیا گیا ہے۔ تفسیر روح المعانی، تفسیر خازن اور حکیم الامّت مجدد الملّت تفسیر بیان القرآن میں اور جملہ مفسرین لکھتے ہیں کہ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ کے معنی يَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِكُمْ ہیں یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری نیکیوں کو قبول فرمالیں گے۔

کیوں صاحب! يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ کا ترجمہ عربی لغت کے لحاظ سے کیا گیا؟ لغوی ترجمہ تو یہ ہے کہ اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح کردے گا، لیکن یہ ترجمہ غلط ہوگا، اس لیے لغت سے قرآن پاک کا ترجمہ کرنا جائز نہیں ہے۔ جو ظالم اور جو جاہل یہ کہتا ہے کہ کالج کا ہر پروفیسر ڈکشنری اور لغت کی مدد سے تفسیر کرسکتا ہے اس سے بڑھ کر اجہل، جاہل کا بھی پیر اور استاد کوئی دنیا میں نہیں ہوسکتا، کیوں کہ جو ترجمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہی صحیح ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شاگردوں یعنی صحابہ کو سکھایا، اس لیے صحابہ سے پوچھنا پڑے گا کہ انہوں نے قرآن کی آیات کے کیا معنیٰ بیان کیے اور وہی ترجمہ کرنا پڑے گا جو صحابہ سے منقول ہے، لہٰذا لغت سے ترجمہ کرکے پروفیسروں ڈاکٹروں کو جو مفسر بننے کا شوق ہے یہ نہایت نامعقول نظریہ ہے اور ان کے ذمہ اس نظریہ کی اصلاح واجب ہے۔ چناں چہ حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما جو رئیس المفسرین ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں يُّصْلِحْ لَكُمْ کی تفسیر فرماتے ہیں: اَیْ يَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِكُمْ انہوں نے لغت سے ترجمہ نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی اصلاح کردے گا، بلکہ اس صحابی نے جو ترجمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہی نقل کردیا يَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِكُمْ اللہ تمہاری نیکیوں کو قبول فرمالے گا۔

یہ ترجمہ کیوں کیا؟ اس کا سبب حکیم الامت نے تفسیر بیان القرآن کے حاشیہ میں بیان فرمایا: لِاَنَّ الْعَمَلَ اِذَا كَانَ صَالِحًا يَكُوْنُ مَقْبُوْلًا[۱] جب تمہارا عمل صالح ہو جائے

[۱] بیان القرآن:۲/۶۸، الاحزاب (۷۱)، ایچ ایم سعید

گا تو مقبول بھی ہو جائے گا، لہٰذا عمل کا صالح ہونا اس کے لیے لازم ہے قبولیت اور عمل صالح کب ہوگا؟ جب اخلاص ہوگا، اللہ کی رضا کے لیے ہوگا۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص گھر میں ہر وقت لڑائی جھگڑا کرتا ہے یا کوئی عورت کرتی ہے اس کی نیکیوں کی قبولیت خطرے میں ہے اور گفتگو میں راستی و درستی کا لحاظ رکھے۔ اور تقویٰ کا دوسرا انعام کیا ہے وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ کامیاب ہو جائے گا۔

بیویوں کے لیے حق تعالیٰ کی سفارش

اس کے بعد چوتھی آیت جو میں نے تلاوت کی وہ بھی نکاح سے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَ عَاشِرُوۡھُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ اے دنیا کے انسانو! تمہارا پیدا کرنے والا تمہیں ہدایت دے رہا ہے کہ اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آؤ۔ اللہ تعالیٰ کی سفارش کو جو رد کرتا ہے اس سے بے غیرت اور کمینہ کوئی انسان نہیں ہوسکتا۔ یہ حکیم الامت کے الفاظ ہیں۔ میں کچھ نہیں کہوں گا۔ میں اپنے بڑوں کے الفاظ آپ سے نقل کرسکتا ہوں۔ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیویوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنے کی سفارش فرمائی ہے۔ اگر ایس پی کی یا ڈی آئی جی کی یا کمانڈر انچیف کی سفارش آجائے کہ دیکھو تمہاری بیوی جو ہے میری بیٹی کی سہیلی ہے، ساتھ پڑھتی تھی، اگر تم نے اپنی بیوی کو ستایا تو میں ڈی آئی جی ہوں کمانڈر انچیف ہوں، کمشنر ہوں، تو وہ آدمی کیا کہتا ہے کہ دیکھو بیگم خیال رکھنا، کوئی تکلیف تو نہیں ہے آپ کو؟ دیکھ! خدا کے لیے ڈی آئی جی صاحب سے کچھ نہ کہنا۔ اللہ تعالیٰ سفارش نازل فرما رہے ہیں اپنی بندیوں کے حقوق میں وَ عَاشِرُوۡھُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ تمہاری بیوی تو ہے مگر میری بندی بھی ہے، ذرا اس کا خیال رکھنا۔ خدا تم سے سفارش کر رہا ہے کہ اے میرے بندو! میری بندیوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا۔ حکیم الامت فرماتے ہیں کہ وہ مرد نہایت بے غیرت ہے جو اللہ تعالیٰ کی سفارش کو رد کرتا ہے، جو اپنے پیدا کرنے والے کی سفارش کو رد کرتا ہے، اور اٹھتے بیٹھتے اتنا تنگ کرتا ہے کہ ان کے کلیجے منہ کو آجاتے ہیں، تو وہ پچھتاتی ہیں خصوصاً جب کوئی داڑھی والا نمازی،

جس کی اشراق و تہجد قضا نہ ہو، جب یہ مارتا ہے، ڈانٹتا ہے اور بے جا تکلیف دیتا ہے تب اس کے دل میں یہی آتا ہے کہ اس سے اچھا تو وہ پتلون والا ہے جو اپنی بیوی کو آرام سے رکھتا ہے۔ جب پڑوس میں دیکھتی ہے کہ ایک پتلون والا اپنی بیوی سے نہایت اچھے سلوک سے پیش آتا ہے تو اس کے دل سے آہ نکل جاتی ہے کہ یا اللہ! اس سے اچھا تو وہ ہے۔ کاش کہ یہ داڑھی والا مجھے نہ ملا ہوتا! اپنے بُرے اخلاق سے ہم اپنی داڑھیوں سے انہیں نفرت دلاتے ہیں۔ داڑھی رکھنے کے بعد، صالحین کی وضع کے بعد، روزہ نماز کے بعد، اللہ والوں سے تعلق کے بعد ہماری ذمہ داری بڑھ جاتی ہے تاکہ ان کو دین کا شوق پیدا ہو۔

اپنی بیویوں سے اتنے اچھے اخلاق سے پیش آیئے کہ وہ سارے محلہ میں کہیں کہ ارے کسی اللہ والے سے تم نے شادی کی ہوتی، کسی نمازی اور بزرگوں سے تعلق رکھنے والے سے تم نے نکاح کیا ہوتا۔ ایسے اخلاق سے پیش آیئے کہ وہ آپ کی داڑھی کا ''پرچار'' کرے۔ پرچار کے معنیٰ کیا ہیں؟ ہندی لفظ ہے یعنی چار پر، دو پر سے تو چڑیا اڑ جاتی ہے اور چار پر سے کتنی خبر اڑے گی دیکھا کہ جنھوں نے اپنی بیویوں کو ستایا وہ ایسے سخت عذاب میں مبتلا ہوئے کہ میں کہہ نہیں سکتا۔

چار آیتیں جو میں نے تلاوت کی تھیں نکاح سے متعلق، میاں بیوی کے تعلقات کے متعلق اس کی تفسیر بیان کر دی۔ اب چار حدیثوں کا ترجمہ بھی سن لیجیے۔

حدیثِ پاک اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ کی شرح

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ[۲۲] نکاح میری سنت ہے اور جو نکاح کی سنت ادا نہ کرے، میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اس حدیث کی شرح کیا ہے؟ اگر کوئی مجبور ہے، اس کے کچھ حالات خاص ہیں، مثلاً اللہ تعالیٰ کی محبت کا کوئی حال غالب ہو گیا، شادی کی ذمہ داریاں قبول نہیں کر سکتا، بیوی بچوں کے حقوق کماحقہٗ ادا نہیں کر سکتا تو یہ اعراض نہیں ہے، لیکن اگر کوئی مجبوری نہیں ہے، بلا عذر سنت سے اعراض کرتا ہے تب وہ اس وعید کا مستحق ہے، لہٰذا بدگمانی نہ کیجیے، کیوں کہ بعض بڑے بڑے

۲۲؎ سنن ابن ماجہ: ۲۴۸، باب ماجاء فی فضل النکاح، المکتبۃ الرحمانیۃ

علماء اور اولیاء اللہ ایسے ہوئے جنہوں نے شادیاں نہیں کیں۔

چناں چہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ، مسلم شریف کی شرح لکھنے والے علامہ محی الدین ابو زکریا نووی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ ان حضرات کی بھی شادیاں نہیں ہوئیں، کچھ ان کی مجبوریاں تھیں۔ اور مجبوریاں کیا تھیں اس پر ایک شعر سن لیجیے ؎

ہم بتاتے کسے اپنی مجبوریاں
رہ گئے جانبِ آسماں دیکھ کر

بیویاں بھی ایسا ہی شعر پڑھتی ہیں جب شوہر ستاتا ہے، ہر وقت کٹ کٹ کِٹ کِٹ کرتا ہے، تو وہ بھی آسمان کی طرف دیکھتی ہیں اور بزبانِ حال یہ شعر پڑھتی ہیں ؎

ہم بتاتے کسے اپنی مجبوریاں
رہ گئے جانبِ آسماں دیکھ کر

یعنی سوچتی ہیں کہ نہ ہوئے ہم مرد اور یہ میری بیوی ہوتا تو پھر ہم بھی بتاتے، لیکن ساتھ ساتھ بیبیاں بھی سن لیں کہ اپنے شوہروں کی اتنی عزت وادب کرو کہ اگر ان سے زیادتی بھی ہو جائے تو ان کی بڑائی اور عظمت کے خیال سے اللہ کو راضی کرنے کے لیے ان کو معاف کر دو، ان کی خدمات کو اپنی سعادت سمجھو۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ شوہر اگر ناراض سو جائے تو عورت کا کوئی عمل قبول نہیں، چاہے ساری رات تسبیح کھٹکھٹاتی رہے۔ بیویوں کو بھی یہ سوچنا چاہیے کہ اللہ نے شوہروں کا درجہ اتنا بلند کیا ہے کہ اگر سجدہ کسی کو جائز ہوتا تو شوہروں کو جائز ہوتا، لیکن جائز نہیں ہے، اس لیے اس کا حکم نہیں دیا گیا، سجدہ کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اس لیے اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ جائز نہیں، لیکن ہمیشہ یاد رکھو اور ماں باپ پر بھی فرض ہے کہ اپنی بیٹیوں کو سمجھاتے رہیں کہ شوہر کی طرف سے اگر کچھ کڑواہٹ بھی آجائے تو برداشت کرو، اس کے ہاتھوں سے تمہیں نعمتیں بھی تو مل رہی ہیں۔ خون پسینہ ایک کر کے کما کر لاتا ہے اور تم چولہے کے پاس چپاتی پکا دیتی ہو۔ چپاتی پر خیال آیا کہ چپاتی کا نام چپاتی کیوں ہے اور چپت کا نام چپت کیوں ہے؟ چپت اور چپاتی میں کیا مناسبت ہے؟ چپاتی جب پکتی ہے تو چپ چپ کی آواز آتی ہے اور چپت میں بھی ایسی ہی آواز آتی ہے، بس چپت سے چپاتی بن گئی۔ ذرا لغت کی حقیقت بھی اس فقیر سے کبھی کبھی سن لیا کرو اور چپت پر ایک قصہ بھی سن لیجیے۔ ایک

شاعر ان شاء اللہ خاں دہلی میں ایک نواب صاحب کے ہاں مہمان ہوا۔ اس وقت ان شاء اللہ خاں ننگے سر تھا اور نواب صاحب کے ادب کی وجہ سر جھکائے ہوئے کھارہا تھا۔ نواب صاحب نے مزاحاً ذراسا جھک کر اس کے سر پر ایک چپت مار دیا۔ مطلب یہ تھا کہ ننگے سر کیوں کھارہے ہو؟ اس نے سر جھکائے ہوئے کہا کہ اللہ میرے والد صاحب کو بخشے! مجھ کو ایک نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ بیٹا! ننگے سر کبھی مت کھانا، ورنہ شیطان چپت مار دیتا ہے۔ نواب صاحب کے تو ہوش اڑ گئے کہ ظالم نے مجھے شیطان بنادیا۔

عورت مثل ٹیڑھی پسلی کے ہے

اب دوسری حدیث کا ترجمہ سن لیجیے۔ بخاری شریف کی روایت ہے۔ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَلْمَرْاَۃُ کَالضِّلَعِ اِنْ اَقَمْتَھَا کَسَرْتَھَا وَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ
بِھَا اسْتَمْتَعْتَ بِھَا وَفِیْھَا عِوَجٌ

عورتیں مثل پسلی کی ہیں، کیوں کہ ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلیوں سے ہم اور آپ فائدہ اٹھارہے ہیں۔ بتایئے ان میں ٹیڑھا پن ہے یا نہیں؟ سب کی ٹیڑھی ٹیڑھی ہیں لیکن ٹیڑھی پسلیوں سے کام چل رہا ہے یا نہیں؟ یا کبھی جناح ہسپتال گئے کہ ان کو سیدھا کردو۔ الفاظِ نبوت یہ ہیں کہ اِنْ اَقَمْتَھَا کَسَرْتَھَا اگر تم ان کو سیدھا کروگے تو توڑدوگے۔ مطلب یہ کہ ان کو زیادہ مت چھیڑو، ان کے ٹیڑھے پن کو برداشت کرلو، زیادہ بک بک چق چق کروگے تو طلاق تک نوبت پہنچ جائے گی، بچے الگ گالیاں دیں گے کہ کیسا ظالم باپ تھا کہ ہماری ماں کو چھوڑ دیا اور بیوی کو یاد کرکے تم بھی روؤ گے اور جب لوگ سنیں گے تو پھر ایسے آدمی کی دوسری شادی بھی نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں کہ بڑا غصے والا خطرناک آدمی ہے۔ دیکھو ایک کو طلاق دے چکا۔ کہیں ہماری بیٹی کا بھی یہی حشر نہ کرے، اس سے شادی نہ کرنا۔ لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے وَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِھَا اسْتَمْتَعْتَ بِھَا وَفِیْھَا عِوَجٌ جیسے ٹیڑھی پسلیاں کام دے رہی ہیں ایسے ہی ان سے کام چلاتے رہو، ان کے ٹیڑھے پن پر صبر کرتے رہو، اگر تم ان کو سیدھا کرنا چاہوگے تو توڑ بیٹھوگے۔

اس حدیثِ پاک کی شرح میں علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **فِيْهِ تَعْلِيْمٌ لِلْاِحْسَانِ اِلَى النِّسَاءِ** اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی ہے کہ بیویوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ، **وَالرِّفْقِ بِهِنَّ** اور ان کے ساتھ نرمی کرنا، **وَالصَّبْرِ عَلٰى عِوَجِ اَخْلَاقِهِنَّ** اور ان کے اخلاقی ٹیڑھے پن پر صبر کرتے رہنا، **لِاحْتِمَالِ ضُعْفِ عُقُوْلِهِنَّ**[۲۳] کیوں کہ ان کی عقل کمزور ہوتی ہے۔ دیکھیے: آپ کا کوئی بچہ اگر نادان ہو تو آپ اس کو برداشت کرتے ہیں کہ ارے بھائی! اس بچے کی عقل ذرا کم ہے۔ بلکہ دوسروں سے بھی کہہ دیتے ہیں کہ بھائی صاحب! اگر میرا بچہ کچھ کہہ دے تو خیال نہ کیجیے گا، اس کی عقل کی اسکرو تھوڑی سی ڈھیلی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کی عقل تھوڑی سی کم ہوتی ہے، یہ ناقصات العقل ہیں۔ جب عقل ان کی ناقص ہے تو ناقص العقل کی بات برداشت کرلینی چاہیے۔ یہی سوچ کر کہ عقل کی کمی سے ایسا ہے، اگر آپ پانچ روپے کی دوا لائیں گے تو یہی کہیں گی کہ کہیں سے گھاس بھوسہ اٹھالایا ہے۔ ایک عورت نے پوچھا کہ اری بہن! تیرا شوہر تیرے لیے کچھ جوتی وغیرہ لاتا ہے؟ کہا: ہاں! کچھ لیتھڑے پہنا دیتا ہے۔ چپل کو لیتھڑے کہا اور پوچھا کہ کپڑے بھی پہنا دیتا ہے؟ کہا: ہاں! کچھ چیتھڑے پہنا دیتا ہے۔ کہا: کچھ اچھے اچھے برتن چینی کی پیالیاں وغیرہ بھی لایا ہے؟ کہا: ارے کچھ نہ پوچھ، کچھ ٹھیکرے لا دیے ہیں۔ تو عورتوں کی ایسی باتوں کو معاف کیا جاتا ہے، کیوں کہ ان کی عقل ناقص ہوتی ہے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان کی عقل تو ناقص ہے، مگر بڑے بڑے عقل والوں کی عقل اڑا دیتی ہیں۔[۲۴] لہٰذا نامحرم عورتوں سے نظر بچا کر رکھنا۔ بڑے بڑے پروفیسر، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کیے ہوئے اور بڑے بڑے گریجویٹ اور بڑے بڑے ملّا اگر نظر کی حفاظت نہ کریں تو سمجھ لو پاگل ہو جائیں گے، اس لیے نظر کی حفاظت بھی فرض کر دی کہ نامحرم اجنبیہ کو مت دیکھنا۔

عورتوں کو کچھ ناز کا حق بھی ہے

غرض اس حدیث پاک میں عورتوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنے اور ان کے

---

۲۳ ارشاد الساری للقسطلانی: ۸/۸۷، باب الوصایا بالنساء، المطبعة الكبرى، مصر

۲۴ صحیح البخاری: ۱/۱۹۷ (۱۴۶۹)، باب الزكاة على الأقارب، المكتبة المظهرية

ٹیڑھے پن کو برداشت کرنے کی تعلیم ہے اور ان کو تھوڑا سا ناز کا حق بھی شریعت نے دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے عائشہ! جب تو مجھ سے روٹھ جاتی ہے تو میں سمجھ جاتا ہوں کہ تو آج کل مجھ سے روٹھی ہوئی ہے۔ حضرت مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! میرے روٹھنے کا علم آپ کو کیسے ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جب تو روٹھ جاتی ہے تو کہتی ہے وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ ابراہیم کے رب کی قسم۔ اور جب خوش رہتی ہے تو کہتی ہے وَرَبِّ مُحَمَّدٍ[۲۵] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی قسم۔ دیکھا پیغمبر ہو کر، اتنی عزت وآبرو والے ہو کر آپ نے برداشت کیا، ذرا ناگواری بھی نہیں ہوئی، بیویوں کو تھوڑا سا ناز کا بھی حق ہے۔ بعض لوگ خود کو صرف حاکم سمجھتے ہیں کہ میں بیوی پر حاکم ہوں۔ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ کی آیت سے اپنی حکومت قائم رکھتے ہیں، لیکن فرمایا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے کہ بے شک عورتوں پر آپ کی حکومت ہے، لیکن شریعت کے معاملے میں۔ اگر وہ شریعت کے خلاف کوئی کام کرنا چاہے کہ ٹی وی لے آؤ، وی سی آر لے آؤ، تصویریں لگاؤ، مجھے سینما دکھاؤ تو وہاں آپ حکومت چلائیں کہ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ لیکن اگر وہ کہہ دے کہ ایک مرنڈا پلا دو، تو پھر یہ مت کہو کہ اس وقت موڈ ٹھیک نہیں ہے، دفتر میں آج افسر سے لڑائی ہوگئی تھی۔ ان کی محبت کے جو حقوق ہیں ان کو ضرور پورا کرو، اس میں ذرا بھی کوتاہی نہ کرو۔ بیوی کے منہ میں ایک لقمہ ڈالنا بھی سنت ہے۔ بیوی سے آپ کا ایک تعلق حاکمیت کا ہے تو دوسرا محبیت کا ہے اور اس کا آپ سے تعلق ایک طرف محکومیت کا ہے تو دوسری طرف محبوبیت کا بھی تو ہے۔ محبت کے حقوق بھی ادا کرو۔ گھر کی زندگی نہایت سکون اور چین کی ہو جائے گی اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خوش ہوں گے۔

حضرت مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعد عشاء جب گھر میں تشریف لاتے تھے تو اس پر ان کے دو شعر ہیں، فرماتی ہیں ؎

لَنَا شَمْسٌ وَ لِلْاٰفَاقِ شَمْسٌ
وَشَمْسِیْ خَیْرٌ مِنْ شَمْسِ السَّمَاءِ

۲۵؎ صحیح البخاری: ۲/۷۸۶، باب غیرۃ النساء ووجدھن، المکتبۃ القدیمیۃ

ایک میرا سورج ہے اور ایک آسمان کا سورج ہے اور میرا سورج آسمان کے سورج سے بہتر ہے۔

فَاِنَّ الشَّمْسَ تَطْلَعُ بَعْدَ فَجْرٍ
وَشَمْسِیْ طَالِعٌ بَعْدَ الْعِشَاءِ

کیوں کہ آسمان کا سورج تو بعدِ فجر طلوع ہوتا ہے اور میرا سورج عشاء کے بعد طلوع ہوتا ہے۔

گھر میں داخل ہونے کی سنت

اور فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی تشریف لاتے تھے تو مسکراتے ہوئے آتے تھے اور اپنے گھر والوں کو سلام کرتے تھے۔ آج یہ دونوں سنتیں چھوٹی ہوئیں ہیں۔ ہم آتے ہیں تو گھر والوں کو سلام نہیں کرتے اور مسکراتے ہوئے بھی نہیں آتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی یہ سنت ترک نہیں فرمائی۔ اللہ پاک ہم سب کو توفیق عطا فرماوے۔

برکت والا نکاح کون سا ہے؟

اور تیسری حدیث کا ترجمہ کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مُؤْنَۃً[۲۶]

سب سے برکت والا نکاح وہ ہے جس میں خرچ کم ہو، سادگی ہو، سادگی میں اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتے ہیں، لیکن آج کل برکت والا نکاح کون سا سمجھا جاتا ہے، جس میں شامیانہ لگا کر پورے پارک پر قبضہ کر لیا جائے، پچاس ہزار سے کم بجلی کا بل نہ آئے اور اس کے بعد کھڑے ہو کر کھانا کھلایا جائے، سب کھڑے ہو کر میزوں پر کھانا کھا رہے ہیں وَیَاْکُلُوْنَ کَمَا تَاْکُلُ الْاَنْعَامُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ اس طرح کھاتے ہیں جیسے جانور کھاتا ہے۔ یہ آیت تو کافروں کے لیے ہے، لیکن افسوس آج ہم لوگ ان ہی کی مشابہت اختیار کر رہے ہیں، دعوتوں میں کھڑے ہو کر کھا رہے ہیں، حالاں کہ اس مدینہ والے رسول سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو برس پہلے اعلان فرمایا تھا کہ کھڑے ہو کر کھانا مت کھانا، پانی مت پینا۔

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ قَائِمًا[۲۷]

---

۲۶ مشکوٰۃ المصابیح:۲/۲۶۸،کتاب النکاح، المکتبۃ القدیمیۃ/کنز العمال:۱۶/۲۹۹،باب فی اٰداب النکاح، مؤسسۃ الرسالۃ
۲۷ جامع الترمذی:۲/۱۰،باب فی النھی عن الشرب قائمًا، ذکرہ بلفظ فقیل الاکل قال ذاك اشد، ایچ ایم سعید

لیکن آج اس کی خلاف ورزی کی جارہی ہے۔ اس کے بعد اور زیادہ برکت والا نکاح آج کل کیا ہوتا ہے؟ ویڈیو فلم بنتی ہے۔ بعض دیندار اور داڑھی والے بھی اس وقت بیٹھے رہتے ہیں، کھاتے رہتے ہیں، جائز نہیں ہے وہاں بیٹھنا، فوراً اٹھ جانا واجب ہے اس مجلس سے جہاں اللہ کی کوئی نافرمانی شروع ہوجائے، مثلاً ریکارڈنگ شروع ہوجائے یا تصویر کھنچنے لگے یا ٹی وی اور فلم چلنے لگے۔ اللہ کی محبت کا حق یہ ہے کہ منہ تک آئے ہوئے لقمہ کو واپس پلیٹ میں رکھ کر ایسی مجلس سے فوراً اٹھ کھڑے ہو۔ پھر اس کے بعد اور کیا ہوتا ہے؟ وردی پوش ملازم رکھے جاتے ہیں، بعض بینڈ باجا بھی بجواتے ہیں اور عجائب خانہ سے ہاتھی بھی آتا ہے اور یہ کون ساطبقہ ہے؟ جھونپڑیوں میں رہنے والے چوراہوں پر زکوٰۃ لیتے ہیں اور میں نے آنکھوں سے دیکھا ہے کہ شادیوں میں چڑیا گھر سے کرایہ پر ہاتھی لاتے ہیں اور بینڈ باجا وردی پوش ہوتا ہے، ایسوں کو زکوٰۃ دینا حرام ہے، ان کے بینک اکاؤنٹ ہوتے ہیں، زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ پیشہ وروں کو مت دیجیے، یہ مدد کرنا ہے ان کی اس حرام فعل پر۔

یہ تو معاشرے کی بنائی ہوئی رسوم کی نحوست ہے جس کو نعوذ باللہ برکت کہا جارہا ہے، لیکن اصل برکت کیا ہے؟ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سب سے برکت والا نکاح کیا ہے **اَیۡسَرُہٗ مَؤُنَۃً** جس میں کم خرچ ہو۔ ولیمہ بھی بالکل سادہ کیجیے، اپنی حیثیت کے موافق دس بیس کو بلالیجیے بس کافی ہے، کوئی دس ہزار کا ولیمہ واجب نہیں ہے۔ ڈیکوریشن کوئی ضروری نہیں، اپنے کمرے میں ہی کھلادیں، میرج ہال میں پیسے ضایع کرنا کیا ضروری ہے؟ اور ساتھ ساتھ یہ سن لیجیے کہ یہی پیسہ بچا کر اپنی بیٹی کو دے دیجیے، داماد کو دے دیجیے یا اپنے لیے ہی رکھ لیجیے، ورنہ پورے پارک پر شامیانہ لگا کر دس ہزار آدمیوں کو کھلایا، جب لوگ نکلنے لگے تو بڑے صاحب گیٹ پر کھڑے ہوگئے کہ دیکھوں لوگ میری کتنی تعریف کرتے ہیں، لیکن کیا سن رہے ہیں کہ آپس میں وہ کہتے جارہے ہیں ارے یار! گوشت میں اتنا گھی ڈال دیا کہ پوچھو مت، کھایا ہی نہیں گیا، یہ اسی لیے ڈالا تھا کہ زیادہ خرچہ نہ ہو۔ دوسرا کیا کہہ رہا ہے؟ ارے یار! نمک بہت تیز تھا، میرے تو بلڈ پریشر ہائی ہوجائے گا۔ تیسرا کہتا ہے ارے یار! ایک بات سنو، گوشت کیا تھا، چمڑا تھا، کھینچتے کھینچتے جبڑا دکھ گیا، بڈھے کا گوشت تھا۔ چوتھا کہتا ہے کچھ پوچھو مت، معلوم ہوتا ہے دہلی والے تھے اتنی مرچ ڈال دی کہ اس وقت تو پتا نہیں چل رہا ہے صبح کو وہ مرچ اپنا کرتب دکھائے گی۔

مرچ ظالم جدھر سے گزری ہے
اپنا کرتب دکھا کے گزری ہے

مرچ پر یہ میرا شعر ہے۔ صبح پتا لگے گا کہ پیچش لگ گئی یا ڈائیریا شروع ہو گیا، لہٰذا ان فضول خرچیوں کو چھوڑ دیجیے، سادگی سے کام کیجیے، زیادہ دعوتوں کا کوئی فائدہ نہیں۔ مدینہ پاک میں ایک صحابی نے شادی کی، اتنے غریب تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوتِ ولیمہ نہ دی، آپ نے دریافت فرمایا: کیا تم نے شادی کرلی؟ عرض کیا: ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم[۲۸] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی ظاہر نہیں کی کہ تم نے مجھ کو کیوں نہیں پوچھا۔ آج تو خاندان والے لڑتے ہیں کہ تم نے ہمیں نہیں پوچھا، چلو اب آیندہ ہم تمہاری کسی خوشی میں شریک ہی نہیں ہوں گے۔ یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ غرض جتنا کم خرچ والا نکاح ہو گا سمجھ لو برکت والا ہو گا۔

جیب خرچ دینا بیویوں کا حق ہے

خرچ پر یاد آیا کہ حضرت حکیم الامّت مجدد الملّت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے بیویوں کا ایک اور حق لکھا ہے۔ ملفوظات ”کمالاتِ اشرفیہ“ میں ہے کہ بیوی کا ایک حق یہ ہے کہ ہر ماہ اس کو کچھ جیب خرچ دے دو اور پھر اس کا حساب بھی نہ لو، کیوں کہ وہ مجبور ہے، آپ کی دست نگر ہے، کما نہیں سکتی، اب اس کا بھائی آیا ہے یا چھوٹے چھوٹے بھانجے بھتیجے آئے ہیں، اس کا جی چاہتا ہے کہ ان کو کچھ تحفہ ہدیہ دے دوں۔ کہاں سے دے گی؟ لہٰذا اپنی اپنی حیثیت کے موافق کچھ رقم اپنی بیویوں کو ایسی دے دیجیے کہ بعد میں اس کا کوئی حساب نہ لیا جائے اور اس سے کہہ بھی دیں کہ یہ رقم تمہارے لیے ہے، جہاں جی چاہے خرچ کرو۔

شوہر کو کریم ہونا چاہیے

اب چوتھی حدیث اور سن لیجیے۔ آج کل یہ مسئلہ وقار و غیرت کا بنا ہوا ہے کہ عورت کو دبا کر رکھو۔ سب سے بڑی مردانگی یہ سمجھی جاتی ہے کہ بیوی کو رعب میں رکھو۔ بعض علاقوں

[۲۸] جامع الترمذی: ۲۰۸/۱، باب ما جاء فی الولیمۃ، ایچ ایم سعید

میں یہ رواج سنا ہے کہ پہلی رات بیوی کی پٹائی کرتے ہیں کہ رعب رہے۔ کیا جہالت اور ظلم ہے! اللہ تعالیٰ جہالت سے محفوظ فرماویں۔

اس کے برعکس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ کیا ہے؟ ہماری مائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ گفتگو کررہی تھیں، اپنے سالانہ خرچ کے لیے کچھ بات چیت ہورہی تھی، ذرا سی آواز بھی تیز تھی۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو سب خاموش ہوگئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے بیبیو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم عمر کے ڈر سے خاموش ہوگئیں اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تیز باتیں کررہی تھیں؟ تو ہماری ماؤں نے کہا کہ اے عمر! تم سخت مزاج ہو اور ہمارا پالا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔[۲۹]

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح المعانی جلد:۵ صفحہ:۱۴ میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں **يَغْلِبْنَ كَرِيْمًا** حضور صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کا مزاج بیان فرمارہے ہیں کہ جو شوہر کریم ہوتا ہے، اللہ والا ہوتا ہے، شریف الطبع ہوتا ہے، حلیم المزاج ہوتا ہے یہ عورتیں اس پر غالب آجاتی ہیں، کیوں کہ وہ بھانپ جاتی ہیں کہ یہ ہمیں کچھ نہیں کہے گا، ڈنڈے نہیں مارے گا، انڈے تو کھلاتا ہے ڈنڈے نہیں مارے گا، سختی نہیں کرے گا، ان کی آواز بھی ذرا تیز ہوجاتی ہے، اس سے ذرا تیز بول جاتی ہیں۔

وَيَغْلِبُهُنَّ لَئِيْمٌ اور کمینے لوگ ان پر غالب آجاتے ہیں، ڈنڈے اور جوتے کے زور سے، گالی گلوچ سے، اپنی بداخلاقی سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں **فَاُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ كَرِيْمًا مَغْلُوْبًا** پس میں محبوب رکھتا ہوں کہ کریم رہوں، چاہے مغلوب رہوں، چاہے ان کی آوازیں تیز ہوجائیں، لیکن میری اخلاقی بلندیوں میں ذرا فرق نہ آئے، میرے اخلاق کریمانہ رہیں۔ آہ! کیا بات فرمائی **وَلَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ لَئِيْمًا غَالِبًا**[۳۰] میں اپنے اخلاق کو خراب کرکے، منہ سے سخت بات نکال کر، کمینہ بداخلاق ہوکر ان پر غالب نہیں آنا چاہتا۔ امت کی تعلیم کے لیے آپ نے یہ عنوان اختیار فرمایا تاکہ میری امت کے لوگ اپنی بیویوں کے ساتھ کمینہ پن اور بداخلاقی نہ کریں، ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو اخلاق کی اعلیٰ

۲۹؎ صحیح البخاری:۱/۵۲۰، باب مناقب عمر، المکتبۃ القدیمیۃ

۳۰؎ روح المعانی:۵/۱۴، دار احیاء التراث، بیروت

ترین بلندیوں پر فائز تھے۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔

آپ خود سوچیے، اگر آپ کی بیٹی بدمزاج ہو، غصہ والی ہو اور کوئی داماد اس کو برداشت کررہا ہو تو آپ کیا کریں گے؟ اس داماد کی تعریف کریں گے یا نہیں؟ اس سے محبت کریں گے یا نہیں؟ کہیں گے کہ میرا داماد نہایت شریف اور لائق ہے کہ میری نالائق بیٹی سے نباہ کرلیا۔ اگر آپ کے پاس جائیداد ہوگی تو اس کے نام لکھ دیں گے۔ اللہ کی بندی اگر نالائق بھی ہے، آپ اس سے نباہ کرکے دیکھیے کہ پھر اللہ سے کیا انعام ملتا ہے؟ تھوڑے سے عمل سے آپ ان شاء اللہ ولی اللہ ہوجائیں گے۔ دنیا کی تاریخ گواہ چلی آرہی ہے اس بات پر۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے اور بیویوں کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ اپنے شوہروں کو خوش رکھیں۔

کامل مسلمان کون ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ[۳۱]

کامل اور پکّا مسلمان، اللہ کا بہت پیارا مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان سے اور اس کے ہاتھ سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔ جو اعضا تکلیف پہنچنے میں کثرت سے استعمال ہوتے ہیں وہ صرف دو ہیں: زبان اور ہاتھ، لات کی نوبت تو بہت کم آتی ہے، اس لیے ان دو اعضا کا ذکر کیا۔ مراد یہ ہے کہ جسم کے کسی حصے سے، حتیٰ کہ زبان کے اشارے سے بھی کسی کو تکلیف نہ پہنچے، اسی لیے مِنْ لِّسَانِهٖ فرمایا مِنْ كَلَامِهٖ نہیں فرمایا۔ بعض مرتبہ زبان سے کوئی لفظ نہیں نکالا، صرف زبان نکالی اور چڑا کر چلے گئے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ[۳۲]

ساری مخلوق اللہ کی عیال ہے، لہٰذا اللہ کے نزدیک سب سے پیارا بندہ وہ ہے جو اللہ کی مخلوق کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئے۔

۳۱۔ صحیح البخاری: ۶/۱، باب المسلم من سلم المسلمون... الخ، المکتبۃ القدیمیۃ

۳۲۔ مشکوٰۃ المصابیح: ۴۲۵، باب الشفقۃ والرحمۃ، المکتبۃ القدیمیۃ

حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ

ایک دن حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو حضرت حکیم الامت کے بہت خاص خلیفہ تھے بتایا کہ ایک دفعہ پیرانی صاحبہ نے حضرت حکیم الامت سے فرمایا کہ میں کل ایک رشتہ داری میں جا رہی ہوں، آپ میری مرغیوں کو آٹھ بجے کھول دیجیے اور تھوڑا سا دانہ دیجیے اور پانی پلا دیجیے۔ اب حکیم الامت ڈیڑھ ہزار کتابوں کے مصنف وہ کیا جانیں مرغیوں کو کھولنا، دانہ پانی دینا، حضرت بھول گئے، خانقاہ میں آ گئے۔ اندازاً ساٹھ خطوط روزانہ آتے تھے، ان میں بڑے بڑے علماء کے خطوط ہوتے تھے۔ اب جواب لکھنا چاہتے ہیں تو کوئی جواب نہیں آتا، تفسیر بیان القرآن لکھنا چاہتے ہیں تو کوئی مضمون نہیں آتا، قلم رک گیا، دل میں اندھیرا آ رہا ہے پھر اللہ سے روئے کہ اے اللہ! اشرف علی سے کیا غلطی ہو گئی؟ آپ مجھے اس پر تنبیہ فرما دیں تاکہ میں اس سے توبہ کر لوں۔ دل میں آواز آئی کہ اے اشرف علی! حضرت فرمایا کرتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ سے تعلق قوی ہو جاتا ہے تو دل میں آوازیں آنے لگتی ہیں کہ یہ کر لو، یہ نہ کرو ؎

تم سا کوئی ہمدم کوئی دمساز نہیں ہے
باتیں تو ہیں ہر دم مگر آواز نہیں ہے

تو حضرت کو آواز آئی کہ تم نے میری ایک مخلوق کو بند کر رکھا ہے، مرغیاں گھبرا رہی ہیں، آٹھ کے بجائے نو بج چکے ہیں، ایک گھنٹے سے وہ بے چین ہیں۔ میری ایک مخلوق تمہاری وجہ سے تکلیف میں ہے پھر تم کو علوم کیسے دیے جائیں؟ ایسی حالت میں تم سے سرکاری کام کیسے لیا جائے گا؟ جاؤ! جلدی سے مرغیوں کو کھولو۔ حضرت دوڑے، خانقاہ سے جا کر مرغیوں کو کھولا اور جلدی سے دانہ دیا اور پانی پلایا اور جب لوٹ کر آئے تو سارے علوم پھر جاری ہو گئے۔

دوستو! مرغیوں کو تکلیف پہنچ جانے کا یہ واقعہ سن رہے ہیں؟ لیکن آج ہم نے بیویوں کو ستا ستا کر ان کا ناک میں دم کر رکھا ہے، تو بتائیے کس قدر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی و غضب ہم لوگ مول لے رہے ہیں؟

بیویوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے بارے میں سفارش نازل فرمائی ہے۔ قرآن پاک میں

فرماتے ہیں وَ عَاشِرُوۡهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ [۳۳] اپنی بیویوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آؤ۔

کیوں صاحب! اگر ملک کا وزیر اعظم آپ کو خط لکھ دے کہ اپنی بیوی کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا، کیوں کہ تمہاری بیوی میری بیٹی کے ساتھ پڑھی ہوئی ہے، تو بتایئے! آپ اس کو ستا سکتے ہیں؟ ارے بھائی! اگر ایک شیر آپ کے ساتھ چلے اور کہہ دے کہ آج کسی ٹیڈی کو مت دیکھنا، ورنہ سمجھ لو کہ اگر میں صرف ''ہوں'' سے آواز لگادوں تو تمہارا قبض ٹوٹ ٹوٹ جائے گا، تو آپ کیا کریں گے؟ آپ دونوں ہاتھوں کو آنکھوں پر رکھ لیں گے اور کہیں گے کہ شیر صاحب! دیکھو بدگمانی نہ کرنا، میں کسی کو دیکھ نہیں رہا ہوں۔ آہ! ایک مخلوق سے ہم اتنا ڈرتے ہیں۔ حیدر آباد سندھ (پاکستان) میں ہم شیر دیکھنے گئے۔ مجھے شیر دیکھنے کا شوق ہے۔ خصوصاً وہ شیر جس کے داڑھی بھی ہوتی ہے اور پٹے بھی ہوتے ہیں، بالکل شیخ کی شکل میں ہوتا ہے۔ اس کا نام شیر ببر ہے۔ خدا کی شان کہ اس دن ملازم پنجرے کا دروازہ بند کرنا بھول گیا، مائیک سے اعلان ہوا کہ جتنے آدمی چڑیا گھر میں ہیں سب بھاگ جائیں، اس وقت شیر آزاد ہے، کسی پر بھی حملہ کر سکتا ہے۔ آپ سمجھیے کہ جو بڈھے لاٹھی ٹیک ٹیک کر بڑی مشکل سے چل رہے تھے، وہ ایسا بھاگے ہیں کہ ہرن بھی شرما جائے، جان ایسی پیاری چیز ہے۔ پھر تھوڑی دیر میں اعلان ہوا کہ شیر پنجرے میں چلا گیا ہے۔ پنجرے میں گوشت ڈالا گیا تھا جس سے شیر اندر چلا گیا اور دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا ہے۔ دیکھیے! شیر سے ہم لوگ اتنا ڈر جاتے ہیں، لیکن جو شیر کا پیدا کرنے والا ہے اس سے کتنا ڈرنا چاہیے؟ شیر جب دھاڑتا ہے تو زمین ہل جاتی ہے۔ اللہ کی ڈانٹ میں کیا آواز ہوگی؟ قیامت کے دن جب اعلان ہوگا خُذُوۡهُ پکڑو اس نالائق کو! فَغُلُّوۡهُ زنجیروں میں جکڑ دو، ثُمَّ الۡجَحِيۡمَ صَلُّوۡهُ [۳۴] پھر اس کو جہنم میں داخل کردو۔ کیا آواز ہوگی؟ کیا قیامت کا دن ہوگا؟ آج نفس کے مزے کے لیے ہم لوگ سانڈ کی طرح ہر کھیت میں منہ ڈالنے کے لیے تیار ہیں اور اس کا کیا انجام ہے اس کی فکر نہیں۔

بڑھاپے میں بیوی کے ساتھ محبت ورحمت سے پیش آنا

ہاں تو اللہ تعالیٰ کی سفارش ہے کہ اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

۳۳؎ النسآء:۱۹
۳۴؎ الحآقّۃ:۳۰-۳۱

بیوی چاہے جوان ہو، چاہے بڑھی ہو، چاہے اس کے منہ میں دانت نہ ہوں، بلکہ جب بڑھی ہو جائے تو اور زیادہ اس کا خیال رکھو۔ جب جوانی تھی تو خوب پیار کیا، اب جب دانت ٹوٹ گئے، گال پچک گئے تو اس کو حقیر سمجھ رہے ہیں، یہ بات ٹھیک نہیں، اس بڑھی کا بھی خیال کرو، کیوں کہ تمہارے ہی ساتھ بڑھی ہوئی ہے۔ پہلے طبیعت سے پیار کرتے تھے، اب اللہ کا حکم سمجھ کر اس کے ساتھ شفقت کرو۔ اگر اس کے سر میں درد ہو جائے تو دوا لے آؤ، اس کے ساتھ رحمت سے پیش آؤ۔ مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بخاری شریف پڑھاتے وقت ایک ہی قصہ ساری زندگی سناتے رہے اور کوئی قصہ ان کو یاد نہیں تھا۔ جب طالب علم پڑھتے پڑھتے تھک جاتے، تو فرماتے تھے اچھا! بھائی ایک قصہ سنو۔ اور طالب علم کون تھے؟ حضرت شیخ الحدیث کے والد مولانا یحییٰ صاحب اور میرے شیخ کے استاد مولانا ماجد علی جونپوری اور بہت سے دوسرے طالب علم سب قصہ سن کر ہنس پڑتے تھے اور وہ قصہ کیا تھا؟ دہلی میں ایک بڈھا ایک بڑھی رہتے تھے، کوئی اولاد نہیں تھی، اسّی سال کا بڈھا اسّی سال کی بڑھی ایک لحاف میں سوتے تھے، ایسی محبت تھی، بڈھا بغیر اجازت پیشاب بھی نہیں کرتا تھا، جب پیشاب لگتا تو کہتا تھا کہ اے شیخائن! میں موتوں گا؟ وہ بڑھی کہتی تھی ہاں ہاں موت لو۔ حضرت مولانا گنگوہی یہ کہہ کر خاموش ہو جاتے تھے، چہرے پر مسکراہٹ بھی نہیں آتی تھی اور طلباء ہنس پڑتے تھے۔

بیویاں جنت میں حوروں سے زیادہ حسین ہوں گی

بعض لوگوں کو اس کا غم ہے کہ ہمارے ماں باپ سے غلطی ہو گئی، ہماری بیوی جیسی حسین ہونی چاہیے ویسی نہیں ہے۔ امّاں نے غلط انتخاب کیا تھا، آنکھ میں موتیا پن تھا، گیارہ نمبر کا چشمہ لگا کر گئی تھیں انتخاب کرنے، امّاں کو بھی کوس رہے ہیں کہ گیارہ نمبر کا چشمہ لگا کر دھوکا کھا گئیں۔ اس پر میں عرض کرتا ہوں کہ سب جوڑے مقدّر ہیں، اللہ کے لکھے بغیر کچھ نہیں ہوتا، جس کی قسمت میں اللہ نے جو لکھ دیا اس پر راضی رہو، یہ بیویاں جنت میں حوروں سے زیادہ حسین کر دی جائیں گی۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے روح المعانی میں پارہ نمبر ۲۷ سورۂ رحمٰن کی تفسیر کے ذیل میں ایک روایت نقل کی ہے کہ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنت میں حوریں زیادہ حسین ہوں گی یا مسلمان بیویاں؟ حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ سوال کر کے قیامت تک عورتوں پر

احسان کر گئیں۔ آج آپ اپنی بیویوں کو یہ حدیث ضرور سنادینا جو اختر سے آپ سن رہے ہیں۔ یہ سوال کیوں کیا؟ ساری عورتوں کی طرف سے وکالت کا حق ادا کر دیا، کیوں کہ عورتیں دیکھتی ہیں کہ عام لوگ جب کوئی اچھی شکل سڑکوں پر دیکھ لیتے ہیں تو اس دن اپنی بیویوں کو ٹھیک سے نہیں دیکھتے، دیکھتے ہیں تو ذرا نظر نیچی کر کے۔ یہ بد نظری کے گناہ کا وبال ہوتا ہے۔ بریانی دیکھ کر دال دیکھی نہیں جاتی۔ دال پر یاد آیا کہ شاعر جو گوشت کا عاشق تھا اپنی بیوی سے کہہ رہا تھا ؎

پکاؤ گی جس دن تم ارہر کی دال
سمجھ لو اسی دن مرا انتقال

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اُمِ سلمہ! جنت میں مسلمان بیبیاں حوروں سے بھی زیادہ حسین کر دی جائیں گی۔ پوچھا: وَبِمَ ذَاكَ ؟ ایسا کیوں ہو گا؟ آپ نے فرمایا کہ حوروں نے نمازیں نہیں پڑھی ہیں، روزے نہیں رکھے ہیں، شوہروں کی خدمت نہیں کی ہے، بچے جننے کی تکلیف نہیں اٹھائی ہے اور مسلمان عورتوں نے نماز پڑھی ہیں، روزے رکھے ہیں، حج کیا ہے، شوہروں کی خدمت کی ہے، بچے جننے کی تکلیف اٹھائی ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

بِصَلَاتِهِنَّ وَصِيَامِهِنَّ وَعِبَادَتِهِنَّ أَلْبَسَ اللّٰهُ وُجُوْهَهُنَّ النُّوْرَ [۳۵]

ان کی نمازوں، روزوں اور ان کی عبادت کی وجہ سے ان کے چہروں پر اللہ اپنا نور ڈال دے گا جو مستزاد ہو گا، اضافی ہو گا، حوروں کے اندر وہ نور نہیں ہو گا۔ اللہ جس پر اپنا نور ڈال دے اس کے حسن کا کیا عالم ہو گا۔

دنیا ایک گزر گاہ ہے

دنیا کی زندگی چند دن ہے۔ ریل کے پلیٹ فارم پر اچھی چائے نہیں ملتی تو آپ کیا کہتے ہیں، ارے میاں! جیسی بھی ہے پی لو، گرم پانی ہی سہی، نزلہ زکام سے تو بچ جاؤ گے، گھر چل کر اچھی والی پئیں گے۔ دنیا ایک پلیٹ فارم ہے، یہاں بیوی جیسی ملی ہے اس کے ساتھ نباہ دو، جنت میں یہ حوروں سے زیادہ حسین بنادی جائیں گی۔ یہ نہیں کہ اگر بیوی کم حسین ہے تو ہر وقت اس کو طعنہ دے رہے ہیں، ستا رہے ہیں۔ سوچو! اگر تمہاری بیٹی کم حسین ہوتی تو تم کیا

۳۵ روح المعانی: ۱۳۶/۲۷، دار احیاء التراث، بیروت

چاہتے؟ کیا یہ پسند کرتے کہ داماد اس کو ستائے؟ بولو دوستو! اپنے کلیجے پر ہاتھ رکھ کر کہو جو اختر کہہ رہا ہے۔ اگر آپ کی بیٹی کم حسین ہو یا غصہ والی ہو تو آپ کیا چاہیں گے کہ داماد اس کی پٹائی کرے، ڈنڈے مارے، گالیاں دے؟ اور کہہ دے کہ تو کہاں سے میری قسمت میں لکھی ہوئی تھی؟ بھنگن جمعدارن کہیں کی! میرے پاس ایک رئیس آئے، کہنے لگے کہ میری بیٹی کو آپ کوئی تعویذ دے دیں، اس میں بڑا غصہ ہے، جس کے پاس بیاہ کے جائے گی اس سے نہ جانے کتنے ڈنڈے پائے گی۔ ابھی شادی نہیں ہوئی اور ابھی سے فکر ہے۔

دوستو! ہماری بیبیاں بھی کسی کی بیٹیاں ہیں، اپنی بیٹی کے لیے آپ تعویذ لیتے ہیں یا نہیں؟ دوستو اور بزرگو! بتایئے اگر آپ کی بیٹی کو داماد ستاوے، اس کی طرف نہ دیکھے یا جھڑک دے کسی بات پر، وہ بات کرنا چاہتی ہے یہ تسبیح لیے بیٹھے ہیں۔ دن بھر تو وہ بے چاری آپ کی منتظر تھی۔ آپ دوکان میں گیس بھر وا رہے تھے یا کوئی کپڑا بیچ رہا تھا، دن بھر کی ترسی ہوئی منتظر کہ اب میرا شوہر آئے گا تو اس سے دل بہلائیں گے اور آپ گھر آکر تسبیح لے کر بیٹھ گئے۔ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اور بابا فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ بھی شرما جائیں ان کو دیکھ کر۔ اور سنیے! گھر میں کیسے داخل ہوتے ہیں، آنکھ بند کر کے تسبیح پڑھتے ہوئے۔ گویا خواجہ معین الدین چشتی اجمیری تشریف لا رہے ہیں۔ آپ بتایئے! کیا بیویوں کا یہی حق ہے؟

مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتے تھے تو مسکراتے ہوئے آتے تھے۔ آنکھ بند کر کے عرشِ اعظم پر نہیں رہتے تھے۔ زمین والوں کا حق بھی ادا کرتے تھے، حالاں کہ آپ کو امت کا کتنا غم تھا! ہر وقت کفار سے مقابلہ، ایک جہاد ختم ہوا، ابھی تلوار رکھنے نہیں پائے کہ دوسرے جہاد کا اعلان ہو گیا، لیکن اس کے باوجود کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ گھر میں داخل ہوئے ہوں اور چہرۂ مبارک پر تبسم نہ ہو۔

سب سے اچھے اخلاق والا کون ہے؟

اپنی بیویوں کے پاس مسکراتے ہوئے آنا، یہ سنت آج چھوٹی ہوئی ہے۔ جو بے دین ہیں وہ فرعون بن کر آتے ہیں، بڑی بڑی مونچھیں تان کر کے، آنکھیں لال کر کے تاکہ ذرا رعب رہے، ایسا نہ ہو کہ مجھ کو کچھ کہہ دے، اس لیے اس پر رعب جمانے کے لیے نمرود اور فرعون بن کر آتے ہیں اور جو دیندار ہیں وہ بایزید بسطامی اور خواجہ معین الدین اجمیری اور

بابا فرید الدین عطار بن کر آتے ہیں۔ مراقبہ میں آنکھیں بند کیے ہوئے، گویا عرش پر رہتے ہیں، زمین کی بات تو جانتے ہی نہیں۔ دونوں زندگیاں سنت کے خلاف ہیں۔ گھر میں اپنی بیویوں کے پاس جایئے تو مسکراتے ہوئے جایئے، اس سے باتیں کیجیے۔ تسبیحات سے زیادہ ثواب اس وقت یہ ہے کہ اس کا حق ادا کیجیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا وہ ہے جس کے اخلاق بیوی کے ساتھ اچھے ہیں۔ ہم دوستوں میں خوب ہنسیں گے، خوب لطیفے سنائیں گے اور بیوی کے پاس جا کر سنجیدہ بزرگ بن جائیں گے، منہ سکوڑے ہوئے جیسے ہنسنا جانتے ہی نہیں۔ اور وہ بے چاری تعجب میں ہے کہ یا اللہ! میں دن بھر منتظر تھی کہ رات میں آئے گا تو اپنے شوہر سے ہنسوں بولوں گی اور یہ پتھر کا بت بنا ہوا ہے۔

یہ مسکرانا، ہنسنا، بولنا عبادت میں داخل ہے۔ رات بھر نوافل میں جاگنا اور بیوی سے بات نہ کرنا یہ صحابہ کی سنت کے بھی خلاف ہے۔ ایک کم عمر صحابی کے پاس ایک بڑی عمر کے صحابی گئے۔ انہوں نے عبادت شروع کردی تو ان بزرگ صحابی نے فرمایا: اِنَّ لِضَیۡفِکَ عَلَیۡکَ حَقًّا تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے، میں تمہارا مہمان ہوں، مجھ سے باتیں کرو۔ اس کے بعد فرمایا کہ جاؤ! اب اپنی بیوی کا حق ادا کرو، اِنَّ لِزَوۡجَتِکَ عَلَیۡکَ حَقًّا[۳۶] اس سے بھی باتیں کرو۔

ذرا ذرا سی بات پر بیوی پر غصہ ہونا اور اس کا علاج

تو میرے دوستو! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حکیم الامت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنے کے لیے اس آیت میں سفارش نازل کی ہے، تو خدا کی سفارش کو رد کرنے والوں کے لیے حکیم الامت کے الفاظ ہیں، میں نہیں کہہ رہا ہوں۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی مجدّد تھے اپنے زمانے کے، وہ فرماتے ہیں کہ جو اپنی بیویوں کو ستائے، ان سے اچھے اخلاق سے پیش نہ آئے اور اللہ تعالیٰ کی سفارش کو رد کر دے یہ بے غیرت مرد ہے، کیوں کہ وہ کمزور ہے، تمہارے قبضے میں ہے، اس کے باپ اور بھائی دور ہیں اور دو تین بچوں کے بعد تو اور بھی کمزور ہو جاتی ہے اور مرد صاحب انڈے کھا کھا کر مسٹنڈے رہتے ہیں پھر

---

۳۶ صحیح البخاری: ۲۶۵/۱ (۱۹۷۲)، باب حق الضیف فی الصوم، المکتبة المظهرية/ كنز العمال: ۳۲/۳ (۵۳۲۴)، باب فی تعديد الاخلاق المحمودة، مؤسسة الرسالة

وہ اس کو ڈنڈے لگاتے ہیں، اپنی طاقت دکھاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کیا کروں صاحب! میں تو غصے میں پاگل ہو جاتا ہوں۔ کہتا ہوں کہ تولیہ صاف کرو تو نہیں کرتی، آج ہی کہا تھا کہ تولیہ دھو دینا لیکن نہیں دھویا۔ ارے بھائی! آپ نے بیوی کو خادمہ کیوں سمجھ رکھا ہے؟ اپنا تولیہ خود دھو لیجیے، بیوی اس لیے تھوڑی دی گئی ہے کہ آپ کے کپڑے ہی دھوتی رہے، خود دھو لیجیے، لیکن اس کو نہ ستائیے، غصے میں پاگل نہ بن جائیے۔ میرے ایک دوست ہیں کراچی میں، وہ کہتے ہیں کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم میں غصہ بہت ہے، ہم تو غصے میں پاگل ہو جاتے ہیں، یہ بالکل غلط ہے، غصہ کبھی پاگل نہیں ہوتا، غصہ بہت ہوشیار ہے، غصہ کمزوروں پر پاگل ہوتا ہے، سیر بھر طاقت والا آدھا سیر طاقت والے پر غصہ اتارتا ہے، لیکن اسی وقت اگر سوا سیر والا تگڑا آگیا محمد علی کلے کی طرح اور باکسنگ کا ایک مکا دکھایا تب اس وقت غصہ کیا کہتا ہے؟ معاف کر دینا، معاف کر دینا اور ہاتھ جوڑ کر بلی بن گئے۔ اب یہ عقل کہاں سے آگئی؟ ابھی تو پاگل تھے۔ معلوم ہوا کہ غصے میں کوئی پاگل نہیں ہوتا۔ یہ سب حماقت اور بے وقوفی کی بات ہے۔ پھر بھی میں علاج بتائے دیتا ہوں۔ جدہ سے میرے پاس کراچی ایک خط آیا کہ مجھ میں اور میرے بیوی بچوں میں غصہ بہت ہے، سارا خاندان ایک عذاب بنا ہوا ہے۔ میں نے ان کو لکھا کہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سات مرتبہ پڑھ کر کھانے پر دم کر دیں، جب دستر خوان بچھے اور سب کھانے پر بیٹھیں تو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر دم کریں کھانے پر اور دم کرتے وقت ذرا سی تھوک کی چھینٹیں بھی پڑ جائیں مگر ذرّہ کے برابر، یہ نہیں ایک تولہ گرا دو، پھر کون کھائے گا؟ ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے: خُرُوۡجُ الۡبُزَاقِ مِنَ الۡفَمِ دم کرتے وقت تھوک کے ذرا سے ذرّات گر جائیں۔ انہوں نے اس پر عمل کیا، ایک مہینہ بعد خط لکھا کہ اللہ کے رحمٰن و رحیم نام کے صدقہ میں ہم سب میں شانِ رحمت آگئی، ہمارے غصے ختم ہو گئے، ہم معتدل المزاج ہو گئے۔ اللہ کا نام بہت بڑا نام ہے۔

دوستو! مشورہ تو کرو۔ آج بزرگوں سے، اللہ والوں سے یا اللہ والوں کے غلاموں سے تعلق ہم نے چھوڑ دیا۔ خود ہی اپنا علاج کرتے ہیں، پھر فائدہ کیسے ہو؟ کوئی مرض روحانی ایسا نہیں جو اچھا نہ ہو، آپ پوچھ کر دیکھیے، عمل کرکے دیکھیے۔ چالیس سال کے گناہ کی عادت بھی کسی کو ہو مشورہ کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ اگر اچھے نہ ہوں تو کہنا کہ اختر مسجد میں کیا کہہ رہا تھا، لیکن مریض خود بخود اچھا نہیں ہوتا، معالج سے مشورہ کرے۔ جو روحانی معالجین متبعِ سنت بزرگوں

کے صحبت یافتہ واجازت یافتہ ہیں ان سے مشورہ لیجیے، ان شاء اللہ تعالیٰ گناہ چھوٹ جائیں گے۔

تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ جو لوگ اپنی بیویوں کو ستاتے ہیں، اگر اس کے تگڑے تگڑے موٹے موٹے بھائی محمد علی کلے کی طرح کے آجائیں اور کہہ دیں کہ کیوں بھائی میری بہن کو کیوں ستا رہے ہو تب دیکھیں کیسے ستاتے ہو۔

بیوی پر ظلم کا ایک عبرت انگیز واقعہ

دوستو! اللہ سے ڈرو، دیکھو! آسمان والا دیکھ رہا ہے کہ یہ میری بندی کو کس طرح رکھتا ہے۔ بیویوں کا دل اتنا حساس ہوتا ہے کہ ان کو ذرا سا جھڑک دو کہ ہم آج بہت تھکے ہوئے ہیں، تم کو کیا، دن بھر پڑی رہتی ہو۔ وہ رات بھر روتی ہے، اس کو نیند نہیں آتی، اس کی آہ پہنچتی ہے آسمان پر۔ یا اللہ! میں اس کے پیار کی بھوکی تھی کہ مسکرائے گا، کچھ بولے گا، یہ تو تھکا ماندہ ایسا آتا ہے کہ بس سو جاتا ہے۔ شوہر صاحب سو گئے اور وہ رو رہی ہے، اس کے آنسوؤں کو اللہ دیکھتا ہے۔ ایسے ظالم شوہروں کو میں نے سخت عذاب میں مبتلا پایا ہے۔ ایک صاحب نے محض اس لیے کہ بیوی کالی کلوٹی تھی، صورت خراب تھی، محض نفس کی ہوس کی وجہ سے چھ بچوں کی ماں ہو جانے کے باوجود اس کو طلاق دے دی، یہ کوئی سنا ہوا واقعہ نہیں ہے، میرا آنکھوں دیکھا حال ہے۔ کہا کہ میری ماں نے غلطی کر دی تھی، میرا اس سے گزارا نہیں ہو گا، ہم اب بہت خوبصورت سے شادی کریں گے۔ اس عورت نے کہا کہ جب میں آپ کو پسند نہیں تھی تو یہ چھ بچے کہاں سے آگئے؟ شروع میں ہی مجھے طلاق دے دیتے تو میری شادی آسانی سے ہو جاتی۔ اب تم چھ بچوں والی بنا کر مجھے طلاق دے رہے ہو۔ کہا کہ نہیں، بس ہم مجبور ہیں، ہم سے اب برداشت نہیں ہوتا، اب میں کسی حسین عورت سے شادی کروں گا اور دے دی تین طلاق۔ جب وہ چھ بچوں کو لے کر نکلی ہے تو اس نے آسمان کی طرف ایک نظر ڈالی اور بزبانِ حال یہ شعر پڑھا ؎

ہم بتاتے کسے اپنی مجبوریاں
رہ گئے جانبِ آسماں دیکھ کر

اس کے بعد دوسری شادی کی اور بہت خوبصورت سے شادی کی، چھ مہینے بھی نہیں گزرے تھے کہ فالج گر گیا، دس سال تک زندہ رہے، بستر پر پیشاب پاخانہ کرتے رہے اور وہ لڑکی بھی بھاگ

گئی کہ ایسے سے میرا گزارا کیسے ہوگا؟ دیکھیے! یہ انجام ہوتا ہے۔ کسی کی آہ مت خریدیے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ[۳۷]

مظلوم کی آہ سے ڈرو کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے۔ اسی کو ایک اللہ والے شاعر نے کہا ہے۔

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

مظلوموں کی آہ سے ڈرو کہ جب وہ اللہ کو پکارتے ہیں تو قبولیتِ حق ان کی دعا کا استقبال کرتی ہے۔

بیوی کی خطاؤں کو معاف کرنے کا انعام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ[۳۸]

سب سے اچھے اخلاق اس کے ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ مہربانی کرتا ہے، ان کی خطاؤں کو معاف کرتا ہے۔

حکیم الامّت مجدد الملّت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مزدور ایک مرغی خرید لایا، گھی اور مسالہ بھی لے آیا، بڑی محنت کر کے پسینے کی کمائی سے لایا تھا، لیکن بیوی سے نمک تیز ہو گیا، اتنا تیز ہو گیا کہ اس سے کھایا نہیں گیا، پانی پی کر اٹھ گیا مگر کچھ نہیں بولا۔ شریف آدمی تھا، اللہ والا تھا، اس نے سوچا کہ اگر میری بیٹی کے ہاتھ سے یہ نمک تیز ہو جاتا تو میں کبھی نہ چاہتا کہ داماد اس کو جوتا مارے، تو یہ میری بیوی بھی کسی کی بیٹی ہے۔ ہم اپنی بیٹیوں کے لیے تعویذ مانگتے ہیں کہ مولانا صاحب! ذرا ایسا تعویذ دے دو کہ میرا داماد میری بیٹی کو پیار سے رکھے، خطا ہو جائے تو اس کو معاف کر دے، گالیاں نہ دے، جوتے نہ مارے، اس سے منہ

[۳۷] صحیح البخاری: ۱/۳۳۱، باب الاتقاء والحذر من دعوة المظلوم، المکتبة القدیمیة

[۳۸] جامع الترمذی: ۲/۲۲۸، باب فضل ازواج النبی، ایچ ایم سعید

نہ پھلائے رہے، ذرا ہنسے بولے، آرام سے رکھے۔ بتاؤ بھائی! ہم یہ تعویذ لیتے ہیں یا نہیں اپنی بیٹیوں کے لیے؟ اور ہماری آپ کی جو بیویاں ہیں یہ بھی کسی کی بیٹیاں ہیں یا نہیں یا یہ ایسے ہی آسمان سے گر آئی ہیں؟ یہاں بھی وہی سوچیے کہ ماں باپ کا دل کتنا غمگین ہوتا ہے جب وہ جا کر بیان کرتی ہیں کہ آپ کا داماد مجھے اچھی طرح نہیں رکھتا، تکلیف دیتا ہے۔

لہٰذا دوستو! اس نے معاف کر دیا کہ یا اللہ! یہ آپ کی بندی ہے، چند دن کے لیے مجھے ملی ہوئی ہے، کچھ دن بعد نہ ہم ہوں گے نہ یہ ہوگی، سب قبروں میں لیٹے ہوں گے، یا اللہ! میں آپ کو خوش کرنے کے لیے آپ کی بندی سمجھ کر اس کی خطا کو معاف کرتا ہوں۔ حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وعظ میں بیان کرتے ہیں کہ جب اس کا انتقال ہو گیا تو ایک اللہ والے نے اس کو خواب میں دیکھا، پوچھا کہ اے بھائی! تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ اس نے کہا کہ میرے بڑے گناہ تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک دن تو نے میری بندی کی خطا کو معاف کیا تھا اس کے بدلے میں آج تجھ کو معاف کرتا ہوں۔

حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا واقعہ

حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اپنے بھانجے حضرت مسطح رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئے ان کی ایک غلطی پر، اور قسم کھالی تھی کہ میں ان کو خیرات نہیں دوں گا اور زندگی بھر نہیں بولوں گا، چوں کہ یہ بدری صحابی تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کی سفارش فرمائی، کیوں کہ اللہ تعالیٰ جس کو ایک دفعہ مقبول بناتا ہے پھر اس کو کبھی مردود نہیں کرتا۔ ہم لوگ تو دوست بنا کر پھر مردود کر دیتے ہیں، کیوں کہ ہم کو علم نہیں ہوتا مستقبل میں کسی کی وفاداری کا، اللہ تعالیٰ اسی کو مقبول بناتے ہیں جو علمِ الٰہی میں ہمیشہ مقبول اور وفادار ہوتا ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو ماضی حال مستقبل سب کا علم ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے سفارش نازل فرمائی:

اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ [۳۹]

اے ابو بکر صدیق! کیا تم محبوب نہیں رکھتے کہ تم میرے اس بندے کو معاف کر دو جو بدری صحابی ہے، جنگ بدر لڑا تھا اور جس کو میں نے اپنا مقبول بنا لیا۔ غلطی اس سے بے شک ہو گئی،

۳۹؎ النور: ۲۲

لیکن میں اس کو معاف کرتا ہوں۔ کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ تم بھی اس کو معاف کردو اور قیامت کے دن اللہ تم کو بخش دے؟ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَاللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لِیْ[40]

خدا کی قسم! میں محبوب رکھتا ہوں کہ اللہ مجھے قیامت کے دن بخش دے۔ میں مسطح رضی اللہ عنہ کو معاف کرتا ہوں اور پہلے سے زیادہ ان پر احسان کروں گا۔

حضرت ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت مولانا ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم نے ایک جگہ بیٹھ کر وضو شروع کیا۔ پھر وہاں سے اٹھ کر دوسری جگہ بیٹھ گئے۔ پھر وہاں سے ہٹ کر تیسری جگہ۔ کسی نے پوچھا کہ حضرت یہ کیا معاملہ ہے؟ فرمایا کہ وہاں چیونٹیاں تھیں، وضو کے پانی سے وہ منتشر ہو جاتیں، ان کا خاندان ادھر ادھر ہو جاتا جس سے ان کو اذیت پہنچتی۔ یہ ہیں اللہ والے جو چیونٹیوں کو بھی اذیت نہیں دیتے۔ دوستو! اس لیے عرض کرتا ہوں کہ اپنی اپنی بیویوں سے معافی مانگ لیجیے۔ ابھی سویرا ہے، قیامت کا دن بہت گاڑھا دن ہوگا، ان سے کہہ دیجیے کہ اگر مجھ سے کوئی اذیت پہنچ گئی ہو، غصے میں کچھ کہہ دیا ہو تو اس کو معاف کردو۔ اور رہ گیا یہ کہ وہ ہمیں کیوں ستاتی ہیں؟ تو سمجھ لیجیے کہ اگر عورتوں کا مجمع ہوتا تو ان کے سامنے میں آپ کی طرف داری کرتا، ان کو سمجھاتا کہ اپنے شوہروں کی عزت کرو، ان کو ناراض مت کرو ورنہ تمہاری کوئی عبادت قبول نہیں ہوگی، لیکن اس وقت تو آپ ہمارے ہاتھ لگے ہوئے ہیں، اس لیے مقدمہ آپ کے خلاف دائر ہے تاکہ مردوں کی طرف سے ان کی جو حق تلفی ہو جاتی ہے اس کا تدارک ہو سکے۔ اور بیویوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنے اور ان کی ایذاؤں کو برداشت کرنے پر دو واقعات پیش کیے دیتا ہوں، جن میں یہ نصیحت ہے کہ اگر بیوی ستاتی ہے، اس کے مزاج میں غصہ ہے، کڑوی کڑوی بات سنا دیتی ہے تو اس کو برداشت کرلیجیے، آپ اللہ کے پیارے ہو جائیں گے۔ مثال کے طور پر آپ کی بیٹی کڑوی زبان والی ہے، لیکن داماد آپ کو شریف مل گیا اور آپ کی بیٹی نے آکر کہا کہ میں کڑوی بات کہتی ہوں، ستادیتی ہوں، غصہ بھی مجھ میں بہت ہے، لیکن ابّا آپ

---

[40] صحیح البخاری: ۲/۷۰۰ (۴۷۶۸)، باب قوله: لولا اذ سمعتموه قلتم ما یکون لنا، ذکرہ بلفظ انا لنحب ان تغفرلنا، المکتبة المظهرية

کا داماد تو فرشتہ ہے فرشتہ، مجھ سے کبھی کوئی بدلہ نہیں لیتا بلکہ مسکرا کر باہر چلا جاتا ہے، کچھ نہیں بولتا۔ دوستو! ہم لوگ سینے میں دل رکھتے ہیں۔ دل پر ہاتھ رکھ کر بتایئے کہ ابّا کا دل کیا کہے گا؟ کیا اس کا دل نہیں چاہے گا کہ کوئی بلڈنگ ہوتی تو داماد کو لکھ دیتا، کار ہوتی تو اس کو دے دیتا؟ اللہ تعالیٰ کی جو بندیاں کڑوے مزاج والی ہیں، غصہ والی ہیں ان کی کڑوی باتوں کو جو برداشت کررہے ہیں تو وہ ربّا بھی ایسے بندوں سے ایسا خوش ہوجاتا ہے کہ ان کو نسبت مع اللہ کا تعلق مع اللہ کا نہایت اعلیٰ مقام عطا فرماتا ہے، اپنا بہت بڑا ولی اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بناتا ہے۔

اب دو واقعات سنا کر تقریر ختم کرتا ہوں۔ میرا ارادہ تو مختصر بیان کا تھا، لیکن آپ حضرات کی برکت سے مضامین آگئے اور یہ بھی سوچئے کہ کراچی سے یہاں کا فاصلہ کتنا ہے۔ یہاں بار بار آنا آسان نہیں۔ نہ آپ میری زبان بار بار پائیں گے نہ میں آپ کے کان پاؤں گا، زبان کراچی کی ہے، کان ساؤتھ افریقہ کے ہیں، لہٰذا ذرا دیر ہوگئی تو کیا تعجب ہے؟ میرے شیخ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب نے بزرگوں کے دو واقعات سنائے تھے، وہ سن لیجیے۔

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں کا واقعہ

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ اتنے نازک مزاج تھے کہ بادشاہ آیا اور پانی پی کر صراحی پر پیالہ ٹیڑھا رکھ دیا۔ حضرت نے صبر کرلیا لیکن سر میں درد ہوگیا، کچھ دیر بعد عرض کیا کہ حضور! میں چاہتا ہوں کہ خدمت کے لیے آپ کو کوئی نوکر دے دوں، اس کی تنخواہ ہم شاہی خزانہ سے دیں گے۔ فرمایا کہ بھائی! اب تک تو میں نے صبر کیا، لیکن اب برداشت نہیں ہے۔ جب آپ کو صراحی پر پیالہ رکھنا نہیں آتا، پیالہ کو ٹیڑھا رکھ کر میرے سر میں درد کردیا تو آپ کے نوکر کا کیا حال ہوگا؟ بس معاف کیجیے، آپ نوکر نہ دیجیے۔ اتنے نازک تھے۔ اگر نماز پڑھنے کے لیے دہلی جامع مسجد جاتے ہوئے راستے میں چارپائی ٹیڑھی پڑی ہوئی دیکھ لی تو سر میں درد، اوڑھنے کی رضائی میں اگر سلائی ٹیڑھی ہوگئی تو سر میں درد، ان کو الہام ہوا کہ اے مظہر جانِ جاناں! تو بڑا نازک مزاج ہے، میری ایک بندی ہے، زبان کی بہت کڑوی ہے۔ اگر تو اس سے شادی کرلے اور اس کے ساتھ نباہ کردے تو میں سارے عالم میں تیرا ڈنکا پٹوادوں گا، تجھ کو اتنی عزت دوں گا کہ ساری دنیا میں تیرا نام ہوجائے گا، تجھ سے دین کا زبردست کام لوں گا۔ فوراً جا کر شادی کرلی، اب صبح و شام صلوات سن رہے ہیں، صلوات یعنی

ٹیڑھی ٹیڑھی کڑوی کڑوی باتیں، لیکن کیا انعام ملا؟ ان کے خلیفہ ہوئے شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلیفہ ہوئے مولانا خالد کردی رحمۃ اللہ علیہ شام میں، ان ہی کے سلسلے میں مفسرِ عظیم علامہ سید محمود بغدادی رحمۃ اللہ علیہ داخل ہوئے اور ان ہی کے سلسلے میں علامہ شامی ابنِ عابدین رحمۃ اللہ علیہ بیعت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا ڈنکا پٹوادیا۔ ایک طالب علم نے کہا کہ آج میں نے آپ کے لیے کھانا مانگا تو آپ کو بہت بُرا بھلا کہہ رہی تھی۔ آپ نے کیوں ایسی عورت سے شادی کی؟ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بے وقوف! اس کی کڑوی کڑوی باتوں کو برداشت کرنے سے اللہ نے مجھ کو اتنا تعلّق، اتنا قُرب عطا کیا ہے کہ آج سارے عالم میں میرا ڈنکا پٹ رہا ہے۔ مجھے اللہ نے ایسی عزت دی جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ مخلوق کی ایذا پر صبر سے اللہ تعالیٰ انعام بھی بہت بڑا دیتے ہیں۔

ایک بزرگ کا ہوا میں اڑنے کا واقعہ

دوسرا واقعہ سنیے۔ ایک بزرگ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ! مجھ کو کوئی کرامت دے دے، یہ تیری بندی بہت کڑوی کڑوی بات کرتی ہے، مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔ آپ کوئی کرامت دے دیں، تاکہ میں اپنی بزرگی کا رعب اس پر جمادوں اور پھر یہ مجھ کو ولی اللہ سمجھ کر میری بددعا کے ڈر سے مجھے نہیں ستائے گی۔ آسمان سے آواز آئی کہ اپنی چارپائی پر بیٹھ جا، میں اس کو اڑنے کا حکم دے دوں گا، چارپائی کے ساتھ اس کے اوپر سے اڑ جا پھر اس کو بتا سکے کہ دیکھ میں نے تجھ کو کیسی کرامت دکھائی! اب تو مجھے بزرگ مان لے اور مجھے مت ستا۔ چارپائی پر بیٹھتے ہی وہ چارپائی اڑنے لگی، صحن کے اوپر سے اڑا وہ بزرگ اور بیوی کے اوپر آنگن پر خاص طور سے کئی دفعہ اڑ کے دکھایا پھر آکر پوچھا کہ تم نے آج کوئی بزرگ دیکھا؟ کہا کہ آج ایسے بزرگ دیکھے جو آسمان پر اڑ رہے تھے، میرے صحن پر سے کئی دفعہ گزرے، بزرگ ان کو کہتے ہیں۔ ایک تو ہے کہ خواہ مخواہ بزرگ بنا ہوا ہے، ہر وقت زمین پر دھرا ہوا ہے، کبھی تو نے بھی اڑ کر دکھایا؟ ان بزرگ نے کہا کہ خدا کی قسم! وہ میں ہی تھا، خدا نے آج مجھے کرامت دی۔ تو کہتی کیا ہے: ارے توبہ توبہ! جب ہی تو میں کہوں کہ ٹیڑھا ٹیڑھا کیوں اڑ رہا ہے؟ دیکھا آپ نے فی نکال دی، آنجکشن لگا دیا، نو آنجکشن نہیں دیا ان کو۔ زبردست آنجکشن لگایا کہ فِيْهِ نَظَرٌ ارے! تم تھے جب ہی ٹیڑھے ٹیڑھے اڑ رہے تھے۔ دیکھا! کرامت کو بھی اس نے گڑبڑ کر دیا۔

شاہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

ایک واقعہ اور یاد آگیا، وہ بھی سن لیجیے۔ شاہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ تھے، صاحبِ کرامت تھے، ایک ہزار میل سے ایک شخص ان سے مرید ہونے آیا، شیخ جنگل میں لکڑیاں لینے گئے تھے، اس نے گھر کے باہر سے ان کی اہلیہ سے پوچھا کہ شیخ کہاں ہیں؟ اندر سے آواز آئی کہ ارے! وہ شیخ کہاں ہیں؟ مینخ ہیں وہ بالکل بزرگ نہیں ہیں، خواہ مخواہ تم لوگ چکر میں پھنسے ہوئے ہو۔ رات دن تو میں اس کے ساتھ رہتی ہوں، میں خوب جانتی ہوں، تم کیا جانو؟ اب وہ بے چارہ تو رونے لگا کہ یا اللہ! میں ایک ہزار میل سے ان کو بزرگ سمجھ کر آیا ہوں اور یہ عورت کیا کہہ رہی ہے۔ محلہ والوں نے کہا کہ یہ عورت بہت بد تمیز ہے، یہ ان کا ظرف ہے جو اس کو برداشت کر رہے ہیں۔ جاؤ! جنگل میں جاکر شیخ کو تلاش کرو۔ جنگل گئے تو دیکھا کہ شاہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ شیر پر بیٹھے ہوئے آرہے ہیں اور لکڑیوں کا گٹھر بھی اس کی پیٹھ پر لادے ہوئے ہیں اور سانپ کا کوڑا ہاتھ میں ہے۔

اس شخص کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ شاید تم میرے گھر سے ہو کر آرہے ہو جو تمہارا چہرہ اترا ہوا ہے۔ بیوی سے کچھ شکایت سنی ہوگی، اس کا خیال مت کرو۔ میں جو اس سے نباہ کر رہا ہوں، اسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کرامت دی ہے کہ یہ شیر نر میرے قبضے میں ہے اور میں اس سے بے گاری کا کام لے رہا ہوں، روزانہ اس پر لکڑی لادھ کر لے جاتا ہوں اور یہ سانپ کے کوڑے سے اس کو مارتا ہوں۔ مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی میں اس قصے کو بیان فرمایا اور اس موقع پر ایک شعر لکھا ہے جس کو مولانا شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پڑھا کرتے تھے اور مست ہو کر پڑھتے تھے۔

گر نہ صبرم می کشیدے بارِ زن
کے کشیدے شیر نر بے گار من

اگر میرا صبر اس کڑوی زبان والی عورت کو برداشت نہ کرتا، اس عورت کی تلخ مزاجیوں کے بوجھ کو میرا صبر نہ اٹھاتا تو بھلا یہ شیر نر میری بے گاری کرتا؟ میری مزدوری کرتا؟ یہ اللہ تعالیٰ نے اسی کے صدقہ میں دیا ہے۔

دوستو! میں یہی بات عرض کررہاہوں کہ بیویوں کے معاملے میں اچھے اخلاق سے پیش آیئے، ان کی کڑوی زبان کو برداشت کرلیجیے۔ نہ برداشت ہو تو تھوڑی دیر کے لیے گھر سے باہر چلے جایئے۔ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر بیوی کڑوی بات کررہی ہو تو ایک گلاب جامن اس کے منہ میں ڈال دو تاکہ گالی بھی میٹھی میٹھی نکلے۔ عام لوگ ڈنڈے سے اس کو ٹھیک کرنا چاہتے ہیں، حالاں کہ بیویاں ڈنڈوں سے ٹھیک نہیں ہوتی ہیں۔

عورت کی مثال

دیکھیے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ بخاری شریف کی حدیث ہے:

اَلْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ اِنْ اَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيْهَا عِوَجٌ[۴۱]

عورت مثل ٹیڑھی پسلی کے ہے، کیوں کہ ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے، لہٰذا اس میں کچھ نہ کچھ ٹیڑھا پن تو رہے گا، اگر ان کو سیدھا کروگے تو توڑ دوگے، طلاق تک نوبت پہنچ جائے گی۔ اور تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو فائدہ اٹھالو اور اس میں ٹیڑھا پن رہے گا۔ جس طرح ٹیڑھی پسلی سے فائدہ اٹھارہے ہو یا نہیں یا کبھی ڈاکٹر کے پاس گئے کہ میری پسلی کو سیدھا کردو؟ اسی طرح عورت کے ٹیڑھے پن کے ساتھ سے فائدہ اٹھاسکتے ہو، اس سے راحت بھی مل جائے گی، اولاد بھی اس سے ہوجائے گی، ہوسکتا ہے کہ کوئی ولی اللہ اس سے پیدا ہوجائے جو قیامت کے دن آپ کی مغفرت کا ذریعہ ہو۔

وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ[۴۲]

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بعض چیز کو تم ناپسند کرتے ہو اور اس میں تمہارے لیے خیر ہوتی ہے۔ تم سمجھ رہے ہو کہ اس کی ناک چپٹی ہے، اس کا رنگ کالا ہے، مجھے حسین ملنی چاہیے تھی، لیکن ہوسکتا ہے کہ اس کے پیٹ سے اللہ تعالیٰ کوئی ولی اللہ عالم حافظ پیدا کردے، جو قیامت کے دن آپ کے کام آئے، اس لیے صورت پہ مت جایئے۔ بعض وقت زمین کالی اور خراب ہوتی ہے مگر

[۴۱] صحیح البخاری: ۲/۷۷۹، (۵۲۰۰)، باب المداراۃ مع النساء، المکتبۃ القدیمیۃ
[۴۲] البقرۃ: ۲۱۶

اس سے غلہ بہت بہترین نکلتا ہے۔ کالی کلوٹیوں سے ولی اللہ پیدا ہو گئے اور گوری چٹیوں سے بعض وقت شیطان پیدا ہوئے، اس لیے بیویوں کو حقیر مت سمجھیے، رنگ وروغن مت دیکھیے، جیسی بھی ہیں ان سے نباہ کر لیجیے۔ اگر ان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو ان کے فطری ٹیڑھے پن کو برداشت کرنا پڑے گا۔

حدیث پاک کے الفاظ ہیں: وَفِيْهَا عِوَجٌ بخاری کی اس حدیث کی شرح میں علامہ قسطلانی فرماتے ہیں:

فِيْهِ تَعْلِيْمٌ لِلْاِحْسَانِ اِلَى النِّسَاءِ وَالرِّفْقِ بِهِنَّ وَالصَّبْرِ عَلٰى عِوَجِ اَخْلَاقِهِنَّ لِاِحْتِمَالِ ضُعْفِ عُقُوْلِهِنَّ[۴۳]

اس حدیث پاک میں تعلیم ہے عورتوں کے ساتھ احسان کرنے کی اور ان کے ساتھ نرمی سے پیش آنے کی اور ان کے اخلاقی ٹیڑھے پن پر صبر کرنے کی، کیوں کہ ان کی عقل کمزور ہوتی ہے۔ جن کی عقل کم ہوتی ہے وہ جلدی لڑ جاتے ہیں۔ مردوں اور بچوں میں بھی دیکھیے جس کی عقل کم ہو گی وہ زیادہ لڑتا ہے، یہ بھی عقل کی کمی ہیں، اس لیے ان کی تو تو، میں میں کو برداشت کیجیے۔ دیکھیے! کتنی زبردست تعلیم اس حدیث میں دی گئی ہے کہ عورتوں کو سیدھا کرنے کی کوشش مت کرو، ان کے ٹیڑھے پن کو برداشت کرو۔ اور اب یہ آخری حدیث سنا کر مضمون کو ختم کرتا ہوں جس کو بہت لوگ شاید آج پہلی بار سنیں گے۔ تفسیر روح المعانی میں موجود ہے۔ اگر روح المعانی دیکھنی ہو تو جس وقت علماء چاہیں ان کو دکھا سکتا ہوں۔ کوئی بات میری ان شاء اللہ تعالیٰ بغیر دلیل نہیں ہو گی۔

عورتوں کا مزاج

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: يَغْلِبْنَ كَرِيْمًا عورتوں کا مزاج ایسا ہے کہ جو شوہر کریم ہوتے ہیں، شریف ہوتے ہیں، جو انتقام نہیں لیتے، ڈنڈے نہیں مارتے، بلکہ ڈنڈے کے بجائے انڈے ہی کھلاتے ہیں ایسے کریم النفس شوہروں پر غالب آجاتی ہیں۔ جانتی ہیں کہ بدلہ نہیں لے گا، گالی نہیں دے گا، اس لیے اس سے تیز زبان سے بولتی ہیں کہ ہم نے تو تم سے

[۴۳] ارشاد الساری للقسطلانی: ۸/۸۷، باب الوصایا بالنساء، المطبعة الکبری، مصر

کہا تھا کہ ایسا کپڑا لانا، تم کیسا لے آئے؟ میں نے چپل کے لیے کہا تھا، تم لیتڑے اٹھالائے اور میں نے اچھے کپڑے کو کہا تھا تم چیتھڑے لے آئے اور میں نے کہا تھا کہ چائے کی اچھی پیالیاں لانا تم ٹھیکرے لے آئے۔ چیتھڑے، لیتڑے اور ٹھیکرے پر لڑ رہی ہے اور وہ بے چارہ مسکرا کر کچھ نہیں بولتا **يَغْلِبْنَ كَرِيمًا** یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظِ نبوت ہیں کہ نیک، لائق اور کریم شوہر پر عورتیں غالب آجاتی ہیں۔ **وَيَغْلِبُهُنَّ لَئِيمٌ** اور کمینے لوگ ان پر غالب آجاتے ہیں جوتے لگا کر، ڈنڈے مار کر۔ بے چاری کمزور ہوتی ہیں، ان کا باپ بھائی کوئی وہاں ہوتا نہیں، ایک لات دو گھونسے مار دیے۔ آہ بھر کر بے چاری خاموش ہوگئی اور مارے ڈر کے پھر کبھی ناز بھی نہ دکھایا، حالاں کہ یہ ان کا شرعی حق ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے عائشہ! جب تو ناراض ہوتی ہے تو مجھے پتا چل جاتا ہے۔ مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ اے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کو کیسے پتا چل جاتا ہے کہ میں آج کل آپ سے روٹھی ہوئی ہوں؟ فرمایا کہ جب تو مجھ سے ناراض رہتی ہے تو کہتی ہے **وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ** ابراہیم کے رب کی قسم! میرا نام نہیں لیتی اور جب مجھ سے خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے **وَرَبِّ مُحَمَّدٍ**[۴۴] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی قسم! تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہنس پڑیں اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ نے بالکل صحیح فرمایا۔

معلوم ہوا کہ عورتوں کو تھوڑا سا روٹھنے کا بھی حق حاصل ہے۔ اگر وہ منہ پھیلا لیں تو گھونسہ مار کر مت پچکائیے، گلاب جامن منہ میں ڈال کر ٹھیک کیجیے، اگر ناراض ہے تو اس کو خوش کیجیے۔ پوچھیے کہ کیا تکلیف ہے؟ آپ کے حق میں مجھ سے کیا کوتاہی ہوگئی؟ گلاب جامن چھپا کر لے جائیے، چپکے سے اس کے منہ میں ڈال دیجیے، بیویوں کے منہ میں لقمہ ڈالنا سنت ہے یا نہیں؟ کبھی تو اس پر بھی عمل کرلیجیے، لیکن لقمہ سے مراد یہ نہیں کہ چٹنی ڈال دو کہ مرچوں سے اس کو پیچش شروع ہو جائے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

فَأُحِبُّ أَنْ أَكُونَ كَرِيمًا مَغْلُوبًا

یہ کون فرما رہے ہیں! سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں محبوب رکھتا ہوں کہ میں کریم رہوں، چاہے مغلوب رہوں، بیویاں مجھ سے بلند آواز سے بات کریں، لیکن میں

---

[۴۴] صحیح البخاری: ۷۸۷/۲، باب غیرۃ النساء ووجدھن، المکتبۃ القدیمیۃ

اپنی اخلاقی بلندیوں کے منارے کو گرنے نہ دوں، اپنی اخلاق بلندیوں کو قائم رکھوں، ان پر کریم رہوں، ان کی باتوں کو برداشت کرلوں، اللہ کی بندیاں سمجھ کر ان کو معاف کردوں۔

وَلَا اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ لَئِیْمًا غَالِبًا[۴۵]

اور میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ میں کمینہ اور بد اخلاق ہو کر ان پر غالب آجاؤں اور میری اخلاقی بلندیوں میں نقصان آجائے۔

ایک مرتبہ ہماری مائیں ذرا کچھ زور سے بول رہی تھیں، کچھ نان و نفقہ کے بارے میں گفتگو فرما رہی تھیں، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے، سب خاموش ہو گئیں۔ کیوں کہ آواز سن لی تھی کہ آج ذرا تیز آواز سے باتیں ہو رہی ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی بندیوں! میری ماؤ! تم نبی سے تیز آواز سے بولتی ہو اور عمر سے ڈر گئیں؟ تو کیا فرمایا ہماری ماؤں نے؟ ہماری ماؤں نے فرمایا کہ اے عمر! تم سخت دل ہو اور ہمارا پالا رحمۃ للعالمین سے ہے۔ ہمارا نبی رحمت سے پالا ہے، تمہارے مزاج میں شدت ہے، ہمارا نبی شدید نہیں ہے، وہ رحمۃ للعالمین ہے، ناز اٹھانے والا ہے جب ہی تو ہم ان پر ناز کرتے ہیں۔[۴۶] سبحان اللہ! کیا بات فرمائی۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا طریقہ

بے چاری عورتیں کیا ناز کریں گی ایسے شوہروں پر کہ جن کو ذرا سی کوئی بات کہی اور ایک لگادیا۔ اور عجیب بات ہے کہ دن بھر پٹائی کی اور رات کو گود میں لے کر بوسہ لے رہے ہیں۔ بتائیے کہ یہ انسان ہے یا جانور ہے کہ صبح تو ڈنڈے لگا رہا ہے اور رات کو محبت کا اعلیٰ مقام پیش کر رہا ہے، دن کو بھیڑیا اور رات کو مجنوں بن گئے۔

دوستو! اگر کوئی ایسے حالات ہوں جیسے نماز نہیں پڑھتی، تو علماء سے پوچھیے کہ کیا کروں۔ ”فضائلِ نماز“ اس کے سرہانے رکھ دیجیے یا روزانہ پڑھ کر سنائیے، لیکن مار پیٹ کا طریقہ اچھا نہیں، جہاں تک ہو سکے برداشت کیجیے، لیکن اگر کوئی ایسی سختی کی ضرورت پیش آجائے تو میں

---

[۴۵] روح المعانی: ۱۴/۵، دار احیاء التراث، بیروت

[۴۶] صحیح البخاری: ۱/۵۲۰، باب مناقب عمر، المکتبۃ القدیمیۃ

منع نہیں کرتا، کچھ اجازت بھی ہے۔ لیکن دین کے معاملے میں، جیسے وہ سینما دیکھنے کے لیے کہے اس وقت آپ سختی کریں، ٹی وی اور وی سی آر لانے کی فرمایش کرے تو آپ دین کے معاملے میں نرم نہ پڑیں، کہہ دیں کہ ہرگز وی سی آر نہیں آئے گا، ہرگز گناہ کا کام ہمارے گھر میں نہیں ہوگا۔ اگر وہ بچوں کے لیے پلاسٹک کی بلی لے آئے تو بے شک تصویر کو گھر میں نہ رہنے دیجیے، لیکن ذرا حکیمانہ انداز سے کام لیجیے اور وہ حکیمانہ انداز یہ ہے اور میں نے دوستوں کو مشورہ دیا ہے کہ اگر وہ دورین (رین جنوبی افریقہ کے سکہ کا نام ہے۔ جامع) کی پلاسٹک کی بلی لائی ہے، تو آپ پانچ رین کا ہوائی جہاز لے آیئے، اس سے زیادہ اچھی اور قیمتی چیز جو شرعاً جائز ہو پہلے بچوں کے لیے لے آیئے۔ مثلاً ہوائی جہاز ہے، ریل ہے، گیند ہے لا کر بچوں کو دیجیے، ورنہ اگر کچھ نہ دیا اور پلاسٹک کی بلی کے گلے پر آپ نے چھری پھیر دی، تو بچے تو روئیں گے اور بیوی آپ سے لڑے گی کہ کل تک تو تم داڑھی منڈاتے تھے، پتلون پہنتے تھے، ایک چلہ تبلیغ میں لگا کر بڑے مولانا بن گئے۔ بڑے ظالم ہو، بچوں کا دل دکھادیا، وہ رو رہے ہیں، ان کا دل بہل جاتا تھا، وہ بھی تمہیں گوارانہ ہوا، اس لیے کسی اچھی اور جائز اور اس سے بہتر چیز یا کھلونے سے پہلے بچوں کو بہلا دیجیے، اس کے لیے مال خرچ کیجیے کنجوسی نہ کیجیے۔ پھر پلاسٹک کی بلی کو چپکے سے غائب کر دیجیے اور توڑ کر پھینک دیجیے کیوں کہ زندہ چیزوں کی تصویر رکھنے سے گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، چاہے جانور کی تصویر ہو یا آدمی کی ہو، چاہے ولی اللہ کی ہو، کسی کی تصویر رکھنا جائز نہیں، سخت گناہ ہے۔

بیوی کو ستایا ہو تو اس سے معافی مانگو

تو دوستو! یہ چند باتیں میں نے عرض کر دیں۔ آج آپ لوگ اپنی بیویوں کو ایک خوشخبری تو یہ سنادیں کہ جنت میں تمہارا حسن حوروں سے زیادہ کر دیا جائے گا تاکہ ان عورتوں کو جو یہ احساس کمتری ہے کہ ہماری شکل بگڑ گئی ہے، خوشی سے بدل جائے، اور عجیب بات یہ ہے کہ بڈھے کے بال تو سفید ہوتے ہیں، لیکن اندر نفس کی داڑھی کے بال کالے رہتے ہیں، بڈھا بھی نہیں چاہتا کہ کسی بڑھیا سے شادی کروں، چاہتا ہے کہ کسی کم عمر سے ایک شادی اور کرلوں۔ خود ستر سال کا ہے، لیکن چاہے گا کہ شادی چالیس سال والی سے کروں، کبھی نہیں کہے گا کہ ستر سال کی بڑھیا سے میری شادی کر دو، لہٰذا بھائیو! بیوی بڈھی ہو یا جیسی بھی ہو، جس جس نے اپنی بیویوں

کو رلایا ہو، ان کی آہ نکالی ہو، ان کے آنسو بہائے ہوں آج جا کر ان سے معافی مانگ لے، ان سے کہیے کہ ان شاء اللہ اب میں تمہیں خالی بیوی سمجھ کر نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی بندی سمجھ کر تمہارے ساتھ نہایت اچھے اخلاق سے پیش آؤں گا، جیسا کہ میں اپنی بیٹی کے لیے چاہتا ہوں کہ میرا داماد اس کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئے، اس کی خطاؤں کو معاف کرے، آج سے میں تمہاری خطاؤں کو بھی پیشگی معاف کرتا ہوں اور تمہیں کبھی نہیں رلاؤں گا، کبھی ناراض نہیں کروں گا، اس طرح سے اس کو خوش کر دیجیے اور صرف زبانی جمع خرچ ہی نہیں، سو رین یا کم و بیش اس کو بھی ہدیہ دے دیں۔ صرف زبانی معافی کہ معافی چاہتا ہوں، معافی چاہتا ہوں اور رین ایک بھی نہیں نکالا، تو یہ علامت بھی کنجوسی کی ہے۔ جیسا کہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک آدمی کا کتا بھوک سے مر رہا تھا اور وہ رو رہا تھا کہ ہائے! میرا کتا مر رہا ہے، دس سال کا پالا ہوا۔ ایک شخص نے کہا کہ تمہارے سر پر جو ٹوکرا ہے اس میں کیا ہے؟ اس نے کہا کہ روٹیاں ہیں۔ اس شخص نے کہ پھر یہ روٹی کیوں نہیں دے دیتے ہو اور رو رہے ہو کہ کتا بھوک سے مر رہا ہے۔ کہا کہ دیکھیے صاحب! یہ آنسو تو مفت کے ہیں اور روٹیوں میں تو میرے رین لگے ہیں رین۔ یعنی روٹیوں میں پیسے لگے ہیں، آنسو مفت کے ہیں۔ تو ایسا نہ کیجیے، ان کو کچھ ہدیہ پیش کیجیے۔

حکیم الامّت نے ''کمالاتِ اشرفیہ'' میں ایک حق بیویوں کا یہ بھی لکھا ہے کہ ہر ماہ ان کو کچھ جیب خرچ دے دو اور پھر اس کا حساب نہ لو کہ تم نے کہاں خرچ کیا؟ اللہ نے جس کو جتنا دیا ہے اسی اعتبار سے کچھ ماہانہ مقرر کر دیں، اگر دس ہزار رین کی آمدنی ہے تو ایک رین مت پکڑائیے، اوس مت چٹائیے، پچاس رین دے دیجیے، سو رین دے دیجیے، بلکہ زیادہ دیجیے اور دے کر بھول جائیے اور اس سے کہہ دیجیے کہ تم کو اختیار ہے جہاں چاہو خرچ کرو، اس کا میں کوئی حساب نہیں لوں گا۔ یہ ماہانہ جیب خرچ اس کا حق ہے، کیوں کہ وہ مجبور ہے کما نہیں سکتی، اس کا جی چاہتا ہے کہ میرا بھائی آیا ہے، غریب ہے اس کو ہدیہ دے دوں، اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو گا تو کہاں سے دے گی؟ اس لیے اس کے جذبات و خواہشات کی رعایت ہے۔ ساری زندگی آپ کے ساتھ پابند ہے، رفیقۂ حیات ہے، آپ کے دروازے سے باہر نہیں جا سکتی، ساری زندگی تمہارا ساتھ دے رہی ہے، اس لیے ہر طرح سے اس کی راحت و آرام کی رعایت ضروری ہے۔

ایک بات اور عرض کر دوں کہ ایک صاحب تھے جو دوسری عورتوں پر نظر مارتے تھے اور کم حسن کی وجہ سے اپنی بیوی کو حقیر سمجھتے تھے، ان کو ہیضہ ہو گیا، چشم دید واقعہ بتا رہا

ہوں، دست پر دست اور قے پر قے آنے لگی، ان کی عورت نے ان کا پیشاب پاخانہ دھویا، اتنی خدمت کی اتنی خدمت کی کہ جب وہ شخص اچھا ہو گیا تو پھر رویا کہ اے میری بیوی! تو نے میرا پاخانہ دھویا، جن عورتوں کو ہم دیکھتے تھے آج وہ کوئی عورت کام نہیں آئی، کام تو تو ہی آئی۔ ارے میاں! جب چارپائی پر بڑھاپڑا ہوتا ہے اور کوئی بیماری آجاتی ہے تو بڑھی کام آتی ہے، اس لیے ان کو حقیر نہ سمجھیے۔ اگر آج سب حضرات نے اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے رہنے کا ارادہ کرلیا، اللہ پر نظر کرتے ہوئے کہ میرے اللہ کی بندی ہے تو اختر کا آنا وصول ہو گیا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ان سب معروضات کو قبول فرمالے، اگر ایک وعظ بھی میرا قبول ہو جائے تو کراچی سے یہاں تک آنے کی ساری تکلیف وصول ہو جائے۔

آج آپ وعدہ کرلیں کہ گھر جا کر اپنی بیویوں سے میری جو بات یاد رہے نقل کردیں۔ الٰہ آباد میں جو ہندوستان کا ایک شہر ہے وہاں ایک بہت بڑے عالم نے جو مولانا شاہ وصی اللہ صاحب کے عزیز بھی ہیں اور ایک بڑے ادارے کے مہتمم ہیں۔ انہوں نے اپنے یہاں بیان کرایا تھا، رات کو ان کی بیوی نے بھی میرا بیان سنا، تو اپنے شوہر صاحب سے کہا کہ اتنے بڑے عالم ہو کر آپ نے کبھی ہمیں یہ نہ سنایا کہ ہماری شکلیں جنت میں حوروں سے زیادہ اچھی ہو جائیں گی، لہٰذا یہ مولانا جو آیا ہے جس نے اتنی بڑی بشارت سنائی ہے، میں اس کو بہت تگڑا ناشتہ کرانا چاہتی ہوں یعنی انڈے پراٹھے وغیرہ۔ تو دوستو! آج اپنی بیویوں کو یہی بات سناؤ، آپ لوگوں کو کل تگڑا ناشتہ ملے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اب کچھ باتیں اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے عرض کرتا ہوں۔

معزز میری بیٹیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک ہماری ہدایت کے لیے نازل کیا ہے، تاکہ ہر شخص زندگی اللہ کی مرضی کے مطابق گزارے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ پارہ انتیس سورۂ ملک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ دنیا امتحان کی جگہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو دنیا میں امتحان کے لیے بھیجا ہے، عیش کرنے کے لیے نہیں بھیجا، لہٰذا نفس وشیطان کے راستے پر چلنا اور اپنے مالک کو ناراض کرنا اور پھر قبر میں جا کر عذاب میں مبتلا ہونا نادانی اور عقل کے خلاف ہے۔

جینے کا ڈھنگ بتانے کا حق کس کو ہے؟

دنیا میں کسی کو حق نہیں کہ ہم کو جینے کا راستہ بتائے، نہ امریکا کو، نہ افریقہ کو، نہ روس کو، نہ جاپان کو یہ حق ہے کہ وہ بتائیں کہ ہم کس طرح زندگی گزاریں، جینے کا راستہ بتانے کا حق

صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حق دیا ہے کہ وہ ہمیں جینے کا راستہ بتائیں، کیوں کہ اللہ کی مرضی پر چل کر ہی ہم دنیا اور آخرت میں آرام سے رہ سکتے ہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خالق اور مالک ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنے مالک کو ناراض کرے تو ساری دنیا اس کو آرام نہیں پہنچا سکتی اور مالک بھی ایسا طاقت ور مالک ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی طاقت ور نہیں ہے۔ بہت سی عورتوں نے سینما، وی سی آر، گانا بجانا، بے حیا ہو کر باہر نکلنا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں زندگی گزارنا شروع کی، لیکن جب اللہ کا غضب نازل ہوا اور بلڈ پریشر، کینسر، گردے میں پتھری جیسی خطرناک بیماریوں میں مبتلا فرمادیا تو ان کا سارا عیش اور سارا حسن خاک میں مل گیا۔ ابھی اسی ہفتہ کی بات ہے کہ جنوبی افریقہ میں میرے ایک دوست کی سترہ سالہ بیٹی ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہوگئی۔ ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے مرد ہو یا عورت ہر وقت یہ سوچنا چاہیے کہ معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کس وقت اپنے پاس بلالیں اور حساب کتاب شروع ہوجائے کہ بتاؤ! تم نے اپنی زندگی کس طرح گزاری؟

میری ماؤں، بہنو اور بیٹیو! یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چلے گا خواہ مرد ہو یا عورت فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً اللہ تعالیٰ اس کو لطف والی مزے دار زندگی عطا فرمائیں گے، بڑے آرام وسکون کی زندگی دیں گے۔ اور جو مرد اللہ کی نافرمانی کرے گا ہرگز سکون نہیں پاسکتا، اسی طرح جو عورت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف بے پردہ گھومے گی، نماز نہیں پڑھے گی، شوہر کو ستائے گی، اللہ تعالیٰ کی کسی نوع کی نافرمانی کرے گی اس کی زندگی بے آرام گزرے گی، اس کو چین نہیں ملے گا اور جس وقت موت آئے گی تو نافرمانی کے سارے مزے ختم ہوجائیں گے۔

حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہٗ فرمایا کرتے تھے کہ جو مرد اور عورت اپنی اصلاح چاہے، وہ اس مراقبہ کو روزانہ کرلیا کرے کہ میری جان نکل گئی ہے اور مجھے نہلایا جارہا ہے پھر کفن میں لپیٹ کر مجھے قبر کے گڑھے میں ڈالا جارہا ہے، کئی من مٹی میرے اوپر ڈالی جارہی ہے۔

دل کی سختی اور غفلت کا علاج

حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، جنہوں

نے بہشتی زیور لکھی ہے، بہت بڑے عالم ہیں، فرماتے ہیں کہ جس شخص کا دل سخت ہو گیا ہو اور اللہ کی یاد میں لگنے کے بجائے گناہوں کے تقاضوں سے پریشان کرتا ہو یعنی دل میں سختی آگئی ہو جس کو عربی زبان میں قساوۃ کہتے ہیں، تو ایسے دل کی اصلاح کے لیے حدیث شریف میں ایک نسخہ بیان کیا گیا ہے۔ حضرت سیدہ طاہرہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہماری ماں ہیں، سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں اور حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں، ان سے ایک عورت نے کہا کہ اے میری ماں! آج کل میرا دل نماز میں، قرآن شریف کی تلاوت میں نہیں لگتا، دل سخت ہو گیا ہے کیا کروں؟ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم ایک کام کرو، روزانہ موت کو یاد کرو کہ میری موت آگئی ہے، اہل و عیال، اچھے اچھے کپڑے، شاندار مکان سب چھوٹ گیا ہے۔ چند دنوں کے بعد وہ بی بی آئیں اور کہا کہ اے میری ماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا! اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ میرا دل اللہ سے لگ گیا، دل کی سختی دور ہو گئی، اب نماز میں بھی مزہ آرہا ہے۔ اس حدیث شریف کی روشنی میں حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا دل سخت ہو گیا ہو، گناہ نہ چھوٹتے ہوں، خدا کا خوف نہ معلوم ہوتا ہو، گناہ کے تقاضے سے پاگلوں کی طرح گناہ کی طرف بھاگتا ہو اور اسے اپنی عبدیت اور مخلوق ہونے کا بھی احساس نہ ہو کہ میں کس کا بندہ ہوں، میرا کوئی مالک بھی ہے، ایسے پاگلوں اور سخت دل والوں کے لیے عجیب و غریب علاج بیان فرمایا جو سو فیصد مفید ہے ان شاء اللہ تعالیٰ، چاہے مرد ہو یا عورت جو بھی اس علاج کو کرے گا اس کا دل نرم ہو جائے گا، اللہ سے جڑ جائے گا اور نفس و شیطان سے کٹ جائے گا۔ وہ علاج کیا ہے؟ روزانہ جب سونے لگے تو پانچ منٹ یہ سوچے کہ اللہ نے ہم کو بلا لیا، موت آگئی، ہماری روح نکل گئی، سب لوگ مجھ کو نہلانے کے بعد کفن لپیٹ رہے ہیں، اس کے بعد لوگ مجھے قبرستان لے جا رہے ہیں، میرے ماں باپ، بیوی بچے، کاروبار شاندار قالین، شاندار کپڑے اور سونے چاندی کے زیورات سب چھوٹ گئے، مجھے قبرستان میں لے جا کر قبر کے گڑھے میں ڈال دیا اور کئی من مٹی ڈال کر سب چلے گئے اور میں بزبانِ حال یہ پڑھ رہا ہوں ؂

شکریہ اے قبر تک پہنچانے والو شکریہ
اب اکیلے ہی چلے جائیں گے اس منزل سے ہم

اور وہ مردہ یعنی مرنے والا یا مرنے والی یہ شعر بھی بزبانِ حال پڑھتا ہے یا پڑھتی ہے۔

دبا کے قبر میں سب چل دیے دعا نہ سلام
ذرا سی دیر میں کیا ہوگیا زمانے کو

کوئی بھی تمہارے ساتھ قبر کے اندر نہ آیا، سب نے چھوڑ دیا، نہ امّاں کام آئی نہ ابّا، نہ شوہر کام آیا نہ بچے کام آئے، قبر میں تنہا پڑے ہو۔ اب قبر میں سوالات ہو رہے ہیں کہ تمہارا ربّ کون ہے؟ پھر مراقبہ کرو کہ قیامت کا دن آگیا، اللہ تعالیٰ کے سامنے ہم سب پیش ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ پوچھ رہے ہیں کہ اے عورت! تو نے اپنی جوانی کو کس طرح استعمال کیا؟ اپنی آنکھوں کو کہاں استعمال کیا؟ نماز پڑھتی تھی یا نہیں؟ اگر عمل اچھا ہوا تو جنت ملے گی اور اگر عمل خراب ہوا تو فرشتے گھسیٹ کر دوزخ میں داخل کر دیں گے، سارا عیش ناک کے راستے سے نکل جائے گا۔ یہ دنیا امتحان کی جگہ ہے، ہم یہاں چند روز کے لیے آئے ہیں، خدا کے لیے اپنی جانوں پر ہم بھی رحم کریں اور آپ بھی کریں۔ چند دن کے عیش کو مت دیکھو، ہمیشہ رہنے والی زندگی کو دیکھو، جو آخرت میں اللہ تعالیٰ سب کو عطا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت کے راستے پر چلائے۔

میں عرض کر رہا تھا کہ روزانہ اصلاح کے لیے قبرستان کو یاد کر لیا کرو کہ سترہ سال کی جوان لڑکی جس کی ابھی شادی بھی نہیں ہوئی تھی، ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گئی۔ ایسی کتنی جوانیاں قبر میں سو رہی ہیں، لہٰذا یہ مت سوچو کہ جب ہم بڈھی ہو جائیں گی پھر ہم اللہ والی بنیں گی اور جنت بنالیں گی، یہ محض حماقت ہے، اس لیے کہ خدائے تعالیٰ بچپن میں بھی موت دیتا ہے اور جوانی میں بھی موت دیتا ہے اور جس کو جس وقت چاہے بلا لیتا ہے۔ میں جب طبیہ کالج الٰہ آباد میں پڑھتا تھا تو میرا ایک اٹھارہ سال کا ساتھی تھا جو میرے ساتھ طبیہ کالج جایا کرتا تھا، اچانک ایک ہفتہ بیمار رہ کر اس کا انتقال ہوگیا۔ اس زمانے میں میں چھٹیوں میں اپنے گاؤں گیا ہوا تھا، جب واپس آیا تو میں اس کے گھر گیا، دروازہ کھٹکھٹایا، اس کی ماں نکلی۔ میں نے کہا کہ میرا کلاس فیلو، میرا دوست کہاں ہے؟ اس نے کہا: وہ تو قبرستان میں لیٹا ہوا ہے۔ تو زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔ حرم شریف میں مدرسہ صولتیہ ہے، اس کے مہتمم کے سگے بھائی، پینتالیس سال کی عمر تھی، چائے پی رہے تھے، کسی قسم کی کوئی بیماری نہیں تھی، کبھی ہارٹ اٹیک نہیں ہوا تھا بالکل صحت مند تھے، چائے پیتے پیتے ایک گھونٹ پیا، چائے کی پیالی ہاتھ سے گر گئی اور انتقال

ہو گیا۔ اس لیے ہر وقت اپنی موت کو سامنے رکھو، اسی لیے ہمارے بزرگ ہمیشہ ہماری ہدایت کے لیے ایک شعر پڑھا کرتے تھے ؎

نہ جانے بلالے پیا کس گھڑی
تو رہ جائے تکتی کھڑی کی کھڑی

زندگی کو کب اور کس پر فدا کریں؟

نہ جانے اللہ تعالیٰ کس وقت بلالے، کسی کی گارنٹی نہیں ہے کہ ہم لوگ اتنے دن تک جیئیں گے، لہٰذا یہ سوچنا کہ جب بڑھے ہو جائیں گے یا جب بڑھی ہو جاؤں گی تو ہم خوب حج اور عبادت کریں گے، لیکن میری ماؤں، بہنوں اور بیٹیو! جب آپ گوشت منگاتی ہیں تو کیا کہتی ہیں کہ بڑھے بکرے کا گوشت لانا یا کہتی ہیں کہ جوان بکرے کا لانا؟ میری بات کو ذرا غور سے سننا، بتاؤ! زندگی کا کون سا حصہ بہتر ہے، جوانی یا بڑھاپا؟ زندگی کا کون سا زمانہ اچھا ہوتا ہے؟ جوانی کا، تو اللہ ورسول کو کون سا تحفہ دینا چاہتی ہو، جوانی کا یا بڑھاپے کا؟ شرم آنی چاہیے اور توبہ کرنی چاہیے کہ اللہ اور رسول کے لیے کیا سوچا ہوا ہے کہ جب بڑھے ہو جائیں گے، آنکھوں پر گیارہ نمبر کا چشمہ لگے گا، کمر جھک جائے گی، کوئی نانی امّاں بن جائے گی، کوئی نانا ابّا بن جائے گا اس وقت بڑھاپے میں خدا کو یاد کرنے کا سوچا ہوا ہے، بڑی ناشکری کی بات ہے۔ خدا نے ہم کو آپ کو جو جوانی دی ہے اسے اللہ پر فدا کرو۔ شکلوں پر مت جاؤ، بت پرستی سے توبہ کرو، یہ فانی چیزیں ہیں۔ آپ نے دیکھا جو لڑکی سولہ سال کی ہے، کبھی نانی بن جائے گی، گیارہ نمبر کا چشمہ لگے گا، منہ میں دانت نہیں رہیں گے، جھکی جھکی چلے گی، ایسے ہی لڑکوں کا بھی حال ہے، آج سولہ سال کے، اٹھارہ سال کے اچھے لگتے ہیں، کچھ دن کے بعد ان کے گال پچک جائیں گے، دانت باہر آجائیں گے، بال سفید ہو جائیں گے اور گیارہ نمبر کا چشمہ لگ جائے گا اور بڑے میاں ہو جائیں گے۔ اس پر میرا ایک شعر ہے ؎

کمر جھک کے مثلِ کمانی ہوئی
کوئی نانا ہوا کوئی نانی ہوئی

لہٰذا ظاہری حسن پر مت جاؤ، اپنے اللہ کو یاد کرو۔ قبر میں جس وقت عذاب شروع ہو گا گناہوں کے سارے مزے ناک کے راستے نکل جائیں گے، جلتی ہوئی دیا سلائی ہو یا گرم توا ہو، آپ اس پہ

انگلی رکھیں تو پتا چل جائے گا۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ ہم عذاب سے نہ ڈریں، جبکہ خبر دینے والا صادق اور امین ہے جس کی صداقت کی گواہی دشمن بھی دیتے تھے، اس لیے اللہ تعالیٰ کے لاڈلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا اس پر ایمان لاؤ، یقین کرو۔

عالَمِ آخرت کے واقعات کی تفہیم ایک مثال سے

جیسے ایک مچھلی دریا سے باہر نکل کے دیکھ آئے کہ شکاری لوگ ہمیں شکار کرنے آئے ہیں، ان کے ساتھ جال بھی ہے اور چاقو چھری بھی ہیں، مچھلی جس نے یہ سب تماشا دیکھا اس نے واپس آکر پانی میں موجود دوسری مچھلیوں کو سب بتادیا کہ دیکھو! دریا کے باہر شکاری لوگ آئے ہیں، ذرا ہوشیار رہو ان کے پاس تمہیں پھنسانے کے لیے جال بھی ہے اور چارہ بھی ہے، چھری اور چاقو بھی ہے، اگر تم ان کے جال میں چلی گئیں یا ان کا چارہ کھالیا تو وہ تمہیں پکڑ کر لے جائیں گے پھر چاقو سے تمہاری بوٹیاں بنائیں گے پھر تیل گرم کرکے تم کو آگ میں تلیں گے اور بتیس دانت تمہاری ایک ایک بوٹی کو کھائیں گے اور تمہاری ہڈیوں کو بلی کتے چبائیں گے۔ مچھلیاں کہتی ہیں کہ یہ ہمیں بے وقوف بنارہی ہے، چارہ کھاؤ عیش کرو، یہاں نہ کوئی جال نظر آرہا ہے، نہ چھری چاقو ہے نہ شکاری ہیں نہ آگ ہے، مچھلیاں بے فکر ہوگئیں اور اسی بے فکری کے عالم میں وہ چارہ بھی کھالیا جو شکاریوں نے کانٹے پر لگایا تھا۔ جب شکاری نے ان کو پکڑ کر باہر نکال لیا، تب یقین آیا کہ وہ مچھلی تو صحیح کہہ رہی تھی۔ شکاریوں نے ان مچھلیوں کو کاٹ کر بوٹیاں بنادیں پھر تیل پکا کر ان کے کباب بنارہے ہیں پھر ان کو بتیس دانتوں سے چبایا، اس کے بعد بلیّاں کتے ان کی ہڈیاں بھی چبا گئے، اب پتا چلا کہ وہ مچھلی صحیح کہہ رہی تھی، لیکن اب ایمان لانے سے کچھ فائدہ نہیں، اگر بغیر دیکھے بات مان لیتیں تو یہ دن نہ دیکھنے پڑتے، چناں چہ جنھوں نے اس مچھلی کی بات مانی وہ محفوظ رہیں۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں آسمانوں کے اوپر جا کر عالمِ آخرت کو دیکھ آئے ہیں، آپ نے دوزخ کو دیکھا، جنت کو دیکھا، اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا اور اللہ تعالیٰ سے باتیں کیں کافر بھی کہتے تھے کہ اَنْتَ صَادِقٌ اَمِیْنٌ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بڑے سچے اور بڑے امانت دار ہیں، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانو، آپ کی بات نہ ماننا تباہی کو مول لینا ہے۔

اللہ کی یاد میں دل لگانے کا طریقہ

میری ماؤں بہنوں بیٹیو! اللہ تعالیٰ کی یاد میں پہلے بہ تکلّف اپنے آپ کو لگاؤ، ذکر اللہ کی بہ تکلّف عادت ڈالو، اس کے بعد عادت ہو جائے گی تو پھر نہیں چھوٹے گی، جیسے پان کی عادت نہیں چھوٹتی، تمباکو کی عادت نہیں چھوٹتی، جس نے کبھی تمباکو نہ کھایا ہو اس کو کھلا دو تو الٹی ہو جائے گی لیکن جب عادت پڑ جاتی ہے تو جو لوگ پان تمباکو کھاتے ہیں اگر نہیں پاتے تو پاگل کی طرح پوچھتے ہیں کہ ارے بھائی! کہیں پان ملتا ہے؟ کہاں پان ملتا ہے؟ جب بُری چیز منہ کو لگ جاتی ہے تو نہیں چھوٹتی، لہٰذا جب اللہ کے ذکر کی اچھی عادت پڑ جائے گی تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی یاد کے بغیر نیند بھی نہیں آئے گی۔ جو لوگ بغیر ذکر اللہ کے خراٹے مارتے ہیں یہ وہی غافلین ہیں جن کو ابھی تک اللہ کے نام کا مزہ نہیں ملا۔

جس طرح تمباکو کے عاشق پوچھتے ہیں کہ پان کہاں ملتا ہے، اسی طرح جو اللہ کے عاشق ہیں وہ بھی اللہ والوں سے پوچھتے ہیں کہ اللہ کہاں ملتا ہے؟ کیسے ملتا ہے؟ پان کی محبت تو سمجھ میں آگئی، اللہ کی محبت کیوں سمجھ میں نہیں آتی؟ اللہ کی محبت خوش نصیب عورتوں کو، خوش قسمت مردوں کو ملتی ہے۔ وہ پوچھتے ہیں کہ اللہ کیسے ملتا ہے؟ اللہ تعالیٰ عبادت سے ملتا ہے، گناہ چھوڑنے سے ملتا ہے، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ بے پردہ بھی پھرتی رہو اور اللہ کی ولیہ بھی بن جاؤ۔

نظر بازوں کے لیے حضور ﷺ کی بد دعا

لہٰذا مرد ہو یا عورت جو بھی گناہ کرتا ہے اس پر خدا کی لعنت برستی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ[۳۷] یہ حدیث شریف ہے، حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ لعنت کرے اس مرد پر جو عورتوں کو دیکھتا ہے اور لعنت فرمائے اس عورت پر جو مردوں کو دکھاتی ہے۔ برقعہ نہ اوڑھنے کے لیے گرمی کا بہانہ کرتی ہے، لیکن شامی کباب اور بریانی سوئی گیس کے سامنے پکاتی ہے اس وقت نہیں کہتی کہ گرمی لگ رہی ہے، صرف پیٹ میں کباب اور بریانی ٹھونسنے کے لالچ میں گرمی برداشت کرتی ہے وہاں شکایت نہیں کرتی، لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم کے معاملے میں

---

[۳۷] کنز العمال:۳۳۸/۷،(۱۹۱۶۲)،فصل فی احکام الصلوٰۃ الخارجۃ،مؤسسۃ الرسالۃ

بہانے چلتے ہیں، بتاؤ ایسوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برسے گی یا نہیں؟ مردوں پر بھی لعنت برستی ہے اور اس عورت پر بھی جو بے پردہ پھرتی ہے، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا ہے۔ آج لوگ ولیوں اور پیروں کی بددعا سے تو ڈرتے ہیں، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے نہیں ڈرتے جن کی غلامی کے صدقہ میں بزرگی اور پیری ملتی ہے، لہٰذا جس وقت کسی حسین لڑکے یا لڑکی کو دیکھنے کا جی چاہے فوراً نبی کی لعنت کو یاد کرلو کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا اپنے اوپر لے رہے ہیں۔ مجھے افسوس تو یہ ہے کہ جب انسان نفس کا غلام ہو جاتا ہے، تعلق مع اللہ کمزور ہو جاتا ہے، تو ایسے پاگلوں کو خدا یاد بھی نہیں آتا۔

آنکھوں کا زنا

بولیے صاحب! جس وقت کوئی حسین سامنے ہوتا ہے بخاری شریف کی حدیث یاد آتی ہے کہ زِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ وَ زِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ [٤٨] مردوں کو لڑکیوں اور لڑکوں کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے؟ یہ ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں، کوئی لڑکی کسی لڑکے کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھے یا لڑکا کسی لڑکی کو دیکھے تو دونوں کا حکم یہ ہے کہ یہ آنکھوں کا زنا ہے، اور زِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ زبان کا زنا یہ ہے کہ کوئی لڑکا کسی لڑکی سے گپ شپ مار رہا ہے، اس کو اپنا دوست بنارہا ہے، لیکن جب شہوت چڑھی ہو تو یہ حدیث کہاں یاد رہتی ہے کہ نامحرم سے شہوت سے بات کرنا زبان کا زنا ہے، اچھے اچھے دینداروں کو یاد نہیں رہتی، یہ دل کی سختی کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ سے تعلق کی کمی کی بات ہے، یہ شخص مخلص نہیں معلوم ہوتا۔ اگر اس کا ارادہ صحیح ہوتا، اللہ مراد ہوتا تو فکر ہوتی کہ ہم یہ کیا کر رہے ہیں! ایسا شخص نفس کا غلام ہے، یہ اللہ کا صحیح بندہ ابھی نہیں بنا، ورنہ اس کو خدا ضرور یاد آتا کہ ہم یہ کیا کر رہے ہیں جبکہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ میرا ایک اردو شعر سنیے، جو لوگ سمجھتے ہیں کہ مجھے کوئی دیکھ نہیں رہا ہے یہ شعر خاص طور پر ان کے لیے ہے۔

جو کرتا ہے تو چھپ کے اہلِ جہاں
کوئی دیکھتا ہے تجھے آسماں سے

---

٤٨ صحیح البخاری: ٢/٩٦٨ (٦٦٥٢)، باب قولہ: وحرام علی قریۃ اھلکناھا، المکتبۃ المظھریۃ

جب کوئی لڑکی کسی لڑکے کو یا لڑکا کسی لڑکی کو دیکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ یہ دیکھ رہا ہے کہ یہ بے غیرت بے حیا کیا کررہا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ کسی نامحرم کو، کسی کی ماں بیٹی کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے، ایسے ہی عورتوں کا مردوں کو دیکھنا لڑکیوں کا لڑکوں کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنا یہ آنکھوں کا زنا ہے، ان سے بات چیت کرنا زبان کا زنا ہے، لیکن نفس کیا کہتا ہے کہ ارے چند دن عیش کرلو! ایسے لوگوں کو قبر میں جانے کے بعد پتا چلے گا کہ اپنی زندگی کہاں ضایع کی ہے۔

بے حیائی کا جدید نام

آج تو تم اپنے کو ماڈرن کہہ کر اپنے اوپر فخر کر رہے ہو کہ ہماری لڑکی بڑی ماڈرن ہے، کالج میں فرسٹ آتی ہے، اخباروں میں اس کے فوٹو دیے جارہے ہیں۔ حد ہے بے شرمی کی کہ اخباروں میں اس کے فوٹو بھی دیتے ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں؟ یہ مسلمان بھائی ہیں، حاجی صاحب ہیں، تسبیح ہر وقت ہاتھ میں ہے لیکن بیٹی اگر فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئی تو اس کا نام اور اس کی تصویر اخباروں میں ٹیلی وژن میں دیتے ہیں۔ یہ کیسا اسلام ہے؟

پردہ کی اہمیت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں دو بیویاں ہماری مائیں بیٹھی ہوئی تھیں، حضرت عبد اللہ ابنِ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا صحابی تشریف لائے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے فرمایا: اِحْتَجِبَا تم دونوں پردہ کرلو۔ ہماری دونوں ماؤں نے کہا: اَلَیْسَ ھُوَ اَعْمٰی؟ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: اَفَعْمَیَا وَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِہٖ[۴۹] اے میری دونوں بیبیو! کیا تم بھی اندھی ہو؟ کیا تم بھی نہیں دیکھتی ہو؟ اللہ اکبر! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو اندھے صحابی سے پردہ کروایا۔ جتنا گناہ مردوں کو نامحرم عورتوں کو دیکھنے سے ہوتا ہے عورتوں کو بھی حرام ہے کہ غیر مردوں کو دیکھیں۔

عورتوں کے لیے کچھ نصیحتیں

اب چند باتیں جلدی جلدی پیش کررہا ہوں۔ اس کو غور سے سن لو، کیوں کہ اب

---

۴۹ جامع الترمذی: ۲/ ۱۰۶، باب ماجاء فی احتجاب النساء من الرجال، ایچ ایم سعید

مضمون ختم ہورہا ہے اور ہماری تقریر کی گاڑی اب اسٹیشن کے قریب پہنچ رہی ہے، لہٰذا عورتوں کے لیے کچھ نصیحتیں پیش کررہا ہوں:

شوہر کو راضی رکھنا

۱) شوہر کو ناراض مت کرو، اس کے ساتھ بدتمیزی سے زبان مت کھولو، ورنہ تمہارا سارا حج ساری عبادت بے کار ہو جائے گی۔ حدیث پاک میں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو عورت اپنے شوہر کی نافرمانی کرے اور اس کا دل دکھادے اور شوہر ناراض ہو کر سو جائے تو ساری رات اس عورت پر لعنت برستی ہے۔ اس لیے شوہر کو ناراض مت کرو، کبھی غلطی ہو جائے تو معافی مانگ لو اور اس کو راضی کرو، ورنہ رات بھر تم تسبیح پڑھتی رہو تو قبول نہ ہوگی۔ بعض وقت بیوی دیکھتی ہے کہ شوہر تسبیح پڑھ رہا ہے تو وہ بھی تسبیح نکالتی ہے موٹے دانے کی۔ کہتی ہے کہ تم کیا ناراض ہو، میں بھی تسبیح ماروں گی، ایسا دانہ پڑھوں گی کہ تمہارے ہوش اڑجائیں گے، تم بڑے پیر صوفی بنتے ہو۔ ایسے موٹے موٹے دانے کی تسبیح الٹی پڑھوں گی کہ رونے کے لیے آنسو بھی نہیں ملیں گے۔ یہ آج کل مقابلہ چل رہا ہے۔ سوچ لو کہ ایسی باتوں سے شوہر کو ناراض کرنے سے رات بھر لعنت برستی ہے، لہٰذا بیویوں کو چاہیے کہ اپنے شوہروں کو راضی کرلیں، معافی مانگ لیں۔

ماں باپ سے شوہر کی شکایت نہ کریں

۲) اپنے ماں باپ کے یہاں جاکر اپنے شوہروں کی شکایت مت کرو۔ اگر ماں باپ پوچھیں کہ تمہارا شوہر کیا تمہارے کپڑے بناتا ہے؟ تو یہ مت کہو کہ ہاں کچھ چیتھڑے بنادیتا ہے اور اگر پوچھیں کہ تمہارے لیے جوتی لاتا ہے؟ تو یہ مت کہو کہ ہاں کچھ لیتڑے لے آتا ہے اور اگر پوچھیں کہ تمہارے لیے اچھے اچھے خوبصورت کچھ برتن لایا ہے؟ تو یہ مت کہو کہ ہاں کچھ ٹھیکرے لایا ہے۔ یہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ میں سے میں نے انتخاب کیا ہے کہ عورتوں کے اندر ناشکری کا مرض ہوتا ہے اور ناشکری بہت خطرناک چیز ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہت سی عورتیں شوہر کی ناشکری کرنے کی

وجہ سے اور اس کی دی ہوئی چیز میں عیب نکالنے سے جہنم میں جائیں گی۔ تم راضی رہو، ان شاء اللہ پھر دیکھو جنت میں تمہیں کیا درجہ ملتا ہے۔

شوہر کی ناقدری اور ناشکری نہ کریں

۳) شوہر کی ناشکری مت کرو۔ شوہر کا جیسا گھر ہو، جیسا وہ کھلائے، جیسا وہ پلائے، جیسا پہنائے شکر ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ ماں باپ سے جاکر کہو کہ الحمد للہ! ہم بہت آرام سے ہیں۔ بلاوجہ ماں باپ سے کہہ کر ان کا دل دکھتا ہے۔ اگر کوئی تکلیف بھی پہنچ جائے تو ماں باپ سے مت کہو، دو رکعت صلوٰۃِ حاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے روؤ۔ اور میں آپ لوگوں کو ایک وظیفہ بتاتا ہوں۔

شوہر کا دل نرم کرنے کا وظیفہ

۴) اگر شوہر تمہیں ستاتا ہے، غصہ والا ہے، ذرا ذرا سی بات پر ڈانٹ لگاتا ہے تو ماں باپ سے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا، سوائے اس کے کہ ماں باپ مقدمہ کردیں گے، طلاق کی نوبت آجائے گی، تمہارا گھر برباد ہوجائے گا، بچے بھی چھوٹ جائیں گے، لہٰذا میں آپ کو دو وظیفے بتاتا ہوں: نمبر ایک بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرلو اور جب ہنڈیا پکاؤ تو اسی پانی سے پکاؤ اور پینے کے پانی پر بھی دم کردو، ان شاء اللہ تعالیٰ سارا گھر شانِ رحمت والا ہوجائے گا، غصے کی بیماری نکل جائے گی۔ جدّہ سے میرے پاس ایک خط آیا کہ میری بیوی سے لڑائی ہے، بچوں سے بھی لڑائی ہے، سب کو غصے کا مرض ہے۔ میں نے یہی لکھ دیا کہ جب دستر خوان بچھاؤ، کھانے پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ دیا کرو۔ ایک مہینے کے بعد جدّہ سے خط آیا کہ جب سے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کھانے پینے پر دم کرکے ہم لوگ کھا رہے ہیں سب کا غصہ ٹھیک ہوگیا، سب میں رحمت کا مادہ آگیا۔ رَحۡمٰن، رَحِیۡم کے نام سے رحمت کا ظہور ہوگیا، دل میں شانِ رحمت غالب ہوگئی، لہٰذا اگر آپ چاہتی ہیں کہ میرا شوہر رحم دل ہوجائے اور میرے بچوں پر بھی رحم کرے، غصے کی بیماری نکل جائے تو یہ وظیفہ سات مرتبہ تینوں وقت ناشتہ پر بھی، کھانے پر بھی اور رات کو بھی کھانے پر پڑھو

پھر دیکھو، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ۲)دوسرا وظیفہ شوہر کے سامنے بھی یَا سُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ یہ چار نام پڑھتی رہو اور کھانے پینے پر بھی دم کردو۔ جب شوہر پانی مانگے تو اس پانی پر ۷ مرتبہ یَا سُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ دم کرکے اپنے شوہروں کو پلاؤ۔ اگر ساس ستا رہی ہو تو ساس کو بھی پلاؤ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر کے بھی اور یہ وظیفہ بھی، ان شاء اللہ ساس بیٹی کی طرح تمہیں ماننے لگے گی۔

ساس سے بنا کے رکھنا عقل مندی ہے

۵) لیکن تھوڑا سا یہ بھی خیال رکھو کہ ساس سے لڑو مت، ورنہ پھر سوچ لو کہ تمہیں بھی ساس بننا ہے۔ اگر آج ساس سے لڑو گی تو کل تمہاری بہو تم سے لڑے گی۔ ساس نے تمہارے شوہر کو پالا ہے، پندرہ بیس سال پرورش کی ہے، اس کے یہ معنٰی تھوڑی ہیں کہ تم ہر وقت شوہر کے کان میں کانا پھوسی کرو اور ماں باپ کی محبت کم کردو، نہیں! ماں باپ کی محبت زیادہ بڑھاؤ، اپنے شوہروں کو سمجھاؤ کہ ماں باپ کی عزت کریں، ان کا خیال رکھیں۔ حدیث میں ہے کہ جو اپنے بڑوں کا ادب کرتا ہے اس کے چھوٹے بھی اس کا ادب کرتے ہیں۔ بڑوں کا ادب کرلو تو تمہارے چھوٹے بھی تمہارا ادب کریں گے۔ ایک ہاتھ سے دو، دوسرے ہاتھ سے لو۔ ساس میں مان لو غصہ ہے، ہر وقت ترتر کرتی رہتی ہے، تو دسترخوان پر ساس کو جو کھانا کھلاؤ سات مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھو گی مگر شیطان بدگمانی ڈالے گا کہ دیکھو جادو کررہی ہے، اس لیے جب ساس استنجا خانے چلی جائے یعنی جب ساس نہ دیکھ رہی ہو اس وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سات مرتبہ یَا سُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ سات مرتبہ بہت سے پانی پر جلدی سے دم کرلو اور اس پانی کو فریج میں رکھ دو، ساس کو جب پیاس لگے اس کو وہی پانی پلاؤ۔ ساس کو مت بتاؤ کہ ہم نے کچھ دم کیا ہے اور شوہر سے بھی چھپا کے اس کو پڑھو ورنہ شوہر کو بھی شبہ ہوجائے گا کہ کوئی جادوگرنی ہے پتا نہیں کیا یہ ہونٹ ہلا ہلا کے پڑھ رہی ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، یَا سُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ اللہ کے نام ہیں، یقین سے کہتا ہوں کہ جن کے شوہر ظلم کررہے تھے اس کی برکت سے آج وہ پیار اور محبت سے رہتے ہیں۔

بہشتی زیور کے ساتویں حصے کا مطالعہ

۶)اور بہشتی زیور کا ساتواں حصہ، گجراتی زبان میں ہو، انگلش میں ہو، اردو میں ہو، اس کو آپ پڑھیں بار بار، مرد بھی پڑھیں اور عورتیں بھی، اس سے اخلاق درست ہوں گے، اس میں اصلاحِ اخلاق کی باتیں ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو بے حد نفع ہو گا۔

فضول خرچی سے بچیں

۷)اور ساتویں نصیحت یہ ہے کہ اسراف اور فضول خرچی مت کرو۔ ایک بلب کی ضرورت ہے دس بلب جلا رکھے ہیں۔ کھانا زیادہ پکالیا بعد میں کھانا پھینک رہی ہیں اور کھانا کوڑے خانے میں جارہا ہے، سخت بے ادبی اور ناشکری ہے۔ اس کا خیال رکھو کہ فضول خرچی نہ ہونے پائے، شوہر کے مال کو اعتدال اور ضرورت پر خرچ کرو۔

شوہر سے زیادہ فرمایش نہ کریں

۸) اور آٹھویں نصیحت یہ ہے کہ کہیں شادی بیاہ ہو تو شوہر سے یہ مت کہو کہ نیا جوڑا بنوادو، کیوں کہ مہینے میں اگر چار شادیاں ہوئیں تو اب بتاؤ! ہر شادی پر شوہر نیا جوڑا لائے؟ بے چارے پر کتنا بوجھ پڑے گا۔ کہاں سے اتنے رین لائے گا؟ اگر رین ہیں بھی اور مان لو شوہر مال دار ہے تو بھی جائز نہیں ہے، بلکہ شریعت کا حکم ہے، اللہ اور رسول کا حکم ہے کہ اپنے کو بنا سنوار کے گھروں سے مت نکلو کہ جس سے بے پردگی ہو۔ جس طرح زمانۂ جاہلیت میں عورتیں پھرا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ[۵۰]

تم قدیم زمانۂ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو، جیسے جاہلیت میں بے پردہ عورتوں کا شعار تھا، لہٰذا تم جاہلوں کی طرح اپنے کو بنا سجا کے باہر مت نکلو، شادی بیاہ میں سادے کپڑے پہن کے جاؤ۔ زیادہ سے زیادہ جو پرانے استعمال کے رکھے ہوئے ہیں اُن کو پہن کر

۵۰؎ الاحزاب:۳۳

جاؤ، نیانیاجوڑاغیر مَردوں میں پہن کر نکلنا حرام ہے، گناہِ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دس دس جوڑے دیے ہیں، پورا بکس بھرا ہوا ہے، لیکن جہاں شادی میں جانا ہوا اب شوہر کی ٹانگ کھینچ رہی ہیں کہ لاؤ نیا جوڑا، ہم نیا جوڑا پہن کر جائیں گے تاکہ عورتوں میں ہماری ایک شان معلوم ہو۔ ارے! شان کپڑوں سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے میں ہے۔ عزت والا بندہ وہ ہے جس سے خدا راضی ہو، عزت والی بندی وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں۔ دیکھو! علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شعر مجھے یاد آگیا، اتنے بڑے بزرگ فرماتے ہیں ؎

ہم ایسے رہے یا کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

میری ماؤں، بہنو اور بیٹیو! سن لو! اِس کو سوچو کہ قیامت کے دن ہماری کیا قیمت لگے گی؟ ذرا اچھے کپڑے پہن لیے، چلو چند عورتوں نے تمہاری تعریف بھی کر دی کہ اری بہن! بڑے اچھے کپڑے پہن کر آئی ہو، بس آپ پھول کر کُپّا ہو گئیں۔ بندیوں کی تعریف سے تمہیں خوشی ہو جائے اور اس کی فکر نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں میں کیسی ہوں، جبکہ شان شان دکھانے کے لیے لباس پہننا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ دیکھو! ایک لڑکی جس کی شادی ہونے والی تھی، اُسے اُس کی سہیلیوں نے سجایا، پھر سب لڑکیوں نے کہا کہ اے بہن! آج تم بڑی حسین معلوم ہوتی ہو، تو وہ لڑکی رونے لگی کہ تمہاری تعریف سے کیا ہو گا؟ جب میں بیاہ کے جاؤں گی اور میرا شوہر مجھے دیکھ کر خوش ہو جائے گا تب خوشی مناؤں گی۔ اس واقعے کو سن کر اللہ کے ایک ولی رونے لگے کہ اے دنیا والو! تم میری کتنی تعریف کرو لیکن اِس تعریف سے میرا کوئی فائدہ نہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جب ہم سے خوش ہو جائیں تو سمجھ لو آج ہماری قیمت ہے۔ انسانوں کی تعریفوں کے چکروں میں کیا پڑی ہوئی ہو، لہٰذا حکم شریعت کا سن لو کہ بالکل سادے لباس میں جاؤ، استعمال کیا ہوا لباس دوبارہ پہننا خلافِ شان نہیں ہے۔ شاندار لباس پہن کر جانا جہاں غیر مَردوں کی نظر پڑ جائے یہ غیرت کے بھی خلاف ہے، احتیاط کے بھی خلاف ہے، خصوصاً نئے جوڑے کی فرمائش کرنا یہ

شوہر پر ظلم ہے کہ مہینے میں اگر چار شادیاں ہوتی ہیں تو ابھی بیس جوڑے تو تمہارے بکس میں رکھے ہوئے ہیں، لیکن چار جوڑے اور لائے نئے نئے۔ اگر شوہر مولوی ہے اور ایک ہزار رین تنخواہ پاتا ہے، پھر تو اُس بے چارے کی شامت ہی آجائے گی۔ مولویوں کی بیویوں کو تو اور زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔

بغیر نکاح کے لڑکی کا منگیتر سے ملنا جلنا حرام ہے

۹) یہاں آکر یہ معلوم ہو کر بہت سخت صدمہ ہوا کہ رشتہ طے ہو جانے کے بعد نکاح ہوئے بغیر منگیتر کو اپنی بیٹی کے سامنے کر دیتے ہیں، اس کے ساتھ تنہائی میں رہنے اور گھومنے پھرنے کو بھیج دیتے ہیں۔ خوب سمجھ لو کہ جب تک نکاح نہ ہو جائے، محض رشتہ طے ہو جانے کے بعد جائز نہیں ہے کہ ہونے والا داماد گھر میں گھسے، جب تک نکاح نہیں ہو جاتا وہ نامحرم ہے اور اس کے سامنے اپنی بیٹی کو پیش کرنا حرام ہے، گناہ کبیرہ ہے اور بے غیرتی بھی ہے۔ اگر آپ کو فکر ہے تو نکاح کر دو۔ دو منٹ میں نکاح ہو جائے گا، نکاح کے بعد اب اپنی بیٹی کو سامنے بھیجو، خالی رشتہ طے ہونے کے بعد کوئی شخص اپنی بیٹی سے ہونے والے داماد کو چائے نہیں بھیج سکتا، اس کے سامنے بے پردہ نہیں کر سکتا، لیکن میں یہاں دیکھ رہا ہوں کہ رشتہ طے ہو گیا، ابھی نکاح نہیں ہوا اور بیٹیاں اس کے سامنے آرہی ہیں اور چائے بھی لے جارہی ہیں اور گپ شپ بھی لگ رہی ہے، تنہائی میں باتیں بھی ہو رہی ہیں، بلکہ غضب ہے کہ اس کے ساتھ تنہا سفر پر بھی جارہی ہیں، کیا یہ گناہِ کبیرہ نہیں ہے؟ یہ اللہ کے غضب کو خریدنا نہیں ہے؟ یہی وجہ ہے کہ آج جس کو دیکھو پریشان ہے، ہر طرف پریشانی ہی پریشانی ہے، مال بہت ہے، سکون نہیں ہے۔ دنیا میں گناہوں سے عیش حاصل کرنے والے اور اللہ کی نافرمانی کرنے والے مرد اور عورت ہمیشہ پریشان رہتے ہیں، گناہ سے کسی کو سکون اور چین نہیں ملتا، چین اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: **اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ**[۵۱] دلوں کا اطمینان صرف اللہ کی یاد میں ہے۔ پس

---

۵۱ الرعد:۲۸

اے ایمان والو! مرد یا عورت، صرف اللہ ہی کی یاد سے تمہارے دل کو چین ملے گا اطمینان ملے گا۔ وی سی آر سینما، مردوں کے سامنے بے پردہ پھرنا، اپنی بیٹیوں کو کالجوں میں پہنچانا اور ان کا عیسائی لڑکوں کے ساتھ ہنسنا بولنا، یہ سب عذاب ہے، کسی کو چین نہیں ہے، نہ لڑکے چین سے ہیں نہ لڑکیاں چین سے ہیں۔ آپ دیکھیے، طرح طرح کی بیماریاں، طرح طرح کی پریشانیاں موجود ہیں، اللہ پاک کو ناراض کرکے اپنے کو اور اپنی اولاد کو دوزخ میں بھیجنا اس سے بڑھ کر ہماری کیا بداخلاقی ہوگی؟ اگر خود توج کرکے حجّن امّاں بن گئیں اور ابّا صاحب حاجی ابّا بن گئے اور تسبیح بھی خوب چل رہی ہے، مگر اولاد وی سی آر اور ٹیلی وژن پر ننگی فلمیں دیکھ رہی ہے کہ لڑکا جس لڑکی کے ساتھ اور لڑکی جس لڑکے کے ساتھ چاہتی ہے چلی جاتی ہے، ہوٹلوں میں کھانا کھا رہی ہے، پارکوں میں جارہی ہے، طرح طرح کی بے پردگی کے عذاب میں مبتلا ہے اور سب سے بڑا رونا تو یہ ہے کہ ابھی صرف منگنی ہوئی ہے یعنی شادی کی بات چیت ہوئی ہے، نکاح نہیں ہوا اور اس لڑکے کو اپنی بیٹی کے سامنے کرتے ہیں اور بات چیت کی اور اس کے ساتھ گھومنے پھرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

اب بتائیے! یہ کتنا بڑا گناہ ہے؟ حرام ہے کہ کسی کی بیٹی اور بہن کو نکاح کے بغیر غیر آدمی دیکھ رہا ہے، اس کو گھر بلانا، اپنی بیٹی کو اس کے پاس چائے دے کر بھیجنا اور اس سے بات چیت کرنا کتنا بڑا جرم ہے۔ اگر آپ کو جلدی ہے تو ایک مولوی کو بلالو اور نکاح کردو، رخصتی چاہے دو سال بعد کرو، اگر آپ کے پاس زیور کپڑے ابھی نہیں ہے اور معاشرے کا خوف ہے، مخلوق کا خوف ہے تو رخصتی بعد میں کرلو، ورنہ اگر اللہ کا خوف ہوتا تو سادگی سے سنت کے مطابق ایک جوڑے میں رخصت کردیتے۔ بہرحال! نکاح فوراً کردو تاکہ آپ کی بیٹی کا اس لڑکے کے سامنے آنا درست ہوجائے، ساتھ رہنا اور گھومنا پھرنا، ملنا جلنا سب درست ہوجائے، کیوں کہ نکاح کے بعد وہ اس کی بیوی ہوجائے گی، پاکستان میں بھی یہی چل رہا ہے، بہت سے لڑکوں نے مجھ سے پوچھا کہ میری ہونے والی ساس اور ہونے والے سسر مجھے بلارہے ہیں کہ آؤ ہمارے گھر میں دعوت کھاؤ، ہماری لڑکی سے بات چیت کرو۔ میں نے مسئلہ بتادیا کہ یہ شرعاً حرام ہے، جب تک نکاح نہ ہوجائے اس لڑکی سے بات چیت کرنا، اس کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا گناہ کبیرہ ہے، حرام ہے اور اللہ کے غضب کا راستہ ہے۔

ان نافرمانیوں کی وجہ سے آج چین نہیں ہے، جدھر دیکھو بے چینی ہی بے چینی ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے کی بات کر رہا ہوں کہ غریب لوگ جن کے پاس تھوڑی سی زمین ہوتی تھی، ان کے لڑکے جوان ہو کر بھی کوئی فکر نہیں کرتے تھے۔ رزق میں اللہ نے ایسی برکت دی تھی کہ بیس بیس پچیس پچیس سال کے جوان کبڈی کھیلتے تھے۔ آج ہر آدمی کمارہا ہے مگر خرچہ پورا نہیں ہورہا۔ میرا آنکھوں دیکھا حال ہے کہ چند بیگھا زمین ہے بس اور جناب جوان جوان بیٹے کبڈی کھیل رہے ہیں، چاندنی رات میں کھیتوں میں خوب کھیل رہے ہیں، ایسی برکت ہوتی تھی کہ جناب اسی چند بیگھا میں بھینس بھی ہے، گائے بھی ہے، دودھ بھی پی رہے ہیں، دہی کھارہے ہیں اور آج گھر گھر کا ایک ایک لڑکا کمارہا ہے، مگر چین نہیں ہے، ساری دنیا سے چین چھنا ہوا ہے، چین تو اللہ کے قبضے میں ہے۔ جو اللہ کو خوش رکھتا ہے اس کو اللہ بھی خوش رکھتا ہے، اللہ کو جو ناراض رکھتا ہے خدا بھی اس کے دل کو پریشان رکھتا ہے۔ سوچ لو اس کو۔

بلاضرورت نامحرموں سے گفتگو نہ کریں

۱۰) اب ایک بات اور سن لو کہ عورتیں بلاضرورت غیر مردوں سے بات نہ کریں، نہ بلاضرورت اپنی آواز کو غیر مردوں کو سنائیں، نہ اتنا زور سے بولیں کہ محلے والے تک سن لیں۔ اگر ضرورت سے نامحرم سے بات کرنا ہو تو نرم آواز میں بات نہ کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے لیے آیت نازل ہوئی: فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ [۵۲] اے نبی کی بیویو! آواز کو نرم کر کے بات نہ کرو، یعنی اپنی قدرتی نرم آواز سے بات مت کرو، آواز کو تکلف سے بھاری کرلو، موٹی آواز سے بات کرو۔ اگر صحابہ کوئی بات پوچھیں تو وہ پردے کے باہر سے سے پوچھیں، یہ نہیں کہ اندر منہ ڈال دیا۔ آج کل لڑکیوں کے مدرسہ میں مہتمم صاحب دروازے کے اندر منہ ڈال کر لڑکیوں سے بات کررہے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ صحابہ سے فرمارہے ہیں:

وَاِذَا سَاَلۡتُمُوۡهُنَّ مَتَاعًا فَسۡـَٔلُوۡهُنَّ مِنۡ وَّرَآءِ حِجَابٍ [۵۳]

---

[۵۲] الاحزاب:۳۲

[۵۳] الاحزاب:۵۳

اگر تمہیں نبی کی بیویوں سے کوئی سوال کرنا ہے یا کوئی اور ضرورت کی بات پوچھنی ہے تو پردے کے باہر سے پوچھو۔

میں نے لڑکیوں کے مدرسہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ مہتمم صاحب لڑکیوں کو خوب دیکھ رہے ہیں اور باتیں کر رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا تم پر پردہ فرض نہیں ہے؟ پرنسپل ہونے کے یہ معنیٰ تھوڑے ہی ہیں کہ تم لڑکیوں سے بے پردہ باتیں شروع کردو۔

مدرسۃ البنات سے متعلق ضروری ہدایات

۱) جنوبی افریقہ، ہندوستان، ری یونین وغیرہ میں مدرسہ البنات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ احتیاط اسی میں ہے کہ لڑکیوں کا دار الاقامہ قائم نہ کیا جائے، اس میں بڑے فتنے ہیں، لڑکیاں دن میں پڑھ کر اپنے گھروں کو چلی جائیں۔

۲) معلمات صرف خواتین ہوں جو لڑکیوں کو پڑھائیں، مرد معلمین پردہ سے بھی تعلیم نہ دیں، اس میں بڑے فتنے سامنے آئے ہیں۔

۳) خواتین استانیوں سے مہتمم پردہ سے بھی بات چیت یا کوئی ہدایت براہِ راست نہ دیں، اپنی بیوی یا خالہ یا بیٹی سے استانیوں کو ہدایات اور تنخواہ وغیرہ کا اہتمام ضروری ہے۔ اور مہتمم اور اولادِ مہتمم اور مرد استاد کے براہِ راست بات چیت کرنے سے مدرسۃ البنات کے بجائے عشق البنات میں ابتلا کا اندیشہ ہے۔

۴) کوشش کی جائے کہ ۵ سال سے ۹ سال کی طالبات کو ناظرہ قرآن پاک اور حفظِ قرآن پاک اور تعلیم الاسلام کے ۴ حصے اور بہشتی زیور تک کی تعلیم پر اکتفا کیا جائے۔ اگر عالمہ نصاب پڑھانا ہو تو عربی کے مختصر نصاب سے تکمیل کرائیں، مگر شرعی پردہ کا سخت اہتمام ضروری ہے ورنہ لڑکیوں کے لیے بہتر یہی ہے کہ ناظرہ قرآن پاک، بہشتی زیور اور حکایاتِ صحابہ وغیرہ پر اکتفا کیا جائے اور معلمات خواتین بھی باپردہ ہوں۔

۵) عالمہ نصاب کی لڑکیوں کو شوہر کے حقوق وآداب کا اہتمام سکھایا جائے اور عالم شوہر کی تلاش ان کے لیے ہو، ورنہ اگر غیر عالم ہو تو دیندار ہونے کی شرط ضروری ہے، خواہ ڈاکٹر یا انجینئر ہو۔

۱۰)پورے مدرسۃ البنات میں عورتوں کا رابطہ صرف عورتوں سے رہے۔ مہتمم اپنی محرم یعنی بیوی یا والدہ اور بہن سے دریافت حال تعلیمی یا دریافت حال انتظامیہ کرے، اگر اتنی ہمت نہ ہو تو مدرسہ البنات مت قائم کرو اور مدرسہ بند کرو، دوسروں کے نفع کے لیے خود کو جہنم کی راہ پر مت ڈالو، مخلوق کے نفع کے لیے پڑھانا یا پردہ سے بھی بات چیت کرنا فتنے سے خالی نہیں۔ تجربہ سے معلوم ہوا کہ پردہ سے گفتگو کرنے والے بھی عشقِ مجازی میں مبتلا ہوگئے، لہٰذا اسلامتی کی راہ یہی ہے کہ خواتین سے ہر طرح کی دوری رہے۔

ناخن پالش اور لپ اسٹک کا حکم

۱۱)دوسرا ضروری مسئلہ یہ بتانا ہے کہ جو عورتیں ناخن پالش استعمال کرتی ہیں تو جب تک وہ پالش نہیں چھوٹے گی نماز نہیں ہوگی، کیوں کہ اس کی وجہ سے وضو نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب تک ہونٹوں سے لپ اسٹک نہیں چھوٹے گی وضو نہیں ہوگا، لہٰذا خوب سوچ لو اور ایسے پالش کو نالش کردو، ایسے پالش پر لعنت بھیجو۔ اگر دل چاہتا ہے تو ناخن پر مہندی لگالو، ورنہ ناخن پالش سے وضو نہیں ہوسکتا۔ خوب سمجھ لو! میری ماؤں، بہنوں، بیٹیو! خدا کے لیے اپنی جانوں پر رحم کرو، دوزخ کے عذاب سے اپنے کو بچاؤ، کسی وقت بھی اللہ بلاسکتا ہے، موت آنی ہے، ایک نہ ایک دن سب کو قبرستان جانا ہے، لہٰذا ناخن پالش اور ہونٹوں پر لپ اسٹک لگانے سے بچو۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ جو عورتیں پالش لگاتی ہیں تو پھر اس پالش کو چھڑاتی نہیں ہیں، اسی پر وضو کرلیتی ہیں، لہٰذا وضو ہوتا ہی نہیں جس کی وجہ سے نماز بھی نہیں ہوتی۔

عورتوں کا بال کٹوانا موجبِ لعنت ہے

۱۲)اسی طرح آج کل بعض لڑکیاں مردوں کی طرح بالوں کو کٹوارہی ہیں، پٹے رکھ رہی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو عورت مردوں کی شکل بنائے یا مردوں جیسا لباس پہنے اس پر خدا کی لعنت ہو، اور جو مرد عورت کی شکل بنائے اس پر بھی لعنت ہو۔ یہ بارہ نمبر ہوگئے۔

۱۳)اب تیرہواں نمبر سنو! عورتوں کو پنڈلی کھولنا حرام ہے۔یعنی لڑکیاں کرتا تو لمبا پہن رہی ہیں لیکن پنڈلی کھلی رکھتی ہیں، حالاں کہ عورتوں کا تو ٹخنہ بھی چھپنا چاہیے۔ مردوں کے لیے ٹخنہ کھولنا واجب ہے، ٹخنہ چھپانا حرام ہے اور عورتوں کے لیے یہ حکم ہے کہ اپنا ٹخنہ چھپائے رکھیں، چناں چہ جن کی پنڈلیاں کھلی ہیں سب اللہ تعالیٰ کی لعنت میں مبتلا ہیں، خدا کا عذاب کسی وقت پڑ سکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے؟ جن کے لیے قرآن اتر رہا ہے، جن کے لیے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی: فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ نرم آواز سے بات مت کرو، آواز کو تکلّف سے بھاری کرلو، ورنہ کیا ہوگا فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِہٖ مَرَضٌ جن کے دل میں بیماری ہے وہ طمع کریں گے، دل میں گندے خیالات آنے لگیں گے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ ریڈیو میں کیسا چبا چبا کے عورتیں خبریں نشر کرتی ہیں کہ آدمی کے دل میں ان کی طرف میلان شروع ہوجاتا ہے۔ ایئرپورٹوں پر بھی یہی حال ہے۔ جو ہوائی جہاز کا وقت بتائیں گی معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کے دل کو مائل کرنے کے لیے ہی بول رہی ہیں۔ ارے بھئی! آواز کو بھاری کر کے بولو کہ جہاز اتنے بجے لینڈ کرے گا، تم تو نرم آواز سے بات کرتی ہو کہ مردوں کی لینڈ اتار لیتی ہو۔ اوّل تو مسلمان عورت کی شان کے خلاف ہے کہ ایسی نوکری کرے، شریعت کے حکم کے علاوہ شرافتِ طبع کے بھی خلاف ہے کہ کوئی شریف زادی ایسی ذلیل ملازمت کرے۔

شوہر کے بھائی سے پردے کا حکم

۱۴)اور نصیحت یہ ہے کہ شوہر کے بھائی سے پردہ ضروری ہے، شوہر کے بھائی سے پردہ اتنا واجب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت نے پوچھا کہ کیا ہم اپنے شوہر کے بھائی سے پردہ کریں؟ تو آپ نے فرمایا کہ شوہر کا بھائی تو موت ہے موت، یعنی جتنا موت سے ڈرتی ہو شوہر کے بھائی سے اتنا ہی ڈرو یعنی بہت زیادہ احتیاط کرو۔ آج کل دیور سے پردہ نہ کرنے کے باعث بے شمار فتنے پیدا ہو رہے ہیں۔ شوہر کا بھائی بھی یہ سمجھنے لگتا ہے کہ آدھی بیوی میرے بھائی کی، آدھی میری، ففٹی ففٹی اپنا حق سمجھتا ہے۔ اسلام کے اندر اس بات کی کہاں گنجایش ہے؟ شوہر کے بھائی سے پوری احتیاط کرو، اگر بھائی ناراض ہوتا ہے ہونے دو، اللہ کو راضی رکھو۔

سارا جہاں خلاف ہو پروا نہ چاہیے
پیش نظر تو مرضی جانا نہ چاہیے

پھر اس نظر سے جانچ کے تو کر یہ فیصلہ
کیا کیا تو کرنا چاہیے کیا کیا نہ چاہیے

مردوں کو چاہیے کہ اپنی بیویوں کو اپنے بھائی کو نہ دیکھنے دیں اور بھائی کی ناراضگی کی پروا نہ کریں، کیوں کہ خون کا رشتہ تو آپ سے ہے نہ کہ بھاوج سے اور آپ صلۂ رحمی کا حق ادا کر رہے ہیں تو پھر شکایت کیسی؟

بیوی کی بہن سے پردے کا حکم

اسی طریقے سے شوہر کو بھی حکم ہے کہ اپنی بیوی کی بہن جس کو سالی کہتے ہیں، اس سے بے پردہ بات چیت نہ کریں، سالی عموماً کم عمر ہوتی ہے، اس کے عشق میں مبتلا ہو کر کتنے شوہر فتنے میں مبتلا ہو گئے، اس لیے شوہر پر بھی فرض ہے کہ جب بیوی کی بہن آئے وہ اس سے پردہ کرے، اس سے گپ شپ نہ لڑائے، یہ سب گناہ کبیرہ ہے، لہٰذا حرام ہے۔ وہ اپنی بہن کے ساتھ رہے اور بہنوئی کے سامنے نہ آئے اور اگر بیوی کہیں چلی گئی تو بیوی کی بہن کے ساتھ تنہائی جائز نہیں ہے۔

بالوں کے پردے کا حکم

۱۵) پندرہ نمبر کی نصیحت۔ عورتوں پر بالوں کا پردہ فرض ہے۔ جو عورتیں اتنا باریک دوپٹا پہن کر نماز پڑھتی ہیں کہ بالوں کی سیاہی باہر سے جھلکتی ہے تو ان کی نماز نہیں ہوتی، لہٰذا میری ماؤں بہنوں اور بیٹیو! خوب سمجھ لو! اگر گرمی کا مہینہ ہے اور موٹے دوپٹے میں آپ کو گرمی لگتی ہے تو نماز کے لیے ایک موٹا دوپٹا الگ رکھو، جو اتنا موٹا ہو کہ جس سے بالوں کی سیاہی باہر سے نہ جھلکے بس کافی ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ ٹاٹ اور بورے سر پر رکھو، میں تو آپ کو آرام کا نسخہ بتا رہا ہوں۔ میں نے اپنے گھر میں اپنی اہلیہ، بہو وغیرہ کو بھی یہی بتا رکھا ہے، ان کا ایک دوپٹا کھونٹی پر ٹنگا رہتا ہے جو اتنا موٹا ہوتا ہے کہ جس سے بالوں کی سیاہی نظر نہ آئے، لہٰذا یہ مسئلہ خوب سمجھ لو اور نماز کے لیے ایک دوپٹا الگ رکھو۔

باریک لباس کی حرمت

۱۶) نصیحت نمبر سولہ۔ ایسا باریک لباس پہننا جس سے کہ سینہ، کمر یا ٹانگیں نظر آئیں حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

گھر سے برقعہ پہن کر نکلو

۱۷) نصیحت نمبر سترہ۔ گرمی کے خوف سے برقعہ اتار کر پھینک دینا اور چہرہ کھول کر مارکیٹنگ کرنا یہ عورت کے لیے جائز نہیں ہے۔ جہاں جانا ہے برقعہ سے جاؤ، برقعہ پہنے بغیر گھر سے مت نکلو، بازار سے ضرورت کا سامان اپنے مردوں سے منگوالو، عورتوں کو بلاضرورتِ شدیدہ باہر نہیں نکلنا چاہیے۔ دس سال کی لڑکیوں کو ایسے اسکولوں کے لباس میں جو یونی فارم کہلاتے ہیں باہر بھیجنا جائز نہیں ہے۔ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لڑکی کو سات سال کی عمر سے پردہ شروع کرائیں، تھوڑا تھوڑا کر کے عادت ڈلوائیں، اس کے بعد دس سال کی جب ہو جائے تو بے پردہ بالکل باہر مت نکلنے دو۔ آئے دن کتنے فتنے ہوتے رہتے ہیں، لڑکیاں اغوا ہو جاتی ہیں، یہاں عیسائی لڑکے مسلمان لڑکیوں کو پھنسا لیتے ہیں، ہندوؤں کے ساتھ شادیاں کر لیتی ہیں، یہ سب بے پردگی کا وبال ہے۔ ایک طریقہ یہاں آج کل اور بھی ایجاد ہے کہ کوئی ہوٹل ہوتا ہے، وہاں لڑکے اور لڑکیاں جاتے ہیں اور رشتہ خود طے کر لیتے ہیں، ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں، اندازِ گفتگو دیکھتے ہیں کہ اس لڑکی کی باتیں کیسی لچک دار ہیں، شکل کیسی ہے، یہ سب حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ اس طرح اپنی لڑکیوں کو نامحرم لڑکوں کے ساتھ باہر بھیجنا گویا بھیڑیوں کے سپرد کر دینا ہے۔ اسی لیے کہتا ہوں کہ ''بہشتی زیور'' پڑھو اور اس پر عمل کرو، بہشت میں پہنچ جاؤ گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اس کا نام اسی لیے بہشتی زیور ہے کہ جنت میں پہنچانے کا نسخہ ہے۔ بس چند باتیں عرض کر دیں۔

شرعی پردہ کن سے ہے؟

اور ہاں دیکھو! چچازاد بھائی، خالہ زاد بھائی، ماموں زاد بھائی یعنی ماموں کے بیٹوں سے، چچا کے بیٹوں سے، خالہ کے بیٹوں سے، پھوپھی کے بیٹوں سے پردہ کرنا واجب ہے، لیکن آج

ہمارے ان گھرانوں میں بھی احتیاط نہیں ہے جو دیندار کہلاتے ہیں۔ ایسے ہی مردوں کو خالہ زاد بہن، چچازاد بہن، ماموں زاد بہن، پھوپھی زاد بہن سے پردہ کرنا واجب ہے۔ اگر آپ کے پردہ کرنے سے خاندان میں کوئی ناراض ہو جائے تو ہو جانے دو، بس اپنے اللہ کو راضی رکھو۔

پاکستان آنے کے سولہ سال بعد جب میں کراچی سے الہ آباد گیا، تو میری خالہ کی لڑکیاں سامنے آنے لگیں۔ میں نے کہا یہ کیا غضب کر رہی ہو؟ خبر دار! کوئی میرے سامنے نہ آئے، پردے میں رہو، جو تحفے تحائف کا دینا ہے سب کو خوب دوں گا، گھبراؤ نہیں، میں نے ان کے بچوں کو پانچ پانچ روپیہ دس دس روپیہ اور خالہ کی بیٹیوں کو سوسو روپیہ دے دیے، محض اس بنا پر کہ ان کو یہ خیال نہ آئے کہ جو زیادہ ملّا ہو جاتا ہے یعنی دیندار ہو جاتا ہے وہ پردہ کرا کے اپنی جان چھڑا لیتا ہے اور پیسہ بچا لیتا ہے۔ یہ مولانا لوگ کنجوس ہوتے ہیں۔ میں نے اسلام کی اور داڑھی کی عزت کے لیے ان کو خوب پیسہ دیا تاکہ وہ مولویوں کو بُرا بھلا نہ کہیں، تو میرے ہدیہ دینے سے سب خوش ہو گئے، پھر میں نے نرمی سے سمجھا دیا کہ تمہاری محبت ہمارے دل میں ہے، لیکن کیا کریں اللہ و رسول کا حکم ہے۔ تو اے میری خالہ کی بیٹیو! تم سے پردہ کرنا ہمارے اوپر واجب ہے، عورتوں کے لیے، خالہ کا بیٹا، ماموں زاد بھائی یعنی ماموں کا بیٹا، چچا کا بیٹا، پھوپھی کا بیٹا ان سب سے پردہ ضروری ہے۔

ملازمت عورت کے لیے ذلت کا سامان ہے

آہ! جس اسلام نے عورت کو اتنی عزت دی کہ اس کی عصمت کی حفاظت کی خاطر بعض خون کے رشتوں سے بھی پردہ کرایا اور اس کو گھر کی مالکہ بنا کر عزت کے ساتھ بٹھایا آج اس کے نام لیوا اپنی ماں بہنوں کو ایئرپورٹوں پر، اسٹیشنوں پر، ہوائی جہازوں میں، ریڈیو پر نامحرموں کے سامنے رسوا کر رہے ہیں۔ ہوائی جہازوں میں ایئر ہوسٹس کا نام دیا، لیکن فضائی ماسیاں بنا دیا جو غیر مردوں کی خدمت کرتی ہیں اور آواز کو بہ تکلف نرم اور لچکدار بنا کر بولتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے جن کے لیے قرآن اتر رہا ہے جن کے لیے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ

نرم آواز سے بات مت کرو، آواز کو بہ تکلف بدل کر گفتگو کرو، ورنہ کیا ہوگا؟

فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ[۵۴]

جن کے دل میں بیماری ہے وہ طمع کریں گے، دل میں خیالات آنے لگیں گے، لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ ریڈیو میں کیسا چبا چبا کے عورتیں خبریں نشر کرتی ہیں کہ آدمی کے دل میں ان کی طرف میلان شروع ہوجاتا ہے، ایئرپورٹوں پر بھی یہی حال ہے، ہوائی جہاز کا وقت بتائیں گی تو معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کے دل کو مائل کرنے کے لیے ہی بول رہی ہیں۔ ارے بھئی! کافروں کا کیا ہے وہ تو مکلف ہی نہیں، لیکن مسلمان عورت کی شان کے خلاف ہے کہ ایسی نوکری کرے، شریعت کے حکم کے علاوہ شرافتِ طبع کے بھی خلاف ہے کہ کوئی شریف زادی ایسی ذلیل ملازمت کرے۔

میں نے تقریر میں جو کچھ کہا ہے ان شاء اللہ آپ کو بہشتی زیور میں سب لکھا ہوا مل جائے گا، اسی لیے کہتا ہوں کہ بہشتی زیور پڑھو، اللہ کی رحمت سے بہشت میں چلی جاؤ گی، ان شاء اللہ، پھر جنت میں جا کر دعا دینا کہ کراچی سے ایک مُلّا آیا تھا ہمیں کیا کیا بتا گیا۔

دعا

اب دعا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں اور ہماری ماؤں، بیٹیوں، بہنوں کو شرعی پردہ کی توفیق عطا فرمائے اور وی سی آر کی لعنت سے، ٹیلی وژن کی لعنت سے اللہ ہمارے گھروں کو پاک کردے اور ہماری بیٹیوں کو دس سال کے بعد بے پردہ اسکول بھیجنے سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ اے خدا! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر رحم فرمادے۔ یا اللہ! یہ آج کیا ہورہا ہے، اسلام کا خالی نام رہ گیا ہے، آج اسلام ہم سے چھینا جارہا ہے۔ کس طرح سے رات دن سڑکوں پر عورتیں لڑکیاں بے پردہ پھر رہی ہیں، اے خدا! ہم سب کو توفیق دے، اے اللہ! ہم سب کو اپنا خوف دے، جو کچھ بیان ہوا ہے اے اللہ! اس کو اپنی رحمت سے قبول فرما اور مجھ کو بھی اور میری ماؤں، بہنوں،

۵۴؎ الاحزاب:۳۲

بیٹیوں کو عمل کی توفیق عطا فرمادے، یااللہ! ان سب چیزوں کا ہمیں یقین عطا فرما، ہماری دنیا بھی بنادے آخرت بھی بنادے، اور اللہ جن کے گھروں میں شرعی پردہ ہو جائے ان کی بیٹیوں کو نیک رشتہ عطا فرمادے، جن کے ماں باپ اپنی بیٹیوں کو بہشتی زیور پڑھائیں نیک بنائیں اے اللہ! ان کو نیک شوہر عطا فرمادے، دیندار شوہر عطا فرمادے۔ اور جو مرد داڑھی رکھ رہے ہیں ان کو بھی یااللہ! ایسی بیویاں عطا کردے جو نیک ہوں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا میں بھی آرام سے رکھیے آخرت میں بھی آرام سے رکھیے۔ سلامتیٔ ایمان سے زندہ رکھیے، سلامتی اعضا سلامتیٔ ایمان سے دنیا سے اٹھائیں، ہماری دنیا بھی بنادیجیے کہ وہ پردیس ہے اور آخرت بھی اچھی کردیجیے کہ وہ ہمارا وطن ہے، اے اللہ! آپ دونوں جہانوں کے مالک ہیں دنیا کے بھی اور آخرت کے بھی آپ ہمارے دونوں جہاں سنوار دیجیے۔ آپ ہمارے مالک ہیں یااللہ! ابّا اپنے بچوں کو پردیس میں بھی آرام سے رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور وطن میں ان کے لیے مکان اور بلڈنگ بنانے کی فکر کرتا ہے۔ آپ تو ہمارے ربّا ہیں، ہمیں پردیس میں آپ نے بھیجا ہے، آپ ہماری دنیا بھی بنادیجیے کہ ہم آرام سے رہیں، آپ کو خوب یاد کریں اور آپ کی نافرمانی سے بچیں، اور ہمارا وطن یعنی جنت بھی بنادیں کہ ایمان پر خاتمہ کرکے قیامت کے دن بے حساب بخشش فرماکر ہم کو بھی ہماری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں سب کو جنت میں داخل فرمادے۔ اے اللہ! اپنی رحمت سے ہمارے گناہوں کو معاف فرمادیجیے۔ اب تک جو نالائقیاں ہوئیں ان کو معاف فرمایئے اور ہم سب کو اللہ والی زندگی عطا فرمایئے، استقامت علی الدین نصیب فرمایئے۔ اس گھر میں برکت نصیب فرمایئے جنہوں نے آپ کی باتوں کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو سنانے کا انتظام کیا اور ہمیں بلایا، اے اللہ! بلانے والے کو بھی قبول فرما، مجھے بھی قبول فرما اور میرا وعظ بھی قبول فرما۔ سننے والی خواتین اور مستورات جو آئی ہیں اے اللہ! ان کو بھی قبول فرما اور ہم سب کو اپنا پیار، اپنی محبت نصیب فرما، آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ يَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

میاں بیوی کے حقوق

میاں بیوی میں تعلقات کشیدہ ہونے کی اصل بنیاد عام طور پر ایک دوسرے کے حقوق ادا نہ کرنا ہے، اسی سے جھگڑے ہوتے ہیں، اشتعال پیدا ہوتا ہے، اس لیے دونوں پر لازم ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق پہچانیں اور پھر ان تمام حقوق کو ادا کرنے کی از سر نو پوری پوری کوشش کریں، جہاں کہیں کوتاہی ہو رہی ہو کھلے دل سے اس کا اعتراف کریں اور جلد ہی اس کا تدارک کرلیں، اگر ایسا کرنے لگیں گے تو شاید ہی کوئی رنجش ہو۔ یہاں مختصراً دونوں کے چند شرعی حقوق ذکر کیے جاتے ہیں:

خاوند پر بیوی کے یہ حقوق ہیں

۱) بیوی کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا۔

۲) اعتدال کے ساتھ اس کی ایذا پر صبر کرنا یعنی اگر بیوی سے کوئی خلافِ طبع اور ناگوار بات صادر ہو تو اس پر صبر کرنا، برداشت کرلینا اور نرمی سے اس کو سمجھا دینا تاکہ آئندہ وہ خیال رکھے، معمولی بات پر غصہ کرنے سے پرہیز کرنا۔

۳) غیرت میں اعتدال رکھنا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو خواہ مخواہ بیوی سے بدگمانی کرے اور نہ بالکل اس کی طرف سے غافل ہو جائے۔

۴) خرچ میں اعتدال رکھنا یعنی حد سے زیادہ تنگی نہ کرے اور نہ فضول خرچی کی اجازت دے، میانہ روی اختیار کرے۔

۵) حیض و نفاس کے احکام سیکھ کر بیوی کو سکھلانا، نماز پڑھنے اور دین پر چلنے کی تاکید رکھنا، بدعات و رسومات سے منع کرنا۔

۶) اگر ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان میں حقوق برابر رکھنا۔

۷) بقدرِ ضرورت اس سے جماع (ہم بستری) کرنا۔

۸) بقدرِ ضرورت رہنے کے لیے مکان دینا۔

۹) کبھی کبھی بیوی کے محارم اور قریبی عزیزوں سے اس کو ملنے دینا۔

۱۰)اس کے ساتھ ہمبستری کی باتیں دوسروں پر ظاہر نہ کرنا۔

۱۱)ضرورت کے وقت بیوی کو مارنے اور تنبیہ کرنے کی جو حد شریعت نے بتلائی ہے، اس سے زیادہ مار پیٹ نہ کرنا۔

بیوی پر شوہر کے یہ حقوق ہیں

۱)ہر جائز کام میں خاوند کی اطاعت کرنا، البتہ خلافِ شرع اور گناہ کے کام میں معذرت کردے۔

۲)خاوند کی حیثیت سے زیادہ نان ونفقہ کا مطالبہ نہ کرنا۔

۳)شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دینا۔

۴)شوہر کی بلا اجازت اس کے گھر سے نہ نکلنا۔

۵)شوہر کی بلا اجازت اس کے مال میں سے کسی کو نہ دینا۔

۶)اس کی بلا اجازت نفل نماز نہ پڑھنا اور نفل روزہ نہ رکھنا۔

۷)خاوند صحبت کے لیے بلائے تو شرعی ممانعت اور رکاوٹ کے بغیر انکار نہ کرنا۔

۸)خاوند کو اس کی تنگدستی یا بدصورتی کی وجہ سے حقیر نہ سمجھنا۔

۹)اگر خاوند میں کوئی بات خلافِ شرع اور گناہ کی دیکھے تو ادب کے ساتھ منع کرنا۔

۱۰)اس کا نام لے کر نہ پکارنا۔

۱۱)کسی کے سامنے اس کی شکایت نہ کرنا۔

۱۲)اس کے سامنے زبان درازی اور بدزبانی نہ کرنا۔

۱۳)اس کے والدین کو اپنا مخدوم سمجھ کر ان کا ادب واحترام کرنا، ان کے ساتھ لڑ جھگڑ کر یا کسی اور طریقے سے ایذا نہ پہنچانا۔(دین کی باتیں اور حقوقُ الاسلام)

صالحہ بیوی

قرآن کریم کی رو سے نیک بیوی وہ ہے جو مرد کی حاکمیت کو تسلیم کرکے اس کی اطاعت کرے۔ اس کے تمام حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے پیٹھ پیچھے اپنے نفس اور

مال کی حفاظت کرے۔ اپنی عصمت اور مال کی حفاظت جو اُمورِ خانہ داری میں سب سے اہم ہیں ان کے بجالانے میں خاوند کے سامنے اور پیچھے کا حال بالکل برابر رکھے، یہ نہیں کہ خاوند کے سامنے تو اس کا اہتمام کرے اور اس کی عدم موجودگی میں لاپروائی برتے۔ ایک حدیث میں اس کی مزید تشریح ہے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بہترین عورت وہ ہے کہ جب تم اس کو دیکھو تو خوش ہو اور جب اس کو کوئی حکم دو تو اطاعت کرے اور جب تم غائب ہو تو اپنے نفس اور مال کی حفاظت کرے۔“ (معارف القرآن)

ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر کی تابعدار اور فرماں بردار ہو اس کے لیے ہوا میں پرندے، دریا میں مچھلیاں، آسمانوں میں فرشتے اور جنگلوں میں درندے استغفار کرتے ہیں۔ (بحر محیط)

۞۞۞۞

آشیاں سے نہ محروم کر باغباں

آشیاں سے نہ محروم کر باغباں — تجھ پہ رحمت کرے خالِق دو جہاں
بجلیوں سے بچاتا ہے ربِّ جہاں — ایک تدبیرِ کمزور ہے آشیاں
چشمِ تر خوں فشاں آہ سُوئے سماں — ہیں مرے دردِ دل کے یہ سب ترجماں
کیا یہ شمس و قمر یہ زمیں آسماں — اپنے خالق کا دیتے نہیں ہیں نشاں
کیا جہاں میں نمودار خود ہو گئے؟ — ہر وجود اپنے موجد کا خود ہے نشاں
ہستی انساں کی خالق پہ شاہد ہے خود — تیرے اندر ہے وہ خالِق دو جہاں
ہو کے مخلوق خالق کا منکر بنے — اس حماقت پہ ہے لعنتِ دو جہاں

یہ صدا سُن لو اختؔر کی اے دوستو
خالقِ جاں پہ کردو فدا اپنی جاں

نکاح ایک ایسی نعمت ہے جو انسان کو پاکیزہ معاشرہ تشکیل دینے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اسلام نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا رفیقِ حیات بنایا ہے اور آپس کے حقوق عطا کر کے ایک بہترین معاشرہ تشکیل دیا ہے۔ دین کے احکامات سے دوری کے باعث آج میاں بیوی کی زندگی تلخ سے تلخ ہو کر جہنم کا نمونہ بنتی جارہی ہے۔ آپس کی جنگ کے اثرات طلاق لینے سے بھی زائل نہیں ہوتے بلکہ نسلوں کو منتقل ہوتے ہیں اور خاندان کے خاندان نسلوں تک ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تین مواعظ ''خوشگوار ازدواجی زندگی''، ''حقوق النساء'' اور ''حقوق الرجال'' پر مشتمل ہے۔ حضرت نے ان مواعظ میں جس دردِ دل سے خوشگوار ازدواجی زندگی گزارنے کے اصول اور بہترین گھریلو ماحول بنانے کے لیے عبرت آمیز قصص وواقعات بیان کر کے پیار ومحبت سے ایک دوسرے کے حقوق بیان فرمائے ہیں وہ ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے اور ایک دوسرے کو آپس میں شیر وشکر بنانے میں نہایت موثر ثابت ہورہے ہیں۔

AT031

ناشر